انسانی زندگی مکمل نہ ہوتی اگر انسان کو انسان بنانے والا دھرم اُسکے ساتھ نہ ہوتا

آریہ جیون

اس کتاب میں وہ مُفید ہدایات درج کی گئی ہیں جن پر عمل کرنے سے انسانی جیون دھرم روپی سانچے میں ڈھالا جا کر مکمل ہو سکتا ہے۔

از

شہزادہ رام سبھاسد آریہ سماج انارکلی لاہور

جون ۱۹۰۸

مطبوعہ ہندوستان سٹیم پریس لاہور

باراول ...۱۰۰۰ جلد

قیمت ۲/

فہرست مضامین

سمرپن

شریمان مہاتما منشی رام جی مکھیہ ادھشٹاتا
گوروکل کانگڑی

میرے پوجنیئہ دھرم بھائی - جب میں آپکی پوتر زندگی پر نظر ڈالتا ہوں - تو میرے سامنے بزرگ آریوں کے جیون کا نقشہ کھل جاتا ہے اور مجھے آپ کا جیون دھرم سے بھرپور دکھائی دیتا ہے دھرم کی رکھشا میں آپنے نفسانیت کو کچل کر سچے تیاگیوں کا جیون بنایا - دھرم پر آپ نے سروسو وارا - تن وارا - دھن وارا - عزت آبرو واری رشتہ داروں - دوستوں اور وطن کی محبت واری - اس لئے میں نہایت ادب اور دلی شردھا سے اس کتاب کو آپ کے نام نامی پر زینت دے کر آشا رکھتا ہوں کہ آپ اس ناچیز تحفہ کو سویکار کر کے مجھے مشکور کریں گے +

آپ کا کرپا ابھلاشی شہزادہ رام

دیباچہ

پیارے پاٹھک! جب میں ممبران آریہ سماج کے جیون پر نظر ڈالتا ہوں تو مجھے مایوسی ہوتی ہے۔ ویدوں کے ماننے والے مہارشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے شِشش کہلانیوالے اپنے الپتہ ترجیون سے رشی کے پوتر نام کو دھبہ لگا رہے ہیں۔ یہ اُن ہی لوگوں کے آچرن کا نتیجہ ہے۔ کہ آریہ سماج کی ترقی رُکی ہوئی ہے آریہ لوگوں میں خیالات کی تبدیلی تو دکھائی دیتی ہے۔ مگر خیالات کو عملی جامہ نہیں پہنایا گیا۔ موجودہ ممبران آریہ سماج میں سینکڑوں لوگ ایسے دکھائی دیتے ہیں۔ جو سندھیا تک نہیں کرتے سوادھیائے کا تو کیا ذکر اُنکے گھروں میں اپرانک سنسکاروں کا ابھی تک رواج ہے وغیرہ وغیرہ جب میں اپنے دھرم کے بھائیوں کی یہ اوستھا دیکھتا ہوں۔ تو میرے دل سے سرد آہ نکلتی ہے بزرگ آریہ رشیوں کی سنتان ست پرتگیاؤں کا پالن کرنے والی سچے دھرم سے مونہہ موڑ کر اپنے بزرگوں کے پوتر نام کو بٹہ لگا رہی ہے چونکہ میری دلی آرزو ہے کہ میرے دھرم کے سب بھائی ویدک دھرم کے سچے سیوک بنیں اور ویدک دھرم کی پوتر سکشا سے لابھ اُٹھا کر اپنے جیون کو سُپھل کریں اس شُبھ اچھیا کو سامنے رکھ کر میں اپنے وچار کو آریہ بھائیوں کے سامنے پیش کر کے آشا رکھتا ہوں۔ کہ سب بھائی میرے لیکھ کو غور سے پاٹھ کر کے نیک نتیجہ پر پہنچنے کی کوشش کرینگے +

شہزادہ رام

اوم

آریہ جیون

آتما کی جاگرت اوستھا

پیارے پاٹھک - انسانی شریر میں مختلف پرکار کی کلائیں کام کر رہی ہیں - ان میں سے پانچ گیان اندریہ من اور بدّھی جڑھ ہیں اور آتما چیتن ہے - جب جڑھ شکتیاں کام کرتے ہوئے تھک کر سو جاتی ہیں - تو ہم اس کو قدرتی نیند کہتے ہیں - جسم اپنی شکتیوں سے کچھ وقت کیلئے علیحدہ ہو جاتا ہے - ظاہری دیکھنے والے کو یہ جسم مردہ پرتیت ہوتا ہے - اور بے حس و حرکت دکھائی دیتا ہے - اس اوستھا میں آنکھیں دیکھتی نہیں - زبان بولتی نہیں - کان سنتے نہیں ہاتھ پاؤں ہلتے جلتے نہیں اس اوستھا میں منش کو بیرونی وستوں کا درشن نہیں ہوتا صرف اپنے اندر ہی سوپن دیکھتا ہے - جب یہ جڑھ شکتیاں اپنی نندرا کے سمے کو سماپت کر چکتی ہیں - تو ہم میں از سر نو زندگی آ جاتی ہے - آنکھیں دیکھنے لگ جاتی ہیں - کان سننے لگ جاتے ہیں - زبان بولنے لگ جاتی ہے - تمام اندریہ اپنے اپنے وشئوں میں از سر نو جھک جاتی ہیں اس کا نام بیداری ہے - جس طرح نیند جڑھ شکتیوں پر غالب آتی ہے - اسی طرح آتما پر بھی آتی ہے

ہم لوگ آتما کی نیند کو انوبھو نہیں کرتے مگر یہ سچ ہے کہ آتما بھی سوتی اور جاگتی ہے اور
اس نیند میں سب ہی سوئے ہوئے ہیں۔ اور ایسے بے خبر سو رہے ہیں۔ کہ کروٹ تک نہیں
بدلتے۔ اور یہی نیند ہماری بربادی کا کارن ہو رہی ہے۔ جب آتما سو رہی ہو تو جسم کی جاگرت
اوستھا بھی ناکارہ ہو جاتی ہے۔ آتما اور شریر کا ایک دوسرے کے ساتھ نکٹ سمبندھ ہے۔
دونوں ایکدوسرے کی شکتی کو محدود کرتے ہیں۔ اور ایک کا دوسرے پر کچھ نہ کچھ ضروری اثر
ہوتا ہے۔ اس وقت جو بد اخلاقی اتیاچار اور پاپ منش جاتی میں پھیل رہا ہے۔ اس کا کارن
صرف یہی ہے کہ منشیوں کی آتما جاگرت اوستھا میں نہیں جنکی آتما جاگرت اوستھا میں ہے وہ پکار پکار کر لوگوں کو کہہ رہے ہیں
ہیں۔ اپنی ترقی کا چنتن کرو۔ جو تم نے بویا تھا اس کا پھل تم اس یونی میں بھوگ رہے ہو
اب اگر کچھ نہ بوؤ گے۔ تو آگامی جیون میں مفلسی کا موہنہ دیکھو گے۔ کال چکر بڑے زور سے سب
کے سر پر گھوم رہا ہے۔ اور سب کو اپنا گراس بنانا جاتا ہے۔ مگر بہت ہی کم ہیں۔ جو کال
چکر کے حملہ سے مکت ہونے کا یتن کرتے ہیں۔ لوگوں کو بتایا جاتا ہے۔ کہ آتما کی سوچھتا ہی
پرماتما کے درشن کا کیول ماتر سادھن ہے۔ مگر اس کی طرف کوئی دھیان نہیں دیتا۔ پرماتما
کی رودر مورتی اور سومیہ مورتی کا نقشہ لوگوں کے سامنے کھولا جاتا ہے۔ تاکہ لوگ اپنی گتی کا
وچار کریں۔ مگر یہ سب کچھ بہرے کانوں سے سنا جا رہا ہے۔ تپسیوں کے تپ کا ذکر لوگوں کے
سامنے کیا جاتا ہے اور ان کو بتایا جاتا ہے۔ کہ جس طرح آتم درشیوں نے دھرم کی زندگی بسر
کرتے ہوئے لوگوں کو پاپ سے مکت کرنے کے لئے اپنا شاریرک سکھ قربان کیا تم بھی اسی
طرح دھرم کا سہارا لے کر اپنی آتما کا کلیان ڈھونڈھو۔ مگر کوئی ہی بھاگوان اس امر کی پرواہ

کرتا ہے جب یہ حالت ہے تو بلاشبہ ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ کہ منش جاتی کے لوگ اپنی آتما کے لحاظ سے سو رہے ہیں اگر ہم ذرا وچار کریں۔ کہ کیوں ہماری آتما میں بیداری کے تلازمات پائے نہیں جاتے۔ تو ہم کو یہ بھید معلوم ہو جاتا ہے۔ پرکرتی اپنے مختلف لبھانے والے ورشیہ (نظارے) ہر وقت ہمارے سامنے پیش کر رہی ہے۔ چونکہ آتما کا پرکرتی کے ساتھ نکٹ سمبندھ ہے اس لئے ہماری تمام جد و جہد پرکرتی کی مختلف شکلوں کے دیکھنے اور اُن ہی کی پراپتی پر سماپت ہو جاتی ہے۔ یہ خواہش اتنے زور سے بڑھ رہی ہے۔ کہ اس کا کوئی ٹھکانا نہیں۔ بھوگوں کی پراپتی پر بھی اور زیادہ بھوگوں کی خواہش پیدا ہو رہی ہے۔ منش ایک استری کو رکھتا ہوا دوسری استری کی خواہش رکھتا ہے۔ لاکھوں روپیہ کا پتی کہلاتا ہوا کروڑوں کی خواہش رکھتا ہے۔ سچ مچ جسمانی لحاظ سے ہم سب جاگ رہے ہیں۔ مگر آتمک لحاظ سے سب ہی سوئے پڑے ہیں۔ آریہ بھاسکر رشی سوامی دیانند جی مہاراج کے آنے سے پہلے ہم سب کی آتما کی یہی حالت تھی۔ جن لوگوں نے رشی کی آواز کو سن لیا وہ جاگ اُٹھے اور جو سُن کر بھی لیٹے رہے وہ دشوں کے ملین کیچڑ میں مدہوش ہیں۔ سچ مچ آپ نہایت ہی مبارک ہو کہ آپ نے ویدک دھرم میں اپنے آپ کو دکھشت کیا ہے۔ آپ کا سوشیل اور مذہبی اصلاح میں دلچسپی لینا اور دھرم کے سچے اصولوں کا اپنے جیون میں انوشٹھان دینا اس امر کا بدیہی ثبوت ہے۔ کہ آپکی آتما خواب غفلت سے بیدار ہو چکی ہے۔ آریہ سماج کی موجودہ شاندار اوستھا اس امر کا اظہار ہے۔ کہ آپ کی آتمک اوستھا اونچی ہو رہی ہے سچ مچ ایک مہان آتما نے ہم کو جگایا۔ اور اب آپ کی آتما دوسروں کو جگا رہی ہے

بہت لوگوں نے سوامی دیانند سرسوتی کے سندیسہ کو تو سُنا مگر اُس کی تعلیم کو اپنے جیون کا انگ نہ بنایا۔ لوگوں نے سوامی جی کی اُن کے مہان کام کے لئے پرشنسا تو کی۔ اور اُن کو دھرم کی کشتی کا ان تھک ملاح تو بیان کیا۔ مگر انہوں نے اپنے لئے کچھ بھی فائدہ نہ اُٹھایا۔ سچ مچ وہ رشی کو بیگانہ سمجھتے رہے۔ رشی کے منشا کے برخلاف اندرونی طور پر کوشش کرتے رہے۔ مگر آخر تھک کر بیٹھ گئے۔ رشی کی پاک تعلیم کے پرواہ کے سامنے اُن کو بھی سیس جھکانا پڑا۔ اور وہ بھی علانیہ طور پر اُن مسائل کو ماننے لگ پڑے۔ جن کو وہ پہلے بُرا خیال کرتے تھے +

پرماتما کی کرپا سے آریہ جاتی کی اوستھا اوچیہ ہو رہی ہے۔ لوگ ستیہ اور استیہ میں تمیز کرنے لگ پڑے ہیں۔ جس دھرم کو پہلے ادھرم اور ادھرم کو دھرم کہا جاتا تھا۔ اب دھرم کو دھرم اور ادھرم کو ادھرم کہا جاتا ہے۔ سچے دھرم کی پیاس لوگوں کو دیاکل کر رہی ہے اور ہر ایک انسان روحانی آزادی کا خواہشمند پایا جاتا ہے۔ اس خواہش کو پورا کرنے کیلئے لوگ قربانیاں کر رہے ہیں۔ تپ کر رہے ہیں۔ دان کی پرنالی کو ٹھیک بنا رہے ہیں۔ استری جاتی میں تعلیم کے لئے کوشش کیجا رہی ہے۔ برہمچریہ پر زور دیا جا رہا ہے۔ ورن اور آشرم کی شکستہ عمارت کو از سر نو تعمیر کیئے جانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اور کئی ایک لوگ یوگ کی پوتر سیڑھی پر چڑھتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ تاکہ پرماتما کے ساتھ اُن کا ملاپ ہو۔ ویدک روشنی اندھکار کو دور کر رہی ہے۔ اس طاقت کے سامنے توہمات کی بودی عمارت ٹوٹتی جا رہی ہے۔ اور نئی زندگی کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔ نئے خیالات

پرانے خیالات کو باہر نکال رہے ہیں۔ لوگوں کو اپنے جیون کا اصلی اُدیش معلوم ہونے لگ پڑا ہے۔ اور لوگ اپنے اُدیش کی تکمیل کے لئے سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ جن لوگوں کا ایسا آچرن ہے۔ وہ اپنی آتما میں بیداری کے علامات دیکھ رہے ہیں۔ اِس سبب آپ کو نئی حالت میں پا رہے ہیں +

آریہ بھائیو۔ اس اوستھا کی پراپتی پر ہم سب کو پرماتما کا دھنباد کرنا چاہیئے۔ جس کی اپار کرپا سے ہماری حالت میں نیک تبدیلی ہوئی۔ جس نے نہایت مہربانی سے آریہ جاتی کے اُدھار کے لئے مہان آتما کو پریرت کیا کہ وہ کیسوں کو نیک ہدایت کر کے اُن کی آتما کو سچی خوشی کا سادھن بتائے۔ رشی آیا اور چلا گیا۔ اور ہم کو بیدار کر گیا۔ اب ہم کیا چاہتے ہیں۔ اس کا اُتر یہ ہے۔ مالک کی شکر گذاری خدمت گذاری۔ اور یہ اُس وقت ہوگی۔ جبکہ ہماری زندگی دھرم کی زندگی بنے گی۔ جن میں دھرم کے لئے جگہ نہیں۔ اُن میں شکر گذاری اور خدمت گذاری بھی نہیں۔ اس لئے تمہاری یہ اچھیا ہے اور اس اچھیا کو ہم پورن کرنا چاہتے ہیں۔ تو آؤ سچے آریوں کی زندگی بسر کریں۔ نیک زندگی بسر کریں نیک زندگی کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھنے کی بجائے ہم بھی ایسے ہی ہو جائیں۔ اور اپنی آتما کو جاگرت کرنے کی کوشش کریں۔ آتما کی بیداری کا آغاز اُس وقت ہوتا ہے۔ جبکہ پاپ سے ہمکو نفرت ہوتی ہے۔ اور اُس پاپ کو چھپانے کے لئے ہم کوشش کرتے ہیں۔ شروع میں جب آتما بیدار ہونے لگتی ہے۔ تو ہم تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ وہ پاپ جس کو ہم پہلے سے پیار کرتے رہے ہیں۔ جس کا ادھیکار ہمارے شریر اور آتما پر دیر

تک جما رہا ہے۔ اس کو باہر نکالنے اور اس کی جگہ ستیہ سنکلپ ستیہ واسنا اور ستیہ گیان
کا ادھیکار جانے میں اتینت کلیش ہوتا ہے۔ مگر یہ کلیش جلدی ہی شانتی میں تبدیل ہو
جاتا ہے۔ اور پھر جب ہم پرانے جیون اور نئے جیون کا مقابلہ کرتے ہیں۔ تو ہم اتنے پرسن
ہو جاتے ہیں۔ کہ اس پرسنتا کو پرگٹ کرنے کی ہماری بانی میں بھی سامرتھ نہیں ہوتی۔ پرماتما
سے سرکشی کا خیال ہمارے ہردیہ میں بے چینی پیدا کر دیتا ہے۔ اور سوکھشم سے سوکھشم پاپ
کا سایہ بھی ہماری آتما کو اشانت کر دیتا ہے۔ اس اوستھا کو ہمارے آریہ رشیوں نے
آتما کی بیداری کہا ہے۔ اور جو انسان اپنے آگامی جیون کو بہتر بنانے کی کوشش کرے گا
اس کی آتما کبھی بھی سُشپتی کی حالت میں نہیں جائے گی۔ وہ انسان جو بیدار ہو چکا ہے
وہ کب ویدک گیان سے مونہہ موڑ سکتا ہے۔ اور کب بیہودہ باتوں کے کہنے اور سننے میں
پرسن ہو سکتا ہے۔ وہ چونک اٹھتا ہے۔ جب کبھی اس کی نرمل بانی سے جھوٹھ نکلتا ہے
وہ دوستوں کو جواب دے دیتا ہے۔ مگر دھرم کو جواب نہیں دیتا۔ پرماتما اپنے پتروں کا ہت
چاہتے ہیں اور ان کی آتما کو جاگرت کرنا چاہتے ہیں۔ آتما کو بیدار کرنے کے لئے وہ اپنے
ہی طریقہ پر کام کرتے ہیں۔ کسی کو سختی سے کسی کو نرمی سے کسی کو نردھن بنا کر کسی کو دھناڈھ
بنا کر۔ کسی کو سیوک اور کسی حاکم بنا کر جگاتے ہیں۔ وہ دانا ہیں۔ اور ہمارے سچے ہتیشی ہیں
اس لئے جس حالت میں وہ ہمارے آتما کو رکھنا چاہتے ہیں۔ وہی حالت ہمارے لئے مناسب
ہے۔ اور ہم کو شکایت نہیں کرنی چاہئے۔ ہاں ہر ایک اوستھا میں پاپ سے نفرت اور
پُن سے پیار کرنا ہمارا فرض ہے۔ جو لوگ اپنی اوستھا کی نندا کرتے ہیں۔ وہ بیدار نہیں

ہوں گے۔ بیدار وہی ہوں گے جو سنتوشی ہیں۔ اس لئے سنتوشی ہو کر اپنے کرتب کا
پالن کرو پھر آپ میں تبدیلی دکھائی دے گی۔ پیشتر اس کے کہ آتما کو دھرم روپ سانچے
میں ڈھالنے کے سادھن بیان کروں۔ میں ہر ایک کے لئے ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ
آتما کے بیدار ہوتے ہی وہ پرماتما کے حضور میں شکر گزاری کے بھاو پرگٹ کریں تاکہ
وہ اونچا چڑھ سکیں۔ ہر ایک انسان اپنی آتما کی اوستھا کے انوسار ہی شکر گزاری کے بھاو
پرگٹ کر سکتا ہے۔ یہ کسی کے بتانے اور سکھانے پر نہیں ہوتا مگر تاہم وہ بھاو جو ہمارے
ہردے سے پرگٹ ہونے چاہئیں نمونہ کے طور پر بیان کر دینا۔ ضروری سمجھتا ہوں۔

شکر گزاری

پتا جی میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ میرا گذشتہ جیون پاپ سے کتنا زیادہ ملین تھا
اس وقت میں بھول کر بھی آپ کا پوتر نام نہیں لینا چاہتا تھا۔ اور ہر وقت پاپ ہی کو پیار
کرنا اچھا سمجھ رہا تھا۔ جب میں اپنی سرکشی کا چنتن کرتا ہوں۔ اور اُن پاپوں کا سمرن کرتا
ہوں۔ جو مجھ سے ہوتے رہے تو میں ہرگز اپنے آپ کو آپ کے پوتر چرنوں میں بیٹھنے کا
ادھیکاری نہیں دیکھتا۔ اور آپ کا پتر کہلانے کا پاتر نہیں سمجھتا۔ مگر آپ کی دیا آپ کی
محبت اتھاہ ہے۔ آپ نے مجھ پر رحمت کی اور پاپ کی تاریک اوستھا سے اُوپر اٹھایا آپ
نے میری آتما کو روشنی بخشی۔ اور اس کو بیدار کیا۔ میں اس کرپا کے لئے آپ کا اتینت
شکر گزار ہوں میں آپ سے یہی پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ جو پاپ مجھ سے ہو چکے وہ ہو چکے

مگر اب مجھ میں پاپ کی طرف جھکنے کی اچھا پیدا نہ ہو۔ میرے گورو مجھے بید سے راستہ پر رکھو اور مجھے ایسی اوستھا پروان کرو کہ میں پُن کی طرف ہی بڑھتا جاؤں اوپر چڑھنے کیلئے میں اپنے آپ کو اسمرتھ دیکھتا ہوں۔ ہاں اُوپر لے جانا آپ کا ہی کام ہے۔ ابھیمان سے میری ہر وقت رکھشا کرو آپ نے میرا تیاگ نہیں کیا اور مجھے پورن وشواس ہے کہ اس نئی حالت میں بھی آپ کا رکھشا روپی ہاتھ ہر وقت میرے سر پر رہے گا۔ اس وقت سے مجھ میں سامرتھ پروان کرو کہ میں اپنے تن من اور دھن سے آپ کی پوجا کر دوں اپنی پوجا کے لئے میرے ہردے میں پرم شانتی پروان کرو میں اپنے آپ کو آپ کی خدمت میں ارپن کرنا چاہتا ہوں اور آپ نہایت مہربانی سے مجھے اپنی خدمت میں سویکار کرو مجھ میں پاپ کا مقابلہ کرنے کے لئے بل پروان کرو مجھے نمرتا سہن شیلتا کے بھوشنوں سے شرنگار کرو کہ میں دھرم کے کٹھن مارگ پر نروگھن چل سکوں مجھے اپنا بناؤ اور میں آپ کا بنوں یہی میری آپکے چرنوں میں پرارتھنا ہے کرپا کرکے سویکار کریں +

آتم دیکھشا

شکر گزاری کے بھاو پرگٹ کرنے سے انسان میں دھرم کے لئے تڑپ پیدا ہوتا ہے۔ اور جو ان پاک بھاووں کو پرگٹ نہیں کرتا وہ اتنا ہی بھی نہیں ہو سکتا۔ جب دھرم میں اس پرکار آتما دیکھشت ہوتی ہے۔ تو اس کی آتما میں شارریک سکھوں کی پراپتی کے متعلق جو انہد پرشن پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً میں کیا کھاؤں کیا پہنوں کس

طرح میرے اونچے محل بنیں کسطرح خلق خدا میرے سامنے ہاتھ باندھے کھڑی رہے میرے
شریر کو کوئی کسٹ نہ ہو۔ ہر ایک اندریہ کے بھوگ مکمل طور پر مجھے نصیب رہیں۔ وغیرہ
وغیرہ ایک نیم ہیں رہ جاتے ہیں۔ اور اُن کی بجائے وہ پرشن اٹھنے شروع ہوتے ہیں
جن کا تعلق آتما کے ساتھ ہے۔ مثلاً کس طرح یہ آتما شریر روپی بندھن سے مکت ہو کر مکت
اوستھا کی پراپتی کے لئے مجھے کن سادھنوں کی ضرورت ہے۔ اور وہ کس طرح حاصل
ہو سکتے ہیں وہ انسان جس کا ہر دہ پاپ کے لئے پشچاتاپ کر رہا ہے۔ جس کو دھرم
کی پیاس اشانت کر رہی ہے۔ اپنے لئے کسی قابل رہنما کی ضرورت انوبھو کرتا ہے
جو اُسے ہاتھ پکڑ کر سیدھے راستہ پر لیجاوے۔ اُس چشمہ پر پہنچا دے۔ جہاں اس کی آتما
کو سچی شانتی پراپت ہو۔ مگر آہ اُس کی اچھیا پورن نہیں ہوتی ڈوبتے ہوئے کو تنکے کا سہارا
بھارت ورش بھروپئے گوروں سے بھرپور ہے۔ جو وشواسی لوگوں کا گھات کر کے اپنی
اندریوں کی تُشٹی کے سامان اکٹھے کرتے ہیں۔ ایسے گندم نما جو فروش رہنماؤں کی کمی
نہیں جو ہمیشہ اس تاک میں رہتے ہیں کہ بھولے بھالے لوگ اُن کے دام میں پھنسیں
اور وہ اپنا اُلّو سیدھا کریں۔ دھرم کے پیاسوں نے اُن کا دامن پکڑا۔ چمکتی ہوئی ریت
کو پانی سمجھ کر اپنی پیاس بجھانے کے لئے اپنا تن من اور دھن اُن پر قربان کیا۔ مگر انت
کو مایوسی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اُن کی ترشنا پوری نہ ہوئی۔ نفسانیت کے بسی بھوت ہوئے
ہوئے گوروں نے اُس چشمہ کا پتہ نہ بتایا۔ جو اُن کی پیاس کو بجھا سکے بھارت ورش میں
دھرم سے پیار کرنے والوں کی کمی نہیں کمی ہے تو یہ ہے۔ کہ سچے رہنما نہیں ملتے۔ اور

اس کمی کی وجہ سے مختلف مت متانتر یہاں پر چلت ہو گئے۔ یہ اُن لوگوں کی بدنصیبی ہے
جن کو مہرشی سوامی دیانند سرستی جیسے دھرم کا سچا راستہ بتانے والے رہنما نہ ملے۔ اسلئے
میں آریہ لوگوں کو خوش نصیب سمجھتا ہوں۔ اور اُن کو پرماتما کا شکر گذار ہونا چاہیے کہ اُن
کو پرماتما کی کرپا سے ایسا رہنما ملا ہے۔ جس کی ہدایت کے انوسار چلکر ہم نروگھن اپنی جیون
یاترا سماپت کر سکتے ہیں۔ اور پرم شانتی کے دوار تک پہنچ سکتے ہیں۔ رشی بتاتا ہے۔
ویدوں کا سہارا لو۔ اور ایشور کے چرنوں میں سچے ہردے سے جھکو کوشش کرو کہ آج ہی
سے آپکی آتما دھرم میں بڑھتی جاوے۔ جو پاپ ہو چکے وہ ان مٹ ہیں۔ اُن کی سزا ضرور
ہی بھگتنی پڑے گی۔ مگر آئندہ پاپ سے بچنے کا یتن کرو۔ اُس پربھو کا دوار ہن آتماؤں
کے لئے سدا کھلا ہے۔ وہ کسی کو نراش نہیں کرتے۔ وہ سب کو بلاتے ہیں۔ سب کے
ہردے میں باس کرتے ہوئے سب کو پاپ سے بچنے کا ستیہ اپدیش کرتے ہیں۔ وہی
سب کے سچے گورو ہیں۔ جنہوں نے اُن کا دامن پورن شردھا اور وشواش سے پکڑا
وہ نہال ہو گئے۔ پرسن ہو گئے مکت ہو گئے۔ جھوٹے ہیں۔ وہ لوگ جو آپ کو پرماتما سے
ہٹا کر اپنے چرنوں میں جھکانا چاہتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ کے سکھوں کے سامان چھین
کر اپنے پیٹ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ ایسے گوروں سے بچو۔ وہ گورو نہیں وہ گھاتی ہیں
متر نہیں وہ شترو ہیں +

پرماتما ایک دیشی نہیں وہ سب کو ہر جگہ سنتے ہیں۔ بستی ہو یا جنگل ہو۔ ہر جگہ وہ موجود
ہیں۔ انہوں نے اپنے پاس آنے کے لئے دیگر مذاہب کی طرح رسولوں اور پیغمبروں کا

سلسلہ نہیں باندھا ہر ایک شخص اپنی آپ مدد کر سکتا ہے۔ کسی غیر شخص پر ایمان لانا اور اُس کو
اپنی مکتی کا ذریعہ ماننا نہ صرف بیہودہ ہے۔ بلکہ پرماتما کی بے ادبی کرنا ہے وشواس رکھو مہارشی
سوامی دیانند سرسوتی جی کی تعلیم کے سوائے اور کوئی سچی تعلیم نہیں۔ جو ہم کو نیک راستہ پر
لیجا سکے۔ جنہوں نے مہارشی کی تعلیم سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اُن کا سچا وشواس ہے۔ کہ
رشی کی تعلیم گرتے ہوئے کو سہارا دے کر دھرم مارگ کی اونچی منزل پر لے جا سکتی ہے۔
رشی فرماتا ہے۔ اپنی آتما کی آزادی کے لئے پورن پرشارتھ کے ساتھ دھرم دھن اکٹھا کرو۔
دھرم روپی رتنوں کی پراپتی کے لئے سچے تپ کا برت دھارن کرو اور اُس برت کو پورن
شردھا سے سماپت کرو۔ آتما کی آزادی کے لئے صرف یہی ایک اولیہ سادھن ہے۔ جس
کا وقت پر انوشٹھان اپنے سیوک کو پرسن کر دیتا ہے۔ جن آتماؤں نے دھرم کی منزل پر
قدم رکھنا چاہا ہے۔ انہوں نے ایسا کرنے سے پہلے اپنے آپ کو پورن تپسوی بنایا ہے آتم
درسی لوگوں نے بھی ہر ایک سادھک کے لئے اس برت کا انوشٹھان لازمی قرار دیا ہے۔
وہ تپ کیا ہے۔ جس کے انوشٹھان کا رشی لوگ حکم دیتے ہیں۔ جس کے سہارے ایک انسان
اپنی آتما کی آزادی کا مستحق ہوتا ہے اس کا ذکر ہم اپنی دیگر پستکوں میں کر چکے ہیں۔ یہاں صرف
ہم یہی بتانا چاہتے ہیں۔ کہ آریوں کا تپ موجودہ حالت میں یہی ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو
اونچا لے جانے کے لئے پرماتما کی بھگتی سچے ہردے سے کریں۔ نہایت ہی ایمانداری
سے اپنے جیون کے نرباہ کے لئے سُکھ بھوگ اکٹھے کریں۔ اور اُس سُکھ بھوگ سے
نہ صرف اپنا ہی کلیان ڈھونڈھیں۔ بلکہ آریہ سنتان کی بہتری کے لئے بھی وقف کریں رشی

ں زندگی اور موت سے سبق سیکھتے ہوئے رشی کے مشن کی پورتی کے لئے اپنا تن من اور
دھن قربان کریں۔ ویدوں کی سچائی کو دور دور تک پھیلانے کے لئے سچے اُپدیش کرنے
والوں کی دھن سے سہایتا کریں۔ تاکہ ویدک ودیا کے پرچار سے آریہ سنتان جو ادھوگتی
کو پراپت ہو رہی ہے۔ سیدھے راستہ پر چلکر اپنے جیون کو دیش اور دھرم کے لئے مفید
بناوے۔ بھارت ورش میں جو بھن بھن پرکار کی پُوجا جاری ہے اس کو ملیا میٹ کر کے
ویدوکت پُوجا کے طریق کو جاری کریں۔ وید بھگوان حکم دیتے ہیں۔ کہ ہماری پوجا کا طریق
ایک ہی ہونا چاہیئے۔ اور مہرشی سوامی دیانند سرسوتی نے اس ایشوریہ حکم کی تعمیل کے
لئے ہی آریہ لوگوں کے لئے سندھیا پدھتی بنائی ہے۔ اس لئے ہم سب کو رشی کا
دھنیاد کرنا چاہیئے۔ کہ انہوں نے آریہ جاتی میں ایشور پُوجا کے پرچار کو راسخ کر کے ہماری
آتما کو پوتر بنایا ہے۔ اور اس طریق کو سب آریوں کو سویکار کرنا چاہیئے۔ سندھیا کا ادچارن
ماتر ہی آریوں کے لئے لابھ دایک نہیں بلکہ سندھیا کے ارتھوں پر ہم سب کو وچار کرنا
چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ہمارا جیون بھی ویسا ہی ہو جیسا کہ سندھیا کے منتروں
میں بنانے کا حکم ہے۔ جب سب لوگ اس پرکار پُوجا کرنی شروع کریں گے۔ تب ہی پُوجا
سے سچا لابھ ہو گا۔ زمانہ کے الٹ پھیر سے مختلف لوگ مختلف پرکار کی پُوجا کر رہے
ہیں۔ مگر سب کو ویدوں کی ہدایت انوسار عمل کرنا چاہیئے۔ یعنی ہم سب کو ایک ہی قسم کی پوجا
جس کا ودھان آریہ رشیوں نے کیا ہے۔ اور جس کو برہما سے لے کر جیمنی پرینت سب
رشی مانتے آئے ہیں۔ اور جس کو سوامی دیانند سرسوتی جی نے بھی سویکار کیا ہے۔ کرنی

چاہیئے اور جو لوگ رشی سوامی دیانند کی پوجا کے طریق کو سویکار کریں گے وہی ایشور کے
سچے پوجاری کہلائیں گے۔ سچی پوجا وہ کہلاتی ہے۔ جس کے کرنے سے آتما میں سچی شانتی
پراپت ہو اور انسان کا ہردہ پوجا کرنے کے بعد پورن پرسنتا سے بھرپور ہو۔ ہمارا تجربہ
اس امر کی ساکشی دیتا ہے۔ کہ مختلف پرکار کی پوجا جو بھارت ورش میں پرچلت ہے
اس سے سوامی دیانند کی بتائی ہوئی پوجا کا طریق زیادہ سرشٹ ہے۔ آریوں کی پوجا
میں پرماتما کے گن کرم اور سبھاؤ کو ویدوں کی آگیا کے انکول پرگٹ کیا گیا ہے اور اس
لئے یہ طریق پوجاری کو پرماتما کے درشن کا ادھیکاری بنا دیتا ہے۔ رشیوں نے حکم
دیا ہے۔ کہ جو لوگ پرماتما کی پوجا کرنی چاہتے ہیں۔ اُن کے لئے نہایت ہی ضروری
ہے۔ کہ وہ اپنے من بانی اور شریر کو دوشوں سے الگ کریں۔ تاکہ پوجا کے سمے اُن کا
من ایکاگر ہو سکے اور جو لوگ ایسا ابھیاس کریں گے۔ اُن کو ایشوریہ پوجا میں سچا آنند حاصل
ہوگا۔ ایشور کے پوجاری کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ وہ پرماتما کے ویدروپی
بیان کا نت پاٹھ کرے تاکہ وہ انسانی جیون کے اودیش سے واقف ہو سوادھیائے سرسری
طور پر نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ پورن شردھا سے ایشوریہ بانی کے ایک ایک منتر پر گمبھیر وچار
کرنا ضروری ہے دھرم ارتھ کام اور موکش پدارتھوں کی سدھی کا کیول ماتر یہی ایک
سادھن ہے۔ شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کا یہی ایک مول ہے۔ پرماتما کے ساتھ
ہمکلام ہونے کی یہی ایک ودھی ہے۔ وشواس رکھو جن کا گیان کانڈ پوتر ہے۔ اُن کی پوجا
بھی اپوتر ہوگی۔ بھارت واسیوں کی پوجا کے بگڑنے کا یہی کارن ہے۔ کہ لوگوں نے پوجا

کے ساتھ سوادھیائے کو لازمی قرار نہیں دیا۔ جو لوگ ہر روز ویدوں کا پاٹھ کرتے ہیں۔
وہ گویا نت پرماتما کی بانی کو سُنتے ہیں۔ ان کو اس ترلوکی میں ہر ایک پدارتھ کا مت
گیان پراپت ہوتا ہے۔ اور ایسے ہی لوگوں کو دھرم اُپدیش کا ادھیکار ملتا ہے۔ منو
بھگوان اپنی سمرتی میں فرماتے ہیں۔ کہ وید کا جاننے والا جس بات کو کہے اُس کو مانو۔
نہ کہ لاکھوں مورکھوں کے وچن کو۔ وید بانی کو شردھا سے پڑھو کیول جگت کے پدارتھوں
کا گیان حاصل کرنے کی نیت سے نہ پڑھو۔ بلکہ نشکام ہو کر اپنی آتما کو پوتر بنانے کیلئے
وید بانی کا پاٹھ کرو۔ اور آپ کیسا منے وہ گُپت بھید کھلیں گے جن کا آپ کو کبھی گیان
نہیں ہوا تھا۔ اور آپ اُس وقت سچی خوشی کو حاصل کرو گے۔ بھارت ورش تب ہی
گیان بھومی کہلاتا تھا۔ جبکہ اس دیش کے لوگ سوادھیا کا برت پالن کرتے تھے۔
جو ودیا جو کلا کوشل اس دیش میں موجود تھیں۔ وہ کسی اور دیش میں نہیں پائی جاتی
تھیں۔ بجلی۔ اگنی۔ وایو وغیرہ وغیرہ شکتیوں سے ہمارے دیش باسی یتھا یوگ کام
لیتے تھے۔ آج شوک کا مقام ہے کہ اُس بھومی کے رہنے والے مہا اگیانی ہو کر
دکھ بھوگ رہے ہیں۔ اور پرماتما کو تیاگ کر مٹی دھات آدی کی مورتیوں کے سامنے
سیس جھکانا پن کا کام سمجھ رہے ہیں۔ جو لوگ نت سوادھیائے کرتے ہیں۔ وہ مختلف
پاپ کرموں سے بھی بچے رہتے ہیں۔ جس پرکار گرو ہوتا ہے۔ اسی پرکار شِشّ بھی
ہوتا ہے۔ جب وید بانی کا پرواَن کرنے والا پوتر ہے۔ تو اس بانی کا پاٹھ کرنیوالا

بھی اوش پوتر ہوگا۔ وہ بل پتی ہیں۔ اُن کی بانی کا پڑھنے اور سُننے والا بھی بلوان ہوگا۔ جو لوگ ویدوں کا پاٹھ نہیں کر سکتے۔ اُن کو سوامی دیانند سرسوتی کے بھاشیہ کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ رشی سوامی دیانند سرسوتی کا بھاشیہ اور ٹیکا کاروں کی نسبت زیادہ مستند اور مفید ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آریہ سماج اپنے ممبروں کے لیے ہندی بھاشا کا پڑھنا لازمی قرار دیتا ہے۔ تاکہ سب لوگ ہندی بھاشا کے ذریعہ رشی کے چھوڑے ہوئے گیان کے بھنڈار سے لابھ اُٹھا دیں۔ جو لوگ ہندی بھاشا بھی نہیں سیکھ سکتے۔ اُن کے مندر بھاگ ہیں۔ اُن لوگوں کو سماج مندر میں کتھا وغیرہ ضرور سننا چاہیئے۔ تاکہ وہ خالی ہاتھ نہ جائیں ہر ایک سماج میں ویدوں کا پاٹھ لازمی ہونا چاہیئے۔ تاکہ ایسے لوگ وید بانی سے لابھ اُٹھا دیں۔ سماج مندر میں کتھا کرنے والوں کا جیون سچے سداچاریوں کا جیون ہونا چاہیئے اور جو لوگ سداچاری نہیں ہوتے۔ اُن کو وید پاٹھ سے نہ ہی خود لابھ پہنچتا ہے۔ اور نہ ہی وہ دوسروں کو لابھ پہنچا سکتے ہیں۔ سداچاری لوگوں کی باتوں میں مقناطیسی اثر ہوتا ہے۔ جو گرے ہوئے کو اُٹھاتا ہے۔ سُن ہردے میں گیان پردان کرتا ہے۔ پاپی کو پُن آتما بنا دیتا ہے۔ اور ڈاکو کو سادھو بنا دیتا ہے۔ ہمارا تجربہ ہے۔ کہ جب کبھی آریہ سماج میں کسی پوتر آدمی کا سرمن یا اُپدیش ہوتا ہے۔ تو اُس وقت شُردھا تا گن کی آتما کی اوستھا اور کی اور ہو جاتی ہے۔ وہ جو کبھی سماج مندر میں قدم رکھتے ہی اُداس دکھائی دیتے تھے۔ اب ایسے سادھو پُرش کے اُپدیش سے پرسن اور شانت دکھائی دیتے ہیں۔ ایسے سادھو پُرشوں سے اُپدیش سُننا چاہیئے۔ نہ کہ متھیا آچرن رکھنے والے گیانیوں سے سداچاری اُپدیشک کے

مکھ سے نکلے ہوئے شبدوں کو غور سے سنو۔ سدا چاری کے ہردے میں سب کیلئے
پریم ہے۔ اس لئے جو کچھ وہ کہیگا۔ وہ ستیہ ہی کہے گا۔ اور اُس سے سب کا کلیان
ہوگا۔ ایسے سدا چاری لوگوں کا وہ لوگ کبھی اَن سے ستکار نہ کریں۔ جو پاپ سے دھن
اکٹھا کر رہے ہیں۔ کیونکہ اُن کے پاپ روپی اَن سے سادھوؤں کی بدھی اور گیان کے
بھرشٹ ہونے کا احتمال ہے۔ سادھو پرشوں کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ ہر ایک کے گھر کا
اَن سویکار نہ کریں۔ بلکہ اُن لوگوں کے گھر کا اَن کھائیں جو پورن طور پر ایماندار ہوں خواہ
اُن کا اَن روکھا سوکھا ہی ہو۔ ایسے اُپدیشکوں کے سامنے ادب سے بیٹھو خواہ آپ کتنے
ہی بڑھکر گیانوان کیوں نہ ہوں۔ ایکاگرچت ہوکر اُن کی بانی کو سنو پرماتما سے پرارتھنا
کرو۔ کہ وہ آپکے ہردے کو اُس اُوتر بانی کے سننے کے یوگیہ بناویں۔ جو کچھ سنو وچار و اور
عمل کرو۔ ورنہ آپ کو کتھا سننے کا کچھ بھی پھل نہیں ہوگا۔ اپنے لئے نوٹ بک بناؤ اور
اس میں اچھے اچھے اُپدیش جو آپ نے وقتاً فوقتاً سنے ہیں۔ درج کرو۔ اُس نوٹ بک
یعنی یادداشت کی کتاب کو ایکانت کے وقت مطالعہ کرو اور دیکھو کہ کونسے اُپدیش ہمارے جیون
میں گھٹ رہے ہیں۔ ایسا کرتے ہوئے کوئی سمیہ ضرور آئے گا۔ کہ آپ پورن طور پر
دھارمک ہو جاؤ گے +

جو لوگ خوبصورت الفاظ کو ہی سننا چاہتے ہیں۔ جو فصیح کلام کے ہی مشتاق
ہیں۔ اون کو وشواس رکھنا چاہیئے۔ کہ ہر ایک چمکدار چیز سورن نہیں ہوتی۔ فصیح کلامی
اور چیز ہے۔ سداچار اور چیز ہے۔ اور یہ کوئی ضروری نہیں۔ کہ جو سداچاری ہو وہ

فصیح کلام بھی ہو اس لئے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ صرف سداچاری ہی کی بانی کی عزت کرے خواہ سداچاری ہیں اپنے مطلب کو صاف طور پر بیان کرنے کی شکتی بھی نہ ہو۔ ہم کو گُن گراہی ہونا چاہیئے۔ نہ کہ عیب جو۔ جن کے چت کی برتی نقصوں کے پاتال میں جھک رہی ہے۔ اُن کو اُپدیش سے کب لابھ ہو سکتا ہے۔ سچ مچ ایسی عادات رکھنے والے لوگ دھرم مندر سے خالی ہاتھ جاتے ہیں۔ وشواس رکھو۔ پرماتما کے سچے اپاسکوں سے جو کچھ اُپدیش دیا جاتا ہے۔ وہ با اثر ہوتا ہے۔ اُن کے کمزور ہاتھوں سے دھرم کا لگایا ہوا پودا پھلتا اور پھولتا ہے۔ اور کبھی نہیں مرجھاتا۔ ہم لوگوں کو صرف روحانی خوراک کا ہی خیال رکھنا چاہیئے۔ نہ کہ اُن ہاتھوں کا جن سے وہ ہم کو دی جاتی ہے۔ پرماتما اپنی وید بانی کے پرچار کا ادھیکار ہر ایک کو نہیں دیتے۔ ہاں صرف اُن ہی آتماؤں کو۔ یہ ادھیکار ملتا ہے جو تپسچریہ سے اس ادھیکار کو حاصل کرتے ہیں۔ اس لئے سب کو پرماتما کی منگل اچھیا انوسار صرف اُتم درشی لوگوں کی ہی بانی کو سننا چاہیئے۔ اس وقت دھرم اُپدیش مختلف لوگوں سے دیا جا رہا ہے۔ مگر ممبران آریہ سماج کو خصوصاً اپنے دھرم پر دڑھ رہنا چاہیئے۔ اور ویدک رشیوں کے بتلائے ہوئے سچے مارگ سے دور نہیں ہونا چاہیئے۔ جو لوگ مختلف مذاہب کے پرچارکوں کے اُپدیش سننے کے عادی ہوتے ہیں۔ وہ دھرم میں ستھر نہیں رہ سکتے۔ اُن کے عقائد میں ہمیشہ لغزش رہتی ہے۔ اُن کا رویہ اُن لوگوں کی طرح ہوتا ہے۔ کہ گنگا گئے گنگا داس اور جمنا گئے جمنا داس ایسے سبھاؤ والے لوگ دھرم کی پشت پناہ نہیں ہوتے۔ اور اس لئے ممبران آریہ سماج کو خبردار رہنا چاہیئے کہ وہ اپنے رویہ سے ویدک دھرم کو ہانی نہ پہنچاویں

بلکہ ویدک دھرم میں درڑھ رہنے کے لئے صرف وید اُپدیش ہی سنا کریں ویدک دھرم
سب مذاہب سے پوتر اور اعلےٰ دھرم ہے۔ ہاں یہ ایشوریہ دھرم ہے جس کی رکھشا خود
پرماتما کرتے ہیں۔ اور وقتاً فوقتاً اپنے دھرم کے پرچار کے لئے مُکت آتماؤں کو پریرنا کرتے
ہیں۔ اس لئے صرف ویدک دھرم کے سچے پرچارکوں کی بانی سے لابھ اُٹھانا مفید ہے نہ
کہ بھن بھن خیالات کا پرچار کرنے والے لوگوں کی بانی سے۔ رشی سوامی دیانند سرسوتی جی
نے آریوں کو دھرم میں درڑھ رکھنے کے لئے اپنے منتویہ کا بھی ذکر کر دیا ہے۔ اور سب
آریوں پر اُن ویدوکت عقاید کی پابندی لازمی ہے۔ دھرم کے پرکھنے کی جو کسوٹی منو
بھگوان نے اپنی سمرتی میں بیان کی ہے اُس کو ہمیشہ مدنظر رکھ کر ست اور اَست کو پرکھنا
چاہئے۔ ہر ایک انسان کو سچائی کے جانچنے کے لئے اپنی آتما۔ سداچاری پرشوں سمرتی
اور وید سے ساکھشی لینی چاہئے۔ ان سب پر ویدوں کا فیصلہ اٹل ہے وید جس بات کو
ست کہیں بس اُسی کو سویکار کرنا چاہئے۔ جب اس پرکار سچائی کو گرہن کرو۔ تو اس پر درڑھ
رہنے کے لئے پرماتما سے پرارتھنا کرو کہ وہ بل بخشے آپ کو ست پر درڑھ رہنے کا بل پردان
کریں۔ آریوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے گپت پاپوں کا چنتن کریں۔ اور جو رکاوٹیں
اُن کے جیون سنگے پرواہ کے سامنے آرہے ہیں۔ اُن کو توڑنے کے لئے دھارمک
لوگوں سے مشورہ لیں۔ ایکانت میں اُن کے پاس جا کر اپنے جیون کو بچپن سے
اُن کے سامنے پرگٹ کریں۔ تا کہ آپت پرش اُن کے روگوں کو جان کر مناسب علاج
کر سکیں ہر پرکار کے مندبہ جو آریہ لوگوں کو وید پاٹھ کرنے میں آپتی ہوں وہ صرف وید ول

کے جاننے والے ستیہ وادی - نربھی - ابھیمان رہت آتم درشیوں کے ساتھ ملنے سے ہی دور ہو سکتے ہیں ۔ نہ کہ وید نندک دھرم کا ہنن کرنیوالے بہروپئے لوگوں سے آتم درشی لوگ ہی روحانی علاج کر سکتے ہیں اور وہی سچی اوشدھی پردان کرنے کی سامرتھ رکھتے ہیں ۔ جو ویدک دھرم میں دیکھشت ہو چکا ہے ۔ اس کی ذمہ داری بھی بڑھ جاتی ہے ۔ اس کو اس پرتگیا کا ہمیشہ سمرن کرنا چاہیئے ۔ جو اس نے ویدک دھرم کو سویکار کرتے وقت کی تھی ۔ اور اس لئے اس کا ہر ایک فعل ویدک دھرم کو اچیہ اور ہر دل عزیز بنانے والا ہو ۔ اس نے پورانی برادری سے قطع تعلق کر کے ایک ہار مک برادری سے رشتہ گانٹھا ہے ۔ اور جھوٹے اور مکروہ خیالات کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہکر سچائی پر درڑھ رہنے کا پرن دھارن کیا ہے اس لئے وہ خبردار رہے کہ اس کا آچرن ست کا ورودھی نہ ہو تا کہ وہ اس پاپ کا بھاگی نہ بنے ۔ جو دھرم کے گھاتی کو ہوتا ہے اس کو خیال رکھنا چاہیئے کہ اس کا جیون ہر جگہ اور ہر وقت پرکھا جا رہا ہے اور اگر وہ اس پرکھ میں پورا اترتا ہے ۔ تو سچ مچ وہ دھرم کا بھوشن ہے اور اگر وہ اپنے دھرم کے بھائیوں سے پوجا نہیں جاتا ۔ تو اس کو کم حوصلہ نہیں ہونا چاہیئے ۔ بلکہ نشکام ہو کر دھرم مارگ پر نہایت تیزی سے چلنا چاہیئے ۔ اور ان سب مصائب کو جو اس کے راہ میں آتی ہیں ۔ نہایت شانتی اور استقلال سے برداشت کرنا چاہیئے ۔ بندھن میں گر کر ہی انسان پوتر ہوتا ہے ۔ اور جو اس بندھن کو توڑنا چاہتا ہے ۔ وہ کائر ہے ۔ وہ کبھی بھی پوتر نہیں ہوگا ۔ اس لئے ممبران آریہ سماج کو اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھنا چاہیئے

کہ وہ پوتر ہونے کے لئے ویدک دھرم کے کٹھن سے کٹھن بندھنوں میں ڈالے گئے ہیں۔ ویدک دھرم اپنے ہر ایک ممبر سے امید رکھتا ہے کہ اس کا جیون سچے آریوں کا جیون ہو اور اس میں پوترتا بھگتی نفس کشی کے علامات نمایاں طور پر پرگٹ ہوں۔ جن میں یہ اوصاف نہیں وہ دھرم نندک ہیں ان کا رویہ گندم نما جو فروشوں کا ہے اور وہ اپنے کئے کا پھل جلدی یا دیر سے ضرور پائیں گے۔ ان کو اپنی زندگی میں سچی شانتی نصیب نہیں ہوگی۔ خواہ ان کے پاس بھوگوں کے ڈھیر ہی کیوں نہ ہوں وہ غریب ممبر جس کو ایک وقت کے کھانے کے لئے روٹی بھی نصیب نہیں ہوتی ہے۔ مگر جو پوتر آچرن رکھتا ہے۔ اور بے ایمانی دھوکہ اور فریب سے کسی کے پدارتھ کو نہیں لیتا اس امیر سے ہزار درجہ بڑھکر پوتر ہے جس نے اپنی نفسانی خواہشوں کے پورا کرنے میں بیکسوں کا خون چوسا ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے "راجوں نرک نرکوں راج" جو آج اپنے آپ کو پاپ سے امیر بنا رہا ہے۔ وہ مفلس بنایا جاوے گا۔ اور جو ایمانداری اور نیک نیتی سے پورن پرشارتھ کے ساتھ اپنی روزی کما رہا ہے وہ امیر بنایا جاویگا۔ پرماتما کے راجیہ میں پاپ کی سزا ان مٹ ہے ہر ایک ممبر کو اپنے کسی شبھ کرم کا ابھیمان نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ اپنے ہر ایک ایسے کرم کو دھرم کے ارپن کر دینا چاہئے۔ اور اس کی جزا پرماتما کی نزدیکی ہے۔ اس لئے ہر ایک شخص کو ویدک دھرم کی شرن لینی چاہئے۔ تاکہ اس کا آگامی جیون نہایت شاندار ہو۔ وہ جو ویدک دھرم کو سویکار کر کے اپنے شبھ کرموں کی وجہ سے بلوان ہو گیا ہے۔ وہ سچ مچ نربلوں کا رکھشک اور سہارا ہے۔

اور وہی سچی قربانی کر رہا ہے۔ اُس کے سپت کے سامنے پاپ کے بادل چھن بھن ہو جائیں گے۔ اور دھرم اور ستیہ کا سورج اودے ہو کر سینکڑوں ہزاروں کو پُنر جیوت کریگا۔ اُس نے وہ یگیہ رچا ہے جس کی سوگندھ سب کو پرسن کرے گی۔ جس کی روشن شعاعیں سینکڑوں ہزاروں بھولے بھٹکے ہوؤں کو سیدھے راستہ میں ڈالکر امرت کُنڈ کا درشن کرائیں گی۔ اُس نے نربلوں کی رکھشا کے لئے تنگ راستہ پر چلنا سویکار کیا ہے جس مارگ پر جسمانی خوراک کی کمی ہے۔ مگر اُس نے اپنی آتما کی ترپتی کے لئے وہ توشہ اکٹھا کیا ہے۔ جو اکھنڈ ہے۔ جو جتنا زیادہ بانٹا جاوے اتنا ہی تھوڑا ہے۔ آریوں کا جیون نیم کی لڑی میں پرو دیا جانا چاہیئے۔ اُن کا کھان پان اُن کی ہر ایک حرکت دھرم انکول ہونی چاہیئے۔ اپنی نفسانیت کے لئے دھرم کو جواب نہیں دینا چاہیئے۔ بلکہ وشواس رکھنا چاہیئے۔ کہ ایک بھی خراب عادت اُن کے سوکرموں کو دھندلا کر دے گی اور اُس بُری عادت کا اثر نہ صرف دیگر ممبران آریہ سماج پر پڑے گا۔ بلکہ اُس کی اپنی نسل پر بھی پڑے گا۔ دوستی کو دھرم پر کبھی ترجیح نہ دو۔ وشواس رکھو کہ کوئی نہ آپ کے ساتھ پیدا ہوا اور نہ مرتے وقت ساتھ جائیگا۔ ہاں دھرم ہی کیول زندگی اور موت کا ساتھی ہے اس لئے ایسے مِتر کا جو دُکھ اور سُکھ میں ساتھ دیتا ہے۔ بھول کر بھی اَنادر نہیں کرنا چاہیئے۔ بھروپیئے دوستوں پر بھروسہ کر کے سچے اور ایمان دار آریوں نے بارہا دھوکا کھایا ہے۔ اور وہ دھرم کے راستہ میں بہت بڑی رُکاوٹ ثابت ہوئے ہیں آریہ سماج کا دو ٹکڑوں میں علیحدہ ہونا صرف بھروپیئے مصلاح کاروں کے باعث ہی

ے ہے - اس لیے ہر ایک ممبر کو دھرم کا سچا وفادار سیوک ہونے کے لئے نہایت ہی ضروری ہے - کہ وہ دوستوں کی دوستی کو دھرم کے مقابلہ میں ہیچ سمجھے اور اگر سب ممبران آریہ سماج اس اصول پر کاربند ہوں گے - تو وقت آئے گا - آریہ سماج کے دونوں ٹکڑے پھر سچے دل سے ایک دوسرے کے ساتھ مل جائیں گے - اور ویدک دھرم کو اونچا لے جانے میں ایکدوسرے کے سہائے ہوں گے - ویدک دھرم کے سیوکوں کو آپس میں پرینی ٹوریک دھرم انوسار برتاؤ کرنا چاہیئے - امیر غریبوں کو اپنا دھرم کا بھائی خیال کریں نہ کہ اپنا سیوک - دھرم میں امیری اور غریبی کا سوال الفسانیت پر دلالت کرتا ہے - اور دھرم کو نیچے کی طرف لے جاتا ہے - سماج کے ہر ایک ممبر کو بلا لحاظ اس امر کے کہ وہ کس پارٹی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے - ہر ایک کے دکھ اور سکھ میں شریک ہونا چاہیئے - وشواس رکھو پھر بھی ہم ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور دھرم کے لحاظ سے ہم ایکدوسرے کے بہت ہی نزدیک ہیں - وہ لوگ جو ایک پارٹی کے لوگوں کو اپنی پارٹی (سماج) کے لوگوں سے نیچ خیال کرتے ہیں وہ ویدوں کے اس سنہری اصول کا عملی طور پر کھنڈن کر رہے ہیں - جس میں یہ ذکر ہے کہ سب کو متر درشٹی سے دیکھنا چاہیئے اور ہیں اُن کو دھرم کا رکھشک خیال نہیں کرنا - بلکہ وہ دھرم کے راستہ میں رُکاوٹ ہیں - ہاں کانٹے ہیں - اور ایسے کانٹوں کا کچلا جانا ہی مناسب ہے - ہم سب ایک ہی دھرم کے ماننے والے ہیں ایک ہی پرماتما کے اُپاسک ہیں - اور رشی سوامی دیانند سرستی جی مہاراج کے شش

ہیں۔ اس لیئے ہم سب کی ایک دوسرے کے ساتھ سچی پریتی سچی ہمدردی ہونی چاہیئے
ایک دوسرے کے دکھ اور سکھ میں شریک ہونا چاہیئے۔ سب کو بھائی خیال کر کے ہر ایک
کی بہتری میں کوشش کرنی چاہیئے۔ اور ویدک دھرم کے وفادار سیوک ہو کر اس کو ہر
دلعزیز بنانے کے لیئے پورن پریتن کرنا چاہیئے۔ جو رکاوٹیں دھرم پرچار کے راستہ
میں آویں۔ اُن کو توڑنے کے لیئے اپنا تن من اور دھن بھی ارپن کر دینا چاہیئے جو لوگ
ہمارے دھرم کی بیخ کنی کرنا چاہتے ہیں۔ اُن سے پریتی پوریک برتاؤ رکھتے ہوئے۔
اُن کو نیک راستہ پر لانا چاہیئے ہاں اپنے دھرم کی رکھشا کے لیئے اگر سخت سے سخت
مقابلہ کی بھی ضرورت ہے تو تیار رہنا چاہیئے۔ ہاں ہر ایک ممبر کا اعلےٰ فرض ہے
کہ وہ اپنے شدھ آچرن سے دوسرے لوگوں کو اپنے دھرم کا پیرو کار بنا دے۔ آریہ سماج
کے سرگرم ممبر بننے کی کوشش کرو۔ بھگتی پاکیزگی وفاداری کے پوتر جل سے اس دھرم روپ
سماج کو ہرا بھرا کر دو۔ دنیا میں اپنی ادنیٰ حیثیت کی پرواہ نہ رکھتے ہوئے مردانہ وار دھرم
کھشتر میں قدم بڑھاؤ۔ کبھی مت خیال کرو۔ کہ آپ کی علمیت اور شکتی سماج کی سیوا کرنے
کے قابل نہیں۔ اس نیچ بھاؤ کو تیاگ کر اپنی آتما سے اس پرشن کا اُتر پوچھو۔ اور آپ کی
آتما ہی آپ کو بتا دے گی۔ کہ آپ کس کام کے لوگ ہو جب جسم کے مختلف انگ مختلف
فرائض کو پورا کر رہے ہیں۔ تو کیا آپ اپنی قابلیت کے انوسار اپنے فرض کو ادا نہیں کریں گے
یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک انسان دماغ کا کام دے۔ جہاں دماغ نے کام کرنا ہے۔ وہاں
ہاتھ اور پاؤں نہیں کر سکتے۔ اور جہاں ہاتھ سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ وہاں

دماغ کی ضرورت نہیں۔ بس اس طرح سماج میں بھی آپ کی ضرورت ہے جس کام کے آپ اپنے آپ کو یوگ خیال کرو۔ اس کام میں پورن شردھا سے لگو دنیاوی پرنسنتا کو پرے رکھکر نشکام ہو کر دھرم کی سیوا کرو۔ سماج کے دھارمک اور نیتی وان پرشوں سے اپنے کام کے لئے مشورہ لو اور جو نیم وہ آپ کے لئے نیت کریں۔ اُن پر عمل کرو۔ علاوہ ازیں ممبران آریہ سماج کا فرض ہے کہ جس دھرم کو وہ صدق دل سے مانتے ہیں۔ اُس کے اصولوں سے بھی واقف ہوں۔ اور اون اصولوں سے پورن طور پر واقفیت حاصل کرنے کے لئے اُن کو ستیہ ارتھ پرکاش سنسکار ودھی اور وید بھاشیہ بھومکا کا ضروری مطالعہ کرنا چاہیئے +

اپنے دھرم کو ہر دلعزیز بنانے کے لئے ممبران سماج کا فرض ہے۔ کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ جو ویدک دھرم سے پریتی نہیں رکھتے۔ کبھی بھی سخت کلامی سے پیش آویں کیونکہ جیسا ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ کوئی بُری طرح سے پیش نہ آوے۔ اسی طرح آپ کا فرض ہے۔ کہ آپ بھی اس اصول کو سامنے رکھتے ہوئے دوسروں سے نرمی کا برتاؤ کریں۔ البتہ یہ ضروری ہے۔ کہ ہم دوسروں کے ساتھ دھرم انوسار سلوک کرتے ہوئے ان کی ہاں میں ہاں نہ ملاتے جائیں۔ بلکہ ہر وقت اپنے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اُن کی پابندی کریں۔ اس بات کو جانتے ہوئے بھی کہ ناستک لوگ پرماتما کی اوتم برکات کے بھاگی نہیں بنتے۔ اپنی بانی کی ترشی کو نرمی میں تبدیل کر دینا چاہئے اور اس کا پھل نہ صرف آپ ہی کی آتما کو ملے گا۔ بلکہ آپ دیکھو گے کہ آپ کے نیک

سادک کا اثر دوسروں پر بھی پڑے گا۔ اور وہ کبھی نہ کبھی آپ کے دھرم کے ساتھی بننگے ہم ویدوں کے انوبائی ہیں۔ وید بھگوان ہر ایک کے ساتھ پریم سے برتاؤ کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ اس لئے جو انسان اپنے آچرن سے ایسا پرگٹ نہیں کرتا وہ ویدوں کی ہتک کرتا ہے۔ وشواس رکھو جو آتم پرساد آریہ سماج پردان کر رہا ہے۔ وہ کسی اور دھرم میں نہیں ملیگا۔ اس لئے بھول کر بھی دوسرے دھرم کا سہارا مت لو۔ دوستوں کو جواب دے دو رشتہ داروں کی محبت کو توڑ دو۔ اپنی نفسانیت کو تیاگ دو۔ مگر دھرم کو کبھی نہ چھوڑو۔ یاد رکھو جدھر دھرم ہے ادھر ہی جے ہے۔ پرماتما آپ کو ضرور ہی پرسن کریں گے +

جن امورات کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ وہ ہماری رائے میں نہایت ہی درست ہیں۔ اور ہم اُمید رکھتے ہیں۔ کہ آریہ لوگ ان پر وچار کر کے ان کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں گے۔ ہم پرماتما سے یہی پردان مانگتے ہیں۔ کہ یہ الفاظ بہرے کانوں پر نہ پڑیں۔

ان ضروری باتوں کا ذکر کرنے کے بعد اب ہم آپ کی توجہ اُن سادھنوں کی طرف لے جانا چاہتے ہیں۔ جو دھرم کے بنیادی اصول ہیں۔ جن کے ابھیاس سے انسانی جیون مکمل ہو سکتا ہے۔ یہ سادھن اگرچہ ہر ایک جیون میں گپت رہتے ہیں۔ تاہم اگر اُن کا پورن شردھا سے سیون کیا جاوے۔ تو نشچہ یہ انسانی جیون کو نہایت ہی اُچّہ بنا دیتے ہیں

ان سب سے بڑھکر

گپت پرارتھنا

ہے۔ جو ہر ایک آریہ کو کرنی چاہئے۔ آریوں کی روزانہ سندھیا اور گپت پرارتھنا میں فرق ہے

سندھیا صرف وہی وقت کی جاسکتی ہے۔ مگر گپت پرارتھنا ہر جگہ اور ہر وقت کیجاسکتی ہے۔ یہ وہ ابھیاس ہے جس کا اگرچہ دوسروں کو پتہ نہیں لگتا۔ مگر سادھک کی آتما کو ہی معلوم ہوتا ہے۔ اور اس ابھیاس کے بغیر دھرم کے دیگر سادھن ناکارہ ہو جاتے ہیں دھرم کے جتنے سیوک ہوئے ہیں۔ ان سب میں یہ گپت ابھیاس پایا گیا ہے۔ اس سادھن کے ابھیاس سے وہ کٹھن سے کٹھن رکاوٹوں کے توڑنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ رشی سوامی دیانند سرسوتی جی نے اپنی کتابوں میں اس سادھن کے ابھیاس کی ہر ایک کو تاکید کی ہے۔ ہاں وید بھگوان بھی اس ابھیاس کی پیروی کی ہدایت کرتے ہیں۔

سوامی جی کی بنائی ہوئی کتاب آریہ بھونیہ اس صداقت کے اظہار کے لئے کافی ہے۔ مگر یہ سادھن وہی کر سکتے ہیں۔ جن کو انتردھیان ہونے کا ابھیاس ہے۔ ورنہ جن کا من ایکاگر نہیں ہوا جن کی اندریوں کے دوش دور نہیں ہوئے۔ اُن کو یہ ابھیاس وہ پھل نہیں دے سکتا۔ جو ایکاگر چت والے کو دیتا ہے۔ سندھیا صرف مقررہ منتروں کا پاٹھ کرنا ہے۔ جو صرف بانی ہی سے اُچارن کئے جاتے ہیں۔ خواہ اُن کا اثر ہردہ پر ہو یا نہ ہو۔ مگر گپت پرارتھنا کا اثر براہ راست ہردہ پر ہوتا ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ گپت پرارتھنا وہی کرتے ہیں۔ جن کا ہردہ شکر گزاری سے بھرپور ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے رشیوں نے سندھیا کے ساتھ پرارتھنا کو بھی لازمی قرار دیا ہے۔ انسان کا جیون اُس وقت تبدیل ہونا شروع ہوتا ہے۔ جبکہ اُس کے ہردے میں پرماتما کے لئے سچا پریم ہو۔ اور جن میں یہ وصف پایا گیا ہے۔ وہ قدم قدم پر پرماتما کی مختلف برکات

کے لئے دھنباد کرتے رہتے ہیں۔ سندھیا لوگوں کے دکھاوے کے لئے بھی کیجاتی ہے۔ مگر گپت پرارتھنا کرنے والوں میں یہ دوش نہیں ہوتا۔ کیونکہ اُن کے ہردے کے بھاوں کو پرماتما کے سوائے اور کوئی جان نہیں سکتا۔ اور یہی سچی بھگتی کہلاتی ہے جس کا گیان پرماتما کے سوائے اور کسی کو نہ ہو۔ جو لوگ سندھیا کا اوچارن پرماتما کے پریم کے بغیر کرتے ہیں۔ اُن کو سندھیا سے کچھ بھی لابھ نہیں ہو سکتا۔ خواہ وہ مرن پرینت ان منتروں کا ہر روز پاٹھ کرتے جائیں۔ اس قسم کے لوگوں سے وہ انسان زیادہ پوتر ہے۔ جو اگرچہ خاص کارنوں کے باعث مقررہ وقت پر سندھیا نہیں کرتا۔ مگر اس کا ہردہ پرماتما کے پریم سے اتنا بھرپور ہے۔ کہ ہر جگہ اور ہر وقت اس کے ہردے سے شکر گزاری کے بھاو پرگٹ ہوتے رہتے ہیں۔ گپت پرارتھنا کرنے والوں کی آتما میں جو بل اور پراکرم پایا جاتا ہے۔ وہ اُن لوگوں کی آتما میں دکھائی نہیں دیتا۔ جو صرف سندھیا کو دل بہلاوے یا جگت کے دکھاوے کی نیت سے کرتے ہیں۔ یا جن کا یہ وشواس ہے۔ کہ پرماتما صرف اس انسان سے ہی پرسن ہوتے ہیں۔ جو خاص منتروں کو مقررہ وقت پر اُچارن کر دیتا ہے۔ خواہ اُن منتروں کے انکول اس کا اپنا جیون نہ ہو۔ دھرم کی زندگی بسر کرنے والے کے لئے سندھیا کے علاوہ پرارتھنا لازمی امر ہے۔ سورگ دوآر کے کھولنے کی یہی کُنجی ہے۔ آریوں میں اگر کسی چیز کی اکھنا ہے تو وہ صرف پرماتما کی بھگتی ہے۔ جو ہر ایک آریہ کو پُورن پریتی اور شردھا سے کرنی چاہیئے۔ دنیاوی ترقی کے لئے علمیت اور قابلیت وغیرہ کی ضرورت ہے۔ مگر روحانی ترقی کے لئے

صرف ایشور بھگتی ہی ایک ایسا سادھن ہے۔ جس کو ہر ایک انسان خواہ وہ عالم ہو
یا نہ ہو کر سکتا ہے۔ پرماتما ہر ایک کی سنتے ہیں۔ مگر صرف اسی پرارتھنا کو سویکار کرتے ہیں۔
جو اپاسک کے ہردے سے نکلے۔ پرارتھنا میں الفاظ کی خوب صورتی کی کوئی ضرورت
نہیں۔ ہاں اگر ضرورت ہے۔ تو صرف پریم کی ہے۔ اور جو اپنے خالق کے لئے پریم
رکھتا ہے۔ اس کی سیدھی سادھی پرارتھنا بھی سویکار کی جاوے گی۔ اس لیئے ضروری
ہے کہ ہم اس جگت پتی کے سامنے اپنے آپ کو ہر وقت رکھیں اور بار بار اسکا
دھیان کریں۔ وہ انسان جو آریہ سماج میں دیکھشت ہو چکا ہے۔ جس نے مورتی پوجا کو
ہمیشہ کے لیے خیر باد کہہ کر ایک برہم کا دامن پکڑ لیا ہے۔ اس کے واسطے نہایت ضروری
ہے۔ کہ وہ ہر وقت اور ہر جگہ پرماتما کو من بانی اور شریر سے ہرسن کرے۔ اور ایکانت
میں اپنی مختلف بری عادتوں کا چنتن کرتا ہوا اُن کے دور کرنے کے لئے اس
بل پتی سے بل کی یاچنا کرے۔ تاکہ وہ پوترتا کے سوچھ مارگ پر تیز رفتار چل سکے۔ وہ انسان
جو دوسروں کی نکتہ چینی میں نہایت تیز ہے۔ جس کو پرائے اوگن دور ہی سے دکھائی
دیتے ہیں۔ اور جس کو اپنے دوش بھی گن پرتیت ہو رہے ہیں۔ وہ خواہ کتنا ہی عالم
اور کتنا ہی فصیح کلام کیوں نہ ہو۔ وہ پرماتما کا پیارا نہیں بن سکتا۔ اور نہ ہی اُس کو اپنی پوجا
کا کوئی پھل مل سکتا ہے۔ وہ دھرم کے راستہ پر ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکتا آریہ
سماج میں دونوں پرکار کے ہی ممبر پائے جاتے ہیں۔ جو ایشور کے پریمی ہیں۔ انہوں نے
ویدک دھرم کو اپنے آپ کو پوتر بنانے کے لئے ہی سویکار کیا ہے۔ اور جن میں

ایشور کے لئے پریم نہیں اُنہوں نے صرف نفسانیت کو پورن کرنے کیلئے ہی ویدک دھرم کا سہارا لیا ہے۔ دونوں پرکار کے لوگ مقررہ وقت پر سماج کے ہفتہ واری اجلاس میں شامل ہوتے ہیں۔ لیکچر دیتے ہیں۔ اُپدیش سُناتے ہیں۔ دونوں ہی اپنے آپ کو آریہ سماج کا بھگت کہتے ہیں۔ مگر اگر فرق ہے۔ تو صرف اُن کی نیت کا فرق ہے اور ہر ایک اپنی نیت کے انوسار ہی جانچا جاویگا۔ جن کی نیت صاف ہے۔ اُن کا کیمہ بھی پُر ہے۔ اور جن کی نیت میں فرق ہے۔ وہ دھرم کے چشمہ سے خالی ہاتھ جاتے ہیں۔ ایسے لوگ گُپت پاپ اُٹھنا کو کب سویکار کر سکتے ہیں۔ ہاں بھگتی کے دکھاوے کے لئے ظاہرداری کی سندھیا کرتے دکھائی دینگے۔ آزمائش کے وقت اُن کا پول کھلجاتا ہے۔ اُس وقت وہ دھرم کو تیاگ دیتے ہیں۔ کیونکہ اب اُن کو نشچیہ ہوگیا ہے۔ کہ آزمائش اُن سے اُن کی اندریوں کے سُکھ بھوگ چھین لیگی۔ چونکہ وہ اندریوں کے غلام ہیں اور اندریوں کی تُشٹی کے لئے ہی انہوں نے ویدک دھرم کو سویکار کر رکھا تھا۔ اس لئے وہ اپنی اندریوں کی ترپتی کے لئے اس دھرم سے کنارہ کشی کر لیتے ہیں۔ جب دھرم کی سچائی کو پرکھنے کے لئے اُس کے ممبران پر مختلف ذریعوں سے مصیبتیں ڈالی جاتی ہیں۔ اُس وقت وہی لوگ دھرم کے جھنڈے کو تھام کر اپنی جان جوکھوں میں ڈالتے ہیں۔ جو کیول اپنی آتما کی ترپتی کے لئے اس میں داخل ہوئے تھے۔ جنہوں نے نفس کشی کی زندگی بسر کرنا آتمک اُنتی کے لئے لازمی سمجھ رکھا تھا اور جو ہر وقت اپنے مالک کے شکر گزار رہے تھے۔ سچ مچ اُن کے بل کے سامنے مہابلی کو بھی جھکنا پڑتا ہے۔ دھرم میں یہ وصف ہے کہ وہ اپنے سیوک کو اتنا طاقتور بنا دیتا ہے

جس کی کوئی حد نہیں اور ہم ایسے آریہ لوگوں کے چرنوں میں ہی اپنا سیس جھکاتے ہیں کیونکہ وہ دھرم کے ستھمبھ ہیں انہوں نے ہی دھرم کی جوتی کو مدھم ہونے سے بچایا ہے اور وہی اس جوتی کو دور دور تک پہنچائیں گے۔ پس جو کوئی اس مہان بل کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اُس کے لئے نہایت ضروری ہے کہ وہ گپت پرارتھنا کا عادی ہو اور وہی لوگ پاپ کے گپت حملہ سے محفوظ رہیں گے۔ اس لئے ہر ایک آریہ کو ایشور بھگتی کا وشواسی ہونا چاہئے۔ اور اُس کو عمل میں لانا چاہئے۔ کوئی آریہ دنیا دی کام کو ہاتھ نہ لگاوے جب تک وہ پرماتما سے پرارتھنا نہ کرے۔ اور جو ایسا کرے گا۔ اُس کے سب کام سپھل ہونگے رات کو چارپائی پر لیٹنے سے پہلے اپنے روزانہ کرموں کی پڑتال کرو۔ اور دیکھو کہ آپ کے من بانی اور شریر سے کوئی بُرا کام تو نہیں ہوا۔ اگر ہوا ہے۔ تو سچے ہردے سے پشچاتاپ کرو اور پرماتما سے بل مانگو۔ کہ پھر آپ کو ایسا کو کرم کرنے کا موقع نہ ملے۔ اگر آپ کا جیون پاپ کے بغیر سماپت ہوا ہے۔ تو بھی پرماتما کا شکریہ ادا کرو۔ کیونکہ نیک کرم اُن ہی کی کرپا سے انسان کر سکتا ہے۔ اور اُن ہی کی دیا سے انسان اپنے جیون کو نرو گھن سماپت کر سکتا ہے۔ جو لوگ ایسا کریں گے۔ اُن کو رات اور دن میں شانتی رہے گی۔ ورنہ اُن کے جیون کی کشتی پاپ کے چٹانوں کے ساتھ ٹکرا کر پاش پاش ہو جاوے گی۔ پرماتما کے حضور میں ادب سے جھکو اگر آپ کا جسم تندرست ہے۔ تو ایکانت شدہ استھان میں جا کر یوگیوں کے بنائے ہوئے آسن پر بیٹھ کر ایشور پرارتھنا کرو۔ پرارتھنا کرنے والے کو کچھ تکلیف بھی اُٹھانی چاہئے۔ اور جو اس تکلیف کو گوارا نہیں کر سکتا۔ اس کا کوئی حق نہیں

کہ وہ ایشور کا درشن کر سکے۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے پرارتھنا نیم انوسار ہونی چاہیئے دو وقت پرارتھنا ہر ایک کے واسطے لازمی ہے۔ مگر جس کا ہردہ پرماتما کے پریم سے پورن ہو چکا ہے۔ جس کو ہر جگہ برہم ہی برہم پرتیت ہو رہا ہے۔ وہ اس بندھن سے آزاد ہے کیونکہ وہ ہر وقت سمادھی کی اوستھا میں رہتا ہے۔ آریوں کو سب کام چھوڑ کر ایشور پوجا کرنی چاہیئے۔ دُنیا کے کام کبھی ختم نہیں ہوئے اور نہ ہوں گے یہ ٹنٹا جیو آتما کے ساتھ ہر ایک یُونی میں لگا رہتا ہے۔ مگر ایشور بھگتی صرف مُنش یونی میں ہی ہو سکتی ہے۔ اس لئے وہ آریہ جو ایشور بھگتی سے مونہہ موڑ لیتا ہے۔ وہ آریہ کہلانے کے لوگ نہیں اپنے گھروں میں ایکانت سیون کے لئے جگہ بناؤ۔ اور اُس کو ہر وقت پوتر رکھو۔ اس ستھان کو پُوجا کے سوائے اور کسی کام میں مت لاؤ۔ اگر ہو سکے۔ تو اپنے کٹنب کے ساتھ اس پوتر ستھان میں بیٹھ کر ایشور گن گاین کرو۔ اگر کسی کے گھر میں ایکانت سیون کے لئے مناسب جگہ نہیں۔ تو اُس کو ندی کے کنارے ایکانت ستھان میں بیٹھ کر ابھیاس کرنا چاہیئے۔ ایشور پرارتھنا اونچی آواز سے ہرگز نہیں کرنی چاہیئے بلکہ کوشش کرو۔ کہ آپ کی پوجا مانسک ہو اور یہی سب سے اُتم پوجا کہلاتی ہے۔ پوجا کے وقت آپ کا بدن سر اور چھاتی سیدھے رہنے چاہیئے۔ تاکہ آپ کا من ایکاگر ہو سکے۔ جو لوگ ایشور پوجا میں بدن کی حرکات کو لازمی قرار دیتے ہیں۔ اُن کا من کبھی بھی ایکاگر نہیں ہوتا۔ اور اُن کو پوجا کا اصلی پھل بھی نہیں ملتا۔ پوجا کا کچھ سمبندھ آتما سے ہے نہ کہ شریر سے اس لئے جہاں تک ہو سکے اپنی آتما کو شانت کرنے کی کوشش کرو

دو وقت کی سندھیا کے علاوہ ہم سب کو خوشی اور غمی کے وقت بھی پرارتھنا کرنی
چاہیئے۔ جب آپ کے سنتان اُتپن ہو تو پرماتما سے اُس کے پوتر بنانے اور اُس کی
دیرگھ آیو کے لئے پرارتھنا کرو۔ اُس جگت پتی کا شکریہ ادا کرو جس نے آپ کو اس اولیہ
پدارتھ کا بھاگی بنایا ہے۔ جب آپ کو کوئی اور خوشی کا موقعہ آئے۔ تو بھی پرماتما کا دھنیواد
کرو کہ آپ صرف اُسی کی کرپا سے سُکھ کی اوستھا کو پراپت ہوئے ہو اور اگر کبھی آپ کو دکھ
اور مصیبت میں گذرنا پڑے۔ تو بھی جگت پتی کا شکریہ ادا کرو۔ کہ وہ جگت پتی آپ کو
اس آزمائش کے سہنے کا بل پردان کریں۔ سُکھ اور دُکھ انسان کے پرکھنے کے لئے
ہے۔ اور آتما کے پوتر بنانے کے لئے نہایت ہی ضروری ہے۔ اس لئے ہم سب
کو اس جگت پتی کی منگل اچھا میں پرسن رہنا چاہیئے۔ اور بھول کر بھی اس سے
مونہہ نہیں موڑنا چاہیئے۔ دکھ میں نجات ہے۔ کون جانتا ہے۔ کہ انسانی آتما دکھ کی
اوستھا میں ڈانواں ڈول ہو کر ہی پوتر ہو سکتی ہے۔ دکھ دنیاوی لوگوں کے پرکھنے کی ایک
کسوٹی ہے۔ اور جو اس پرکھ میں پورے اُترتے ہیں وہی خدا پرست ہیں۔ جو لوگ
ہر وقت شکر گزاری کے بھاو پرگٹ کرتے ہیں۔ وہ سلامتی سے اپنی منزل مقصود کو
پراپت ہو جاتے ہیں۔ ان کی آتما پاپ کے بوجھ سے الگ ہو جاتی ہے۔ اور سچ مچ
پرماتما اُن کی مدد کرتے ہیں۔ جو دُکھ اور سکھ میں اُس کا دامن پکڑے رہتے ہیں۔ پرماتما کو
اپنی طرف جھکانے اور سہایک بنانے کا صرف یہی ایک طریق ہے۔ دنیاوی بھوگوں
کے مزیدار بنانے کا بھی یہی سادھن ہے جس طرح تیر انداز کو تیر چلاتے وقت جھکنا

پڑتا ہے۔ اسی طرح پرماتما کے اُپاسک کو بھی ایشور کی شرن میں جانے کے لئے نمر ہونا پڑتا ہے
پرماتما سب کے ماتا پتا اور گورو ہیں۔ اس لئے ہر ایک انسان کو ہر ایک پدارتھ اُن سے مانگنا
چاہیئے۔ اور سچے دل سے مانگیں گے اُن کو دیا جاوے گا۔ جب وہ بغیر مانگنے کے دیتے ہیں
تو کیا جب آپ نمر ہو کر مانگو گے۔ تو آپ کو واپس کر دیں گے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ اس لئے
اپنی اغراض سدھی کے لئے دنیاوی لوگوں کے پجاری مت بنو۔ بلکہ اس جگت پتی
کے در دولت پر جاؤ جو سب کو نہال کرتے ہیں۔ جہاں سے کوئی بھی خالی واپس نہیں آتا
مگر اتنا دھیان رکھو۔ کہ آپ کی وہی خواہشات پورن کی جاویں گی۔ جو آپ کے لئے ضروری
ہونگی اور جن سے آپ لوگ سُکھی ہوں گے۔ مناسب تو یہ ہے۔ کہ جس پدارتھ کو ہم لینا چاہتے
ہیں۔ پہلے اس پدارتھ کے لئے اپنے آپ کو یوگیہ بنایا جاوے۔ اور پھر وہ ضرور ہی دیا
جاوے گا۔ اُس کا دان اتھاہ ہے۔ اور جس کو وہ کچھ دینا چاہتے ہیں۔ بغیر سفارش
کے دیتے ہیں۔ وہ سب کے ہردے میں باس کر رہے ہیں۔ اور سب کی نیت کو پرکھ رہے
ہیں۔ اس لئے اس سچے بندھو کو پرسن کرو۔ جو ہر وقت اور ہر جگہ سب کی رکھشا کرتے
ہیں۔ جس کے پرسن ہونے سے آتما نرمل اور شانت ہو جاتی ہے۔ اور خواہشوں کا زور
ٹوٹ جاتا ہے۔ ہمارا تجربہ اس بات کی ساکشی دیتا ہے۔ کہ جب کبھی ہم کو کسی تکلیف کا سامنا
پڑا اور ہم نے اپنے آپ کو اُس کے مقابلے میں نربل پایا۔ تو صرف اس ہی کا سہارا لیکر
اس تکلیف سے نجات ملی وہ ہمارے انگ سنگ رہتے ہوئے ہم کو نیک ہدایت
کرتے رہتے ہیں۔ اور جو اس گپت ہدایت پر کاربند نہیں ہوتا وہ دکھوں سے مکت نہی

نہیں ہو سکتا۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ اپنے سیوکوں کو کبھی بھی دُکھ نہیں دیتے۔ ہم لوگ اپنی
بہتری کے لئے اُن لوگوں سے مشورہ لیتے ہیں۔ جو ہماری بھلائی دل سے نہیں چاہتے
اگرچہ اُن کی شکل وصورت دوست نما ہے۔ مگر اُن کی صلاح بناوٹی ہے اور اس پر
عمل کرنے سے ہمارا کام بگڑ سکتا ہے۔ مگر جو اُس جگت پتی سے مشورہ لیتے ہیں۔ اُن کا
کام کبھی نہیں بگڑتا۔ وہ سب کو نیک ہدایت کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ سب کے سہایک ہیں
اس لئے صرف اُس کا بھروسہ رکھو۔ اور آپ کو ضروری کامیابی ہوگی۔ ہم اس انسان کو
سب سے بڑھ کر گیانی اور بھاگی کہتے ہیں۔ جو سب کچھ سمجھتا ہوا بھی اس جگت پتی کی
طرف نہیں جھکتا۔ شاید آپ کہو گے۔ کہ ہم پرارتھنا کرنا تو چاہتے ہیں۔ مگر ہم کو سچا طریق نہیں
آتا۔ اس کا اُتر یہ ہے۔ کہ جب کم سن بالک بغیر سکھانے کے اپنی خواہشوں کو اپنی ماتا کے
سامنے پیش کر سکتا ہے۔ تو کیا آپ نہیں کر سکتے۔ ہاں کر تو سکتے ہیں مگر کرنا نہیں چاہتے
چونکہ آپ نفسانیت کو پیار کر رہے ہو۔ اور اس اوستھا میں باوجود دُکھ بھوگنے کے رہنا
پسند کرتے ہو۔ اس لئے ایشور پرارتھنا آپ کو کٹھن پرتیت ہوتی ہے۔ اور سچ پوچھ
جب تک آپ نفسانیت کو نہیں چھوڑتے۔ تب تک ایشور پرارتھنا کے یوگ بھی نہیں ہو سکتے۔
اس لئے پرماتما سے اُتم بدھی کی یاچنا کرو۔ تاکہ آپ وشئوں کے ملین کیچڑ سے نکل کر
سکھی ہو سکو۔ اور اس قسم کی پرارتھنا کے لئے کسی رہنما کی ضرورت نہیں۔ شدھ بھاو
سے اپنے ہردے کو اُن کے سامنے کھولدو اور آپ دیکھو گے۔ کہ
اس تنگ و تاریک ہردے میں کتنا پرکاش ہو جاتا ہے۔ کپٹ کو تیاگ کر اُن کے

پاس جاؤ۔ سادھو سبھاؤ ہو کر اُن کی پُوجا کرو اور وہ آپ ہی اپنی پُوجا کا طریق آپ کو سکھائیں گے۔ انسانوں کی سکھائی ہوئی پُوجا کا طریق اگرچہ بہت حد تک مناسب ہے مگر صرف اس انسان کے لئے کار آمد ہو سکتا ہے جو اس قسم کی پُوجا کے یوگ ہو اور جو ایسا کرتے ہیں۔ وہ مناسب سمئیہ پر اُتّم سے اُتّم پوجا کے ادھیکاری ہو جاتے ہیں۔ ہم سب کے کلیان کے لئے آپ کو یہ بتا دیتے ہیں۔ کہ پُوجا کرنے سے پہلے اپنے جیون کا غور سے چنتن کرو۔ اور پرتگیا دھارن کرو کہ آپ آج ہی سے نیک بننے کی کوشش کرو گے۔ وہ پرتگیا ہم نمونہ کے طور پر آپ کی سیوا میں نویدن کر دیتے ہیں۔

پرتگیا

ہے پرم پتا جی آج آپ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر سچے اور مضبوط وشواس بھگتی اور پریم سے پرتگیا کرتا ہوں۔ کہ پہلے جو میں پاپ اور ملین کرم کر چکا ہوں۔ اُن کے لئے میرے ہردے میں سخت پشچاتاپ ہو رہا ہے۔ مگر آج سے میں آپ کی حکم عدولی نہیں کرونگا آپ کی من ہانی اور ستر پر سے کبھی بے عزتی نہیں کرونگا۔ آپ کے تلّیہ اور آپ سے بڑھ کر کسی اور کو نہیں جانوں گا۔ جو پوجا اور عزت آپ کے لئے ہے۔ وہ پوجا اور عزت کسی اور کی نہیں کروں گا۔ میں درڑھ پرتگیا کرتا ہوں کہ میرا سمست جیون آج سے آپ کو پرسن کرنے کے لئے سماپت ہوگا۔ میں پر اُپکار اور دوسروں کی بھلائی میں سدا کوشش کرونگا۔ اپنے بھائی بہن پڑوسی۔ متر۔ ویش اور دھرم کا کبھی گھات نہیں

کرونگا - اور کسی کا من سے بھی بُرا نہیں چاہونگا - سب سے پریم پوربک دھرم انوسار
برتاؤ کرونگا - آپ ست - چت آنند سروپ - اناوی اننت - اجر امر - نرا کار - سرو
ادھار سرو ویاپک - سرو شکتیمان - سرو انیشور - نت - پوتر - شدھ - بدھ - پرم پریم مے
جگت کے اور میرے پتا ماتا سچے بندھو اور گورو ہو - آپ ہی پوجا کے یوگیہ ہو - میں
آپ ہی کی اپاسنا کرونگا - اور جو آپ نے سب ودیا کا بھنڈار وید روپی گیان پردان
کیا ہے - اس پر چلنا اپنا کرتب کرم مانونگا اور سب کام دھرم انوسار ستیہ استیہ وچار
کرکے کرونگا - صرف اپنے ہی سُکھ کے لئے زندگی نہیں بسر کرونگا - بلکہ دوسروں
کے سوکھی کرنے کے لئے سچیشٹ ہونگا - دوسروں کو دُکھی دیکھ کر دُکھی ہوں گا اور
سکھی دیکھکر سُکھی ہونگا - اپنی مطلب براری کے لئے میں کسی کے ساتھ ہت پریم
نہیں کرونگا - بلکہ نشکام بھاؤ سے سب کو مِتر کی نگاہ سے دیکھوں گا - اور دوسروں
کی استری اور کنیا کو اپنی ماتا اور بہن کے سمان سمجھ کر عزت کرونگا - رشوت ستانی
چھل کپٹ اور پاپ سے دوسروں کا دھن ہرن نہیں کرونگا - اپنے کٹنب کا پالن
پوشن کرنے کے لئے میں سداچار سے اپنا جیون بسر کرونگا - اور پورن پُرشارتھ
سے دھرم کا سہارا لے کر دھن اپارجن کرونگا - جو سُکھ کی سامگری میں اکٹھی کرونگا
اُس کو پاپ کرم میں خرچ نہیں کرونگا - بلکہ آپ کے پوتر نام کے پرچار کرنے دُکھیوں کا
دُکھ دور کرنے اپنے شریر اور آتما کی رکشا اپنے کٹنب کے پالن پوشن میں لگاؤنگا
دھرم کی اونچی منزل پر قدم رکھنے کے لئے میں نفس کُش بنونگا - دھرم پر آئین اور

دھرم کی زندگی بسر کرنے والے مہاتماؤں کا ست سنگ کرتا رہونگا ہر روز آپت پرشوں کی بھگتی
ہوئی دھرم پستکوں کا پاٹھ کرتا رہوں گا۔ اور جب تک زندہ رہونگا۔ اس سوکرم کو کبھی نہیں
تیاگونگا۔ آپ گرہستھ سے لیکر مرن پرینت میرا ساتھ دیتے ہیں اس لئے میں بھی اب
آپ کو کبھی نہیں بھولونگا۔ پیارے پتا جی میرے ہردے کو پوتر بنا دیں۔ میری استری بچوں
اور متروں کے ہردے کو پوتر بنا دیں۔ ہم سب پر کرپا کریں۔ ہم دربل ہیں۔ آپ ہم کو دھرم
کے لئے بلوان بنا دیں۔ آپ اندھکار کے دور کرنے والے ہیں ہمارے ہردے میں
اپنا پرکاش پہنچا دیں۔ اسّت سے نکال کر ست میں ادھرم سے نکالکر دھرم میں اور موت
سے چھوڑ کر امرت دھام میں لے جائیں۔ ہم آپکے ہیں۔ آپ کا سبھاؤ ہے۔ کہ جو آپ کو
سچے دل سے سمرن کرتا ہے۔ آپ اسکا ہاتھ پکڑتے ہیں۔ اور اپنی گود میں جگہ دیتے ہیں۔ اسلئے
میں نراش نہیں ہونگا۔ اور مجھے وشواش ہے۔ کہ آپ میری اس منگل اچھا کو ضرور ہی پورن
کرینگے۔ آپ سے میں یہی دان مانگتا ہوں۔ کہ میرا من بانی اور شریر آپ کی پوجا میں لگے
تب ہی میرا جیون پورن ہوگا۔ تب ہی منش جیون سپھل ہوگا۔ میں آپ کے دان کے نیچے
دبا رہا ہوں۔ آپ اشیرباد کریں۔ کہ آپ کے دئے ہوئے دان سے جو بل میرے اور
میرے سمبندھیوں کے شریر میں پیدا ہو۔ وہ پاپ کے ارپن نہ ہو۔ بلکہ دھرم کے ارپن
ہوگا۔ اوم۔ شانتی۔ شانتی۔ شانتی!!!

پرتگیا کا پھل

جو بھاگوان اس پرتگیا کے انکول اپنا جیون بنا سکتا ہے۔ وہ نہایت ہی مبارک ہے اُس کے بندھن ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور وہ موکش پد کو پراپت ہو جاتا ہے (پرشن) پرارتھنا کا اوتر کتنی دیر بعد ملتا ہے؟ (اوتر) یہہ پرماتما کے آدھین ہے جب وہ مناسب خیال کرتے ہیں۔ تب ہی سویکار کرتے ہیں۔ اور ہر حالت میں ہماری بہتری مدنظر رکھی جاتی ہے۔ وہ جسطرح چاہیں۔ ہم کو پوتر کریں۔ خواہ دُکھ دیکر یا سکھ دے کر جتنی زیادہ انسان کی آتما ملین ہوتی ہے۔ اُتنا ہی زیادہ اُس کو پوتر بنانے کے لئے کشٹ دیا جاتا ہے اور جتنی کم ملین ہوتی ہے۔ اتنا ہی دُکھ بھی کم ہوتا ہے۔ اس لئے پرارتھنا کرنے والے کو کبھی یہ خیال نہیں کرنا چاہیے۔ کہ مجھ کو پرارتھنا کرتے ہوئے بھی کیوں دُکھ کی حالت میں ڈالدیا گیا۔ بلکہ اس کو اس امر کا وشواس ہونا چاہیئے۔ کہ دُکھ ہی اس کی پرارتھنا کے سویکار ہونے کا سادھن ہے۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ انسان خاص مصائب کو اپنے راستہ سے ہٹانے کے لئے ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے۔ مگر مصائب زیادہ مقدار میں اُس کے سدراہ ہوتی ہیں۔ انسان گھبرا کر پکار اُٹھتا ہے کہ پرماتما نے میری پرارتھنا کو سویکار نہیں کیا۔ نہیں یہ اس کی اگیانتا ہے۔ پرماتما اس کی نسبت زیادہ دانا ہیں۔ ماتا بالک کا پورن ہت چاہتی ہے۔ اور اگر اپنی سنتان کو تکلیف میں ڈالتی ہے۔ تو اس میں بھی کوئی راز ہے۔ جس سے صرف ہماری بہتری مدنظر رکھی گئی ہے۔ بس اسیطرح ہر ایک اپاسک کو خیال کرنا چاہیئے

کہ وہ پرماتما سب کے مالک ہوتے ہوئے سب کا بھلا چاہتے ہوئے کسی کو نراش نہیں کرتے اپاسک کا فرض ہے کہ وہ ہر ایک دکھ کو نہایت صبر سے برداشت کرے اور ہر ایک اوستھا میں اس کا شکریہ ادا کرتا رہے۔ ہر ایک پدارتھ کے لئے جو آپ کو دیا گیا ہے اور دیا جا رہا ہے۔ شکر گزار بنو۔ اور جس کا روم روم شکر گزاری سے بھرپور ہے وہی پرماتما کا پیارا ہے۔ اس لئے میرے عزیز میں آپ سے بھی پرارتھن کرونگا کہ آپ ایشور پوجا کے لئے ابھی سے تیار ہو جاؤ۔ کبھی بھی اور کسی حالت میں بھی پوجا سے منہ نہ موڑو۔ پوجا کو سب سے ضروری فرض سمجھو۔ سب کام چھوڑ کر اس ابھیاس میں لگو۔ جتنا ہو سکے۔ اس ابھیاس کو بڑھاتے جاؤ۔ جتنا زیادہ ابھیاس کرو گے اتنا ہی جلدی دھرم کی چوٹی پر پہنچو گے۔ اتنا ہی زیادہ آپ پوتر بنو گے۔ پرارتھنا کا پھل بیان کرنے میں ہم اسمرتھ ہیں۔ ہاں اس پھل کو آپ ہی انوبھو کرو گے۔ وشواس رکھو آپ کا جیون سپھل ہوگا۔ ایشور آپ کے ہردے کو پورن کرینگے

ویدپاٹھ

وید بھگوان کا نتیہ پاٹھ کرنا روحانی خوراک کو اکٹھا کرنا ہے۔ جس خوراک کے نہ ملنے سے آتما دربل ہوتی ہوئی اندھکار کے گہرے کنوئیں میں گر جاتی ہے۔ جس طرح نوزائیدہ بچہ کو ماتا کے دودھ کی سخت ضرورت ہے اور جس کے نہ ملنے سے وہ اکال مرتیو کو پراپت ہو جاتا ہے۔ سچ مچ اسی طرح آتما کی پرورش کے لئے بھی وید اپدیش روپی دودھ کی ضرورت ہے۔ جس کے پینے سے آتما بلوان ہوتی ہوئی اس مرت لوک سے شانتی سے گذر سکتی

ہے۔ روحانی خوراک اُن ہی کو نصیب ہوتی ہے۔ جو اپنے پوربہ جنموں کے پُن سے پتا باپ سے پرماتما کی پرسنتا کے بھاگی ہوتے ہیں۔ اس لئے جو کوئی روحانی خوراک کا خواہشمند ہے۔ اس کو پرماتما کو پرسن کرنے کے لئے ان نیموں پر عمل کرنا چاہئے۔ جن کا ذکر ہم پیچھے کر آئے ہیں۔ ماتا پرسن ہو کر ہی بالک کو دودھ پلاتی ہے جس نے اپنی ماں کو پرسن نہیں کیا وہ دودھ جیسی امرت چیز سے محروم رکھا جاتا ہے۔ اور اس کو دوسری پرکار کی خوراک دیجاتی ہے۔ بس یہی حال اس جگت پتی کا ہے۔ وہ اُس پتر کو ویدپاٹھ کا ادھیکار پردان کرتے ہیں۔ جو ہر وقت اور ہر جگہ اُن کے حکم میں رہتا ہے نہیں تو اس کی آتما کو ایسے لوگوں میں اور یونیوں میں ڈالا جاتا ہے۔ جہاں ادھکار ہی انّھکار چھایا رہتا ہے۔ اس لئے ہر ایک کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو ویدپاٹھ کا ادھکاری بناوے۔ اور ہمارا نتیجہ ہے۔ کہ اگر اس کی اچھیا اس جیون میں پوران نہیں ہوئی تو آگامی جیون میں یہ شبھ اچھیا ضروری پورن ہوگی (پرشن) وید بھگوان دنیا میں کس طرح نازل ہوئے۔ (اوتر) رشیوں کے دوارا۔ جن رشیوں کے پوربہ کرم سب جیووں سے زیادہ سریشٹ تھے۔ پرماتما نے ان ہی کو اپنے ویدروپی گیان کا ادھکار پردان کیا۔ اور اُن ہی رشیوں کے دوارا ہم تک پہنچے۔ اس لئے جو لوگ وید کو منش کرت کہتے ہیں۔ وہ بھول میں ہیں۔ پرماتما کے لئے نہایت ضروری تھا۔ کہ وہ اس ادبھت رچنا کو رچکر اپنی سنتان کو ہر ایک پدارتھ کے مناسب استعمال کا گیان بھی پردان کرتا۔ ویدوں کے ایشور کرت ہونے میں ہم آپ کو کیا بتائیں۔ جنکو

سندیہہ ہو اُن کو ویدوں کے سچے بھگت مہرشی سوامی دیانند سرستی جی کے بنائے ہوئے ستیارتھ پرکاش اور وید بھاش بھومکا کا غور سے مطالعہ کرنا چاہئے۔ اور ہمارا سچا وشواس ہے۔ کہ اگر کوئی نرپکھش ہو کر رشی کی رائے کی پڑتال کرے گا۔ تو وہ ضرور ہی سچائی کو گرہن کرے گا۔ اس لئے وشواسی ہو کر وید بانی کو ایشوریہ بانی مانو۔ اس میں وہ ستیہ گیان ہے۔ جو پرماتما نے جیو آتما کے لئے ضروری سمجھا ہے۔ اور جس کا انوشٹھان انسان کے لئے دھرم ارتھ کام اور موکش پدارتھوں کی سدھی کا دینے والا ہے۔ بھولے بھٹکے ہوئے کو سیدھا راستہ دکھا کر منزل مقصود پر پہنچاتا ہے۔ جس پرکار جہاز سمندر میں قطب نما کے بغیر ٹھیک راستہ پر چل نہیں سکتا اور چٹانوں سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جاتا ہے۔ اُسی طرح انسانی جیون ویدوں کی سکشا نہ ملنے سے پاپ روپی چٹانوں سے ٹکرا کر ادھوگتی کو پراپت ہو جاتا ہے +

ادھیاتمک ادھی بھوتک اور آدھی دیوک روگوں کی نورتی کے لئے وید روپ اوشدھی پرم پردھان ہے۔ آتما اور پرماتما کے ملاپ کا کیول ماتر سادھن ہے۔ وید بانی کے دوارا ہم پرماتما سے ستسنگ کرتے ہیں اور اُن کے ستیہ اپدیش سے لابھ اُٹھاتے ہیں۔ اس بانی کے دوارا ہم کو ایشوریہ احکام کا سچا گیان حاصل ہوتا ہے جو کچھ ان میں درج ہے۔ وہ بالکل ستیہ ہے۔ اور غلطی سے پاک ہے۔ ان کا فیصلہ اٹل ہے اور اس فیصلہ کی کہیں بھی اپیل نہیں۔ جب سادھک پورن وشواس اور شردھا سے ان کا پاٹھ کرتا ہے۔ تب ہی وہ سچی شانتی کو پراپت ہو کر جسمانی اور روحانی آزادی کا مستحق

ہوتا ہے۔ اس لئے ہر ایک کے لئے نہایت ہی ضروری ہے۔ کہ وہ ویدوں کا نت پاٹھ کرے
انسان معمولی لوگوں کے اُپدیش اور ویاکھیان سننے کے لئے دور دور تک جاتا ہے۔ روپیہ
پیسہ بھی خرچ کرتا ہے۔ جسمانی تکلیف بھی برداشت کرتا ہے۔ مگر پھر بھی سچا اُپدیش اُس کو
مشکل سے ہی پراپت ہوتا ہے۔ سچا اُپدیش اُس کو تب ہی نصیب ہوگا جب وہ ایکانت میں
ویدبانی کے ارتھوں پر وچار کرے گا۔ جب ایسا کرے گا۔ تب ہی وہ گپت خزانے کا مالک بنیگا۔
یہ وہ دھن ہے۔ جس کو کوئی چوری نہیں کر سکتا۔ بلکہ جتنا زیادہ خرچ کیا جاوے۔ اُتنا ہی
بڑھتا ہے۔ بزرگ آریہ رشیوں نے اس امولیہ دھن کی پراپتی کے لئے برہم چریہ آشرم کی
بنیاد ڈالی ہے۔ اور ہم کو بتایا ہے۔ کہ تم کبھی اس برت کو پورن شردھا سے سویکار کر کے اس
دھن کے بھاگی بنو جب تک آریہ لوگ اس برت کا پالن کرتے رہے۔ تب تک وہ جسمانی اور
روحانی سکھوں سے بھرپور رہے اور جب انہوں نے اس کا تیاگ کیا تب ہی سے ہر پرکار
کے سکھوں سے علیحدہ ہو گئے۔ وہ گنگا کے کنارے جہاں آج کل کھنڈروں کا باس ہے
کبھی رشیوں کے وید پاٹھ کے ستھان تھے۔ اُن ہی پوتر آشرموں میں رہتے ہوئے
بزرگ رشیوں نے ویدوں کے تت کو سمجھا تھا۔ ان ہی ایکانت آشرموں میں تپ اس
کرتے ہوئے ہمارے جیون کو مدھر بنانے کی کلیان دایک اوشدھی ایجاد کی تھی
جو شاستر اور اوپنشد مغربی ودوانوں کو حیران کر رہے ہیں وہ لنگوٹ بند تپسیوں کے شدھ
سنکلپوں کا نتیجہ ہیں۔ وید پاٹھ سے اُن کی بدھی نرمل ہوئی بدھی کے نرمل ہوتے ہی
پرماتما نے پرسن ہو کر اُن کو وہ گیان پردان کیا۔ جو آج تک اُن کے نام کو زندہ رکھا ہے

ہے۔ یہ ویدوں کے پاٹھ کا پھل ہے۔ اس لئے آریوں کو بھی وشواسی ہو کر اپنے بزرگوں
کے نقش قدم چل کر ایشوریہ گیان کو حاصل کرنا چاہئے۔ جب جسم کی تندرستی کے لئے
روزانہ خوراک کی ضرورت ہے۔ تو کیا آتما کی تندرستی کے لئے ہر روز وید پاٹھ کی ضرورت
نہیں؟ جس پرکار جسم خوراک کے نہ ملنے سے دُربل اور نکمّا ہو جاتا ہے۔ اس پرکار آتما
بھی وید اُپدیش روپی خوراک کے نہ ملنے سے کمزور ہو جاتی ہے۔ جب ہم کو اپنی جسمانی
ضروریات کو اکٹھا کرنے کے لئے کافی وقت مل سکتا ہے۔ تو کیا سوادھیا کے لئے ہم
کو وقت نہیں مل سکتا؟ وقت تو مل سکتا ہے۔ مگر ہم لوگ آتما کی کچھ پرواہ نہیں کرتے شاید کی
سُکھ کو آتمک سکھ پرنتو صحیح وچار رہی ہے۔ اور ہماری اگیانتا ہی ہے۔ اور اس اگیانتا کے
کارن شاید کہ سکھ بھی ہمارے لئے لابھدایک نہیں ہوتے اس لئے ضروری ہے کہ ہم
لوگ وید پاٹھ کے لئے سمئیہ مقرر کریں۔ اور اس سمئیہ کو کسی اور کام کے لئے خرچ
نہ کریں۔ اگر آپ کو زیادہ وقت نہیں ملتا۔ تو کم از کم ایک ہی منتر پر نت وچار کرو۔ اور جس
طرح چیونٹی ایک ایک دانہ اکٹھا کر کے اپنا گھر بھر لیتی ہے۔ اسی طرح آپ بھی ایک ایک منتر
کا وچار کرتے ہوئے اپنی آتما کو اس روحانی خوراک سے بھرپور کر دو۔ جب جنک جیسے
چکرورتی راجہ جس نے پرجا کا پالن پوشن نیائے آدی کرتے ہوئے وید پاٹھ کے لئے
سمئیہ نیت کر رکھا تھا۔ تو کیا ہم وید پاٹھ کے لئے سمئیہ نہیں نکال سکتے۔ جہاں
اچھا ہوتی ہے۔ وہاں اس کے پورا کرنے کا طریق بھی ہوتا ہے۔ چونکہ ہم میں ابھی
یہ اچھا پیدا ہی نہیں ہوئی۔ اس لئے سمئیہ بھی نہیں۔ سمئیہ اس وقت ملیگا۔

تب ہمارے ہردوں میں ایشوریہ بانی کے لیے سچی عزت ہوگی ابھی تک قصہ کہانیوں کے پاٹھ ہی میں سچا آنند آرہا ہے۔ کیونکہ ہم نفس پرست ہیں۔ نفس پرستی کو چھوڑ دو ناولوں کا پڑھنا خود بخود چھوٹ جائے گا۔ اور پھر دو وقت ویدوں کے مطالعہ میں لگے گا جب ویدوں کا پاٹھ کرنے لگو۔ تو شدھ ہردے سے کیول اپنی آتما کا کلیان مدنظر رکھو بحث ومباحثہ کی نیت سے مت پڑھو لوگوں کو پراجے کرنے کی بجائے اپنی نفسانی نیت کو دباؤ۔ جب گھر ہی میں گھات کرنے والے دشمن موجود ہوں تو باہر جاکر دوسروں کے ساتھ مقابلہ کرنا سخت نادانی ہے۔ اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ اپنے گھر کے گھاتیوں سے ہی پچھڑے جاتے ہیں اس لئے وہ انسان سب سے زیادہ دانا ہے جو پہلے اپنے گھر کی خبرگیری کرتا ہے۔ جو خود مشکلات میں پھنسا ہوا ہے۔ وہ دوسروں کو کب آرام دے سکتا ہے اور اگر اس وقت بھارت کے نر اور ناری آرام سے اپنی زندگی بسر نہیں کرتے تو اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ ہم کو اپنے آپ کا ہتیا رکھنے کا گیان نہیں۔ ہم نے اس راستہ پر چلنا چھوڑ دیا جس راستہ پر ہمارے بزرگ آریہ لوگ چلتے آئے ہیں۔ اور جب تک پورن شردھا سے اس وید مارگ پر قدم نہیں رکھیں گے۔ تب تک سکھ کی امید ہی نہ رکھنی چاہیے رشیوں نے وید پاٹھ کے ابھیاس کو پاپ سے بچنے کا سادھن قرار دیا ہے۔ اور ویدوں میں ہم کو جگہ بجگہ پاپ سے الگ ہونے کا اپدیش ملتا ہے۔ مثلاً یجروید میں لکھا ہے۔ ہے پرم پوتر دیو ہم سے کٹھل پاپ کو دور کیجئے ہے بھگوان میں نے جانکر یا نہ جانکر جو پاپ کیا ہے۔ اس پاپ کو دھونے والے آپ ہی ہیں۔ مجھے شدھ اور پوتر کیجئے ہا رگجیہ

میں لکھا ہے "ہے سروپاپ کے ناشک ہم کو گیان ارتھات وگیان دے کر پاپ سے رکشا کیجئے۔ ہے مہادیو آپ انتریامی سروشکتیمان اور سروگیہ ہیں۔ کرپا کر کے ہمارے پاپ کو نشٹ کیجئے۔ جس سے ہم نشپاپ ہو کر آپ کی بھگتی اور آگیا پالن میں تت پر رہیں" اتھروید میں بھی لکھا ہے "میں جوتی سروپ پرماتما کی ستتی پرارتھنا کرتا ہوں۔ وہ مجھ کو پاپ سے مکت کرے" ان اپدیشوں سے سدھ ہے کہ انسان اپنی کمزوری سے سمپنن ہوتا ہے اور بلوان ہونے کو ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ رشی لوگوں نے انسانوں کو پوتر بنانے کے لئے وید پاٹھ لازمی قرار دیا ہے۔ رشی لوگ حکم دیتے ہیں۔ کہ وید پاٹھی کو وید کا پاٹھ کرنے سے پہلے ایشور سے پرارتھنا کرنی چاہئے کہ وہ گیان سروپ اس کو وید منتروں کے ٹھیک پرکار سمجھنے کے لئے اُتم بدھی پردان کریں۔ اور جو اس پرکار پرارتھنا دوارا وید پاٹھ کرے گا۔ اس کو ضرور ہی وید کا تت سمجھ میں آویگا۔ کیونکہ ایشور اپنے بھگتوں کو ہی اپنی بانی کا رس پردان کرتے ہیں۔ جن لوگوں کے دل میں ایشور کے لئے جگہ نہیں وہ چاہے ویدوں کا پاٹھ کر جائیں۔ اُن کو وہ رس پراپت نہیں ہوگا۔ جو آتم درشی بھگتوں کو ہوتا ہے۔ جس انسان کے سوکھشم نیتر (آنکھ) بھگتی ودیا سے نہیں کھلے وہ اندھا ہے۔ اور جس پرکار اندھے منش کو پتنگوں سے لابھ نہیں ہوتا۔ اُس پرکار اس انسان کو جو بھگتی سے شونیہ ہے۔ کچھ بھی وید پاٹھ سے پراپت نہیں ہوگا۔ وید پاٹھی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ویدوں کو شدھ سنکلپ دھارن کر کے ہاتھ میں لے جن کے سنکلپ اتم ہیں۔ اُن کے یگیہ بھی سپھل ہیں۔ ویدوں کا

جتنا غور سے مطالعہ کیا جاوے اُتنا ہی لابھ کاری ہے۔ بار بار وید منتروں پر وچار کرو اور آپ کو ہر دفعہ قیمتی رتن پراپت ہوں گے۔ کبھی یہ خیال نہ کرو کہ چونکہ ہم کئی دفعہ وید پاٹھ کر چکے ہیں۔ اس لئے اب ہم کو آئندہ ان کا پاٹھ بند کر دینا چاہئے۔ نہیں نہیں ابھی آپ اگیانی ہو۔ آپ کو سمجھ رکھنا چاہئے کہ آپ نے ابھی کچھ بھی حاصل نہیں کیا۔ پرماتما کا گیان اتھاہ ہے۔ اور اس اتھاہ گیان کی پراپتی کے لئے ہر وقت گہرا غوطہ لگانے کی ضرورت ہے۔ جو کچھ اس وچار سے آپ کو پراپت ہو اس کا پورن شردھا سے انوشٹھان کرو الیشوریہ احکام کے جاننے سے کیا لابھ اگر اُن احکام کو عملی صورت نہیں دینے۔ سچائی کا گیان رکھتے ہوئے سچائی پر عمل کرو۔ کیونکہ وہ انسان نامکمل ہے جس کے گیان کے ساتھ کرم کا یوگ نہیں اور جب کرم کا یوگ ہوتا ہے۔ تب ہی زندگی مکمل ہوتی ہے۔ اور یہی رشیوں کا مت ہے۔ سوامی دیانند سرسوتی نے سنت کہا ہے کہ انسانی زندگی کبھی مکمل نہ ہوتی۔ اگر انسان کو انسان بنانے والا دھرم اس کے ساتھ نہ ہوتا اپنے شدھ وچار کو فوراً عملی صورت دینے کی کوشش کرو۔ خواہ آپ کو کتنا ہی زیادہ کشٹ بھی اُٹھانا کیوں نہ پڑے۔ ورنہ آپ آتم ہتیا کے بھاگی ہوگے۔

آریوں کا دھرم ویدک دھرم کہلاتا ہے۔ اور وہ اپنے دھرم کے اس وقت ہی سچے انویائی ہوں گے۔ جب وہ ویدوں کو سرد تھا ستیہ مانتے ہوئے اس کا وچار کرتے ہوئے اپنے جیون کو بھی ویسا بنا دیں گے۔ جیسا ویدوں میں حکم ہے۔ وید ابھیاس کرنے والے کے لئے نہایت ہی ضروری ہے۔ کہ وہ پہلے ایک وید کا شرح

سے آخیر تک پاٹھ کرے۔ اور جب اُس کو ختم کر چکے تب دوسرے وید کو ہاتھ لگاوے جو لوگ کبھی ایک وید کا اور کبھی دوسرے وید کا پاٹھ کریں گے۔ وہ ویدوں کے گیان کو نیتھارتھ طور پر پراپت نہیں ہوں گے۔ کچھ پرواہ نہیں اگر کسی کا تمام جیون صرف ایک ہی وید کے وچار میں ختم ہوا اُس کو سمرن رکھنا چاہیے۔ کہ یہ سلسلہ کبھی نہیں ٹوٹیگا۔ دوسرے جنم میں وہ دوسرے وید کو ضرور پڑھیں گے۔ زندگی کے بعد زندگی آتی ہے۔ اور سنسکار ہمارے آتما کے ساتھ برابر چمٹے رہتے ہیں۔ جو کچھ پاٹھ کرو۔ ایکاگر چت ہو کر کرو۔ خواہ تھوڑا ہی کرو۔ اور یہی پاٹھ مفید ہو گا۔ پاٹھ ہمیشہ پراتہ کال سندھیا اُپاسنا کے پشچات کرنا چاہیے۔ اور اُسی وقت ہی اُس کا مطلب صاف طور پر سمجھ میں آسکتا ہے۔ چونکہ سندھیا کرنے سے آتما پرماتما کے پریم سے بھرپور ہو چکی ہے اور انتش کرن بھی شدھ ہو چکا ہے۔ اس لیے وید پاٹھ کا اثر آتما پر بھی گہرا پڑتا ہے۔ جس پرکار مدھو مکھی پھول پر بیٹھ اُس مٹھاس کو جو پھول میں چھپا ہوا ہے چوس لیتی ہے۔ اسیطرح ویدوں کے مطالعہ کرنیوالے ودیارتھی کو ہونا چاہیے۔ جو کوئی وید پاٹھ مذکورہ بالا نیموں کو مدنظر رکھ کر کرے گا۔ وہی سچا لابھ اُٹھائیگا۔ پرماتما اشیرباد کریں۔ کہ اُن کی سنتان میں ان کی بانی کے لیے سچی عزت اور اٹل پریم ہو تاکہ وہ منش جیون کے اُدیش کو سمجھ کر اس کی تکمیل میں پرینت کریں ٭

آتم درشیوں کی پُستکوں کا پاٹھ

ہم اوپر بتا چکے ہیں کہ وید پاٹھ ہی آریوں کے پُورن بنانے کا سادھن ہے۔ مگر تاہم آپت پُرشوں کی بنائی ہوئی پُستکوں سے بھی ہم سب کو لابھ اُٹھانا چاہیئے۔ جو لوگ بدقسمتی سے ویدوں سے لابھ نہیں اُٹھا سکتے۔ اُن کو آریہ ودوانوں کے وچار ہی سے لابھ اُٹھانا چاہیئے۔ آریہ ودوانوں کے لیکھ بہت حد تک سچائی سے بھرپور ہیں اور ویدوں کی آگیا کو خاص حد تک پرگٹ کرتے ہیں۔ اس لیئے جو لوگ ان پُستکوں کا پاٹھ کرتے ہیں وہ ویدک دھرم کے نزدیک آ رہے ہیں۔ آریہ ودوانوں نے آریہ جاتی پر اپنے لیکھ دوارا بہت بھاری احسان کیا ہے اور اس لیئے ہم کو اُن کے گیان سے ضرور ہی لابھ اُٹھانا چاہیئے۔ سچ مچ وہ لوگ جو سچائی کا پرچار کرتے ہیں جن کے لیکھ نفسانیت سے پاک ہیں۔ وہ منش ماتر کے سچے دوست ہیں۔ اور ہم سب کے دھنیواد کے یوگیہ ہیں۔ یہ آریہ ودوانوں کے لیکھ کا ہی پھل ہے۔ کہ ویدک دھرم کی روشنی دور دور تک پھیل رہی ہے۔ اور بھولے بھٹکے ہوئے لوگوں کو تاریکی سے نکال کر پرکاش میں لا رہی ہے۔ آریہ لوگوں کا فرض ہے۔ کہ وہ سب سے پہلے اُن ہی پُستکوں کا پاٹھ کریں۔ جو آتم گیان سے سمبندھ رکھتی ہیں۔ کیونکہ آتم گیان کے بغیر اور سب پرکار کا گیان سکھدائی ہونے کی بجائے ہانی پہنچاتا ہے۔ اس لیئے مختلف کتابوں کا مطالعہ کرنے سے پہلے اپنے سے زیادہ قابل پُرشوں کی صلاح لو اور جن پُستکوں کے پاٹھ کا وہ لوگ آپ کو حکم دیں۔ اُن کو خریدو اور اُن سے لابھ اُٹھاؤ۔ جب سمیہ آپ نے

وید پاٹھ کے لئے نیت کر رکھا ہے اس سمے ان پستکوں کو مت پڑھو کیونکہ ایسا کرنے سے آپ کا برت ٹوٹ جاوے گا۔ ہاں ان کتابوں کے پاٹھ کے لئے اور کوئی سمے نکالو اگر آپ کوشش کروگے تو آپ کو ضرور ہی سمے مل جاویگا + جو سمے آپ ادھر ادھر گھومنے اور بیہودہ باتوں کے کہنے سُننے میں لگاتے ہو۔ اُس سمے کو ان کتابوں کے پاٹھ کے لئے وقف کر دو۔ اور اس سے آپ کو دو چند لابھ پہنچیگا۔ ایک تو آپ پاپ سے بچو گے اور دوسرے آپ کا گیان بڑھیگا۔ جو کتاب ہاتھ میں لو اُس کو شروع سے آخر تک پاٹھ کرو۔ اور جب تک وہ کتاب ختم نہ ہو جاوے۔ دوسری کتاب کو ہاتھ مت لگاؤ۔ ایسا کرنے سے آپ کو لابھ ہوگا ورنہ اگر آپ ایک ہی وقت میں مختلف پستکوں کے پاٹھ کی نیت رکھو گے۔ تو آپ کا وقت ضائع ہوگا اور جس پرکار تھرتھرا لٹو زمین پر نہیں ٹھیر سکتا۔ اسی طرح آپ کا من بھی گیان روپی بھومی پر نہیں ٹھیرے گا۔ آریہ ودوانوں کی پستکوں سے لابھ اُٹھاتے ہوئے ہمیشہ اس بات کو سمرن رکھو کہ اُن کے لیکھ غلطی سے مبرا نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ آخر وہ انسانوں سے لکھی گئی ہیں اور انسان سے غلطی ہونا ممکن ہے۔ اگر آپ ایسا نہیں کروگے۔ تو وقت آئیگا۔ کہ آپ ہندوؤں کی طرح ویدوں کو جواب دے کر منشوں کی بنائی پستکوں کو الہامی ماننے لگ جاؤ گے اور یہ آریہ جاتی کی گراوٹ کا کارن بنے گا۔ جو کچھ ان [illegible] میں پڑھو۔ ان کو ویدوں کی تعلیم سے مقابلہ کرو۔ کیونکہ وید ایشوریہ کلام ہیں۔ اُن میں غلطی کی گنجائش نہیں اگر اُن کے لیکھ ویدوں کی آشا کے انکول ہوں تو اُن کو گرہن کرو۔ اور عمل میں لاؤ۔ ہاں اگر آپ ویدوں کی تعلیم کے ساتھ مقابلہ کرنے میں اپنے آپ کو ناقابل پاتے ہو تو وید پاٹھی آریوں سے مشورہ لو۔ اگر یہ کبھی

نہیں کر سکتے تو کم از کم مہارشی سوامی دیانند سوستی جی مہاراج کے لیکھوں کے ساتھ مقابلہ کرو
اور ہمارا سچا وشواس ہے کہ آپ ضرور ہی ٹھیک راستہ پر آجاؤ گے - آریہ لوگوں کا فروحات
میں کئی ایک امورات میں اختلاف ہے - اس کا کارن صرف یہی ہے - کہ آریہ لوگوں نے ابھی
وید پاٹھ کے لیے سچا برت دھارن نہیں کیا - ورنہ اختلاف کا ہونا ممکن نہ تھا - مثلاً گھان
پان کے متعلق بھنپتی میں جیو کے ہونے کے متعلق مکتی اور نیوگ کے بارہ میں وغیرہ وغیرہ
آریہ لوگوں نے اپنے اپنے خیالات کی پشٹی میں ان امورات کے متعلق مختلف دلایل دی
ہیں - آپ کا فرض ہے کہ دونوں پرکار کے ودوانوں کی یکتی کو ویدوں کے ساتھ مقابلہ کریں
اور وید جس کے حق میں فیصلہ دیں - اُسی کو سویکار کریں - اس کسوٹی کے دوارا غیر مذاہب
کے ودوانوں کے لیکھوں کا بھی فیصلہ کرو - وشواس رکھو - ویدک دھرم سب سے پوتر دھرم
ہے - ہاں یہ وہ دھرم ہے - جس کو پرماتما نے سرشٹی کے آرنبھ میں اپنی سنتان کو پردان
کیا ہے - اس لیے جب کبھی آپ کو غیر مذاہب کی کتابوں کے پاٹھ کا موقع ملے - تو آپ اُس
زہر سے خبردار ہو جاؤ جو اُن پستکوں کے لکھنے والوں نے آپ کے دھرم کے برخلاف اپنی
کتابوں میں ڈال رکھا ہے - لوگ پیچیدہ دلایل سے ویدک دھرم پر نیش زنی کر رہے ہیں
کیونکہ ویدک دھرم اُن کو نفسانیت سے الگ کرنا چاہتا ہے - چونکہ لوگ نفس پرستی کو سچا
سکھ مان رہے ہیں - نفس پرستی میں ہی اُن کو آنند دکھائی دے رہا ہے - اس لیے وہ
اپنی اندریوں کے سواد کے لئے ویدک دھرم کو کلنکت کرنا چاہتے ہیں - اور اُن لوگوں
نے جہاں اپنی پستکوں میں سچائی کا بھی پرچار کیا ہے - وہاں ساتھ ہی اپنشور یہ دھرم کے

برخلاف زہر اُگلا ہے۔ سیدھے سادھے لوگ اُس زہر کو معلوم نہیں کر سکتے۔ اور اپنی نا
قابلیت کیوجہ سے اس زہر سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ آریہ لوگوں کو سمجھ رکھنا چاہیے
کہ رشی کا بتایا ہوا دھرم ہی سچا دھرم ہے۔ اور جو کچھ سچائی ویدک دھرم میں پائی جاتی ہے
اس کا عشر عشیر بھی غیر مذاہب کی کتابوں میں نہیں ملتا۔ اس لئے بجائے اس کے کہ ہم
دیگر مذاہب کی کتابوں کا پاٹھ کریں۔ ہم کو ویدک دھرم سمبندھی کتابوں کا ہی مطالعہ کرنا
چاہیے اور اس میں ہماری سلامتی ہے۔ ہاں وہ آریہ لوگ جو دیگر مذاہب کے لوگوں سے
بحث مباحثہ کر کے اُن کو سیدھے راستے پر لانا چاہتے ہیں۔ اُن کے لئے ضروری ہے کہ
وہ دیگر مذاہب کی کتابوں کی چھان بین کریں تاکہ وہ اُن نقصوں کو عام میں پرگٹ کر
سکیں۔ جو اُن مذاہب میں پائے جاتے ہیں بحث مباحثہ کرنیوالے لوگوں کو تہ بانی نہیں
پہنچا سکتیں۔ کیونکہ اُن کی قابلیت معمولی لوگوں کی قابلیت سے بہت ہی بڑھ کر ہے دیگر
مذاہب کے ساتھ بحث کرنیوالے وہ لوگ ہوا کرتے ہیں۔ جن کو پہلے اپنے دھرم کا بہت
کچھ گیان ہوتا ہے۔ اس لئے ہم نہایت زور سے اپنے آریہ بھائیوں کی خدمت میں نویدن
کرتے ہیں۔ کہ وہ ہماری رائے کو اس بارے میں وزن کریں۔ مصنف کتاب ہذا نے
بھی آریوں کے روزانہ پاٹھ کے لئے مفید گٹکوں کا سلسلہ پرگٹ کیا ہے۔ اور آریوں کا
یہی فرض ہے کہ وہ اُن پاکیزہ خیالات سے ضرور لابھ اُٹھاویں علاوہ ازیں میں آریوں سے
عرض کرتا ہوں کہ ہم سب کے لئے سوامی جی مہاراج کی پُستکوں کا ہی مطالعہ کرنا ضروری
ہے کیونکہ ان کتابوں میں دھرم ارتھ کام اور موکش پدارتھوں کی سدھی کا گیان ہے۔

دھرماتما آریوں کی سنگتی

ہم آپ کی سیوا میں عرض کر چکے ہیں۔ کہ دھرم سمبندھی امورات میں صرف آتم درشی لوگوں سے ہی مشورہ لینا چاہیئے۔ نہ کہ اُن لوگوں سے جو دھرم کا لباس اوڑھ کر لوگوں کو بھرم جال میں ڈالکر اُن کے سکھ بھوگوں کو مکر اور فریب سے چھین اپنے پیٹ میں ڈالنا چاہتے ہیں بھارت درش بھروپئے لوگوں سے بھرپور ہے۔ جن کا صرف یہی دھرم ہے کہ وہ لوگوں کو اُلٹا گیان سکھا کر اپنا پیٹ پالن کریں۔ اس وقت جو گھور اندھکار بھارت ورش میں چھا رہا ہے۔ اس کا کارن صرف یہی ہے۔ کہ اندھا اندھوں کو راستہ دکھا رہا ہے۔ اور دونوں گھڑے میں گر رہے ہیں۔ صدیوں سے اس دیش میں ویدوں کا پرچار بند ہے۔ آشرم کا سلسلہ ٹوٹ چکا ہے۔ دھرم کی پیاس لوگوں کو دیاکل کر رہی ہے۔ مگر سچے سنیاسی نایاب ہیں جو لوگوں کو سچا اُپدیش پردان کریں۔ اُنیسویں صدی میں ہم کو صرف ایک ہی سچے سنیاسی کا درشن نصیب ہوا جس نے ہم کو بناوٹی گوروؤں کے چرنوں سے ہٹا کر ایک پر برہم کا شش ہونا سکھایا اور ہمیں روحانی آزادی پردان کی۔ مہرشی گورو ڈم کا سخت مخالف تھا۔ اور اس کو بھارت ورش کی گراوٹ کا سب سے بڑا بھاری کارن مانتا تھا۔ رشی کی صداقت کا یہی ثبوت ہے۔ کہ رشی نے جہاں لوگوں کے ہردوں میں یگیوپویت کے لئے سچی شردھا پیدا کی وہاں رشی نے اپنے ہاتھ سے کسی کو یگیوپویت نہیں پہنایا۔ تاکہ جہالت میں پھنسے ہوئے لوگ رشی کی سمادھ کو پرستشگاہ نہ بنائیں۔ الغرض دفعہ لاہور آریہ سماج کے ممبروں نے

رشی کو اپنی سماج کا پیٹرن (مربی) بنانا چاہا مگر رشی کا جواب یہ تھا کہ اگر مجھے آریہ سماج کا سرپرست بناتے ہو تو پرماتما کا کیا ادھیکار رہے گا۔ سچ مچ رشی کوئی نیا دھرم پرچار کرنے نہیں آیا تھا۔ وہ ویدوں کا انویائی تھا اور ویدوکت سکشا کو اپنا اور سب کا رہنما اور منواتا تھا۔ اگر موجودہ نفس پرستوں کی طرح رشی بھی چاہتا تو اپنے لیے ایک بڑی بھاری گدی بنا لیتا جس کے ہزاروں لاکھوں سیوک ہوتے۔ رشی کو سچ مچ ایک بڑے راجہ کی طرف سے گدی پیش کی گئی تاکہ وہ اپنے آپ کو اس گدی کا مہنت بنائے مگر رشی بناوٹی گدیوں کو توڑنے آیا تھا۔ وہ لوگوں کو صرف اس گدی کا سیوک بنانے آیا تھا جس کا وہ خود سیوک تھا۔ اور جس گدی کے سیوک ہمارے لیے گرجیبنی پربنت سب رشی تھے۔ اور وہ وہ گدی تھی۔ جس پر پرماتما براجمان ہیں۔ اس لیے رشی کا آریوں کے لیے یہی سندیسہ ہے کہ سب لوگ پرماتما اور اس کی دیدبانی کو سویکار کریں ویدوں میں لکھے ہوئے دھرم کو مانیں اور منوائیں رشی آریہ جاتی کا سچا ہتیشی تھا۔ وہ جانتا تھا کہ موجودہ زمانہ میں ویدوں کے سمجھنے والا کوئی بھی نہیں۔ اور نہ جن لوگوں نے ویدوں کی ٹیکا کی ہے وہ اتنی لغو ہے۔ کہ کوئی بھی سمجھ دار انسان ویدوں کو کلام آلہی کا درجہ دینے کو تیار نہیں اس لیے رشی نے پورانے رشیوں کے باندھے ہوئے نیموں کے ادنسار ویدوں کا سچا بھاشیہ کیا تاکہ سب لوگ ست اور است کا مقابلہ کر کے ست کو گرہن کریں۔ اور است کا تیاگ کریں۔ اس لیے آریوں کا پرم دھرم ہے۔ کہ رشی کی ہدایت کے انکول اپنا جیون بناتے ہوئے دھارمک آریوں کی ہی سنگت میں رہیں۔ اور بھول کر بھی اُن لوگوں کا دامن

بگڑیں جن کے جیون میں ویدک تعلیم اور آچرن کا نام و نشان نہیں +

ناستک لوگ خواہ کتنے ہی عالم اور فاضل کیوں نہ ہوں - وہ آریوں کی سنگت کے لوگ نہیں - آریوں کی سنگت صرف آریوں ہی سے ہونی چاہیے۔ اور تب ہی وہ ویدک دھرم میں درڑھ رہ سکیں گے - آریوں کے ساتھ میل ملاپ رکھتے ہوئے ہم کو اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے - بلکہ ہم سب کو ایک دوسرے کے جیون شودھن کے لئے ایکدوسرے سے مشورہ لینا چاہیے - اور جو نقص ہم کو اپنے جیون میں معلوم ہوں - اُن کو دور کرنے کے لئے ٹھیک صلاح کی پیروی کرنی چاہیے - جب کبھی آپ آریوں سے ملو تو پہلا پرشن اُن سے یہی کرو - کہ آپ کا جیون کس پرکار ویتیت ہوتا ہے - کیا آپ روزانہ سندھیا کرتے ہو یا نہیں - ویدک دھرم کے گیان سے آپ نے کہاں تک واقفیت حاصل کی ہے - وغیرہ وغیرہ صرف اس پرکار کے پرشن ہم سب کے لئے کارآمد ہو سکتے ہیں - اور ایک دوسرے کو اونچا لیجانے ہیں - جب آریہ لوگ اس پرکار کے پرشنوں کی عزت کریں گے - تب ہی اُن کا کلیان ہوگا - تب ہی وہ دھرم کے پیارے کہلائیں گے - وشواس رکھو کہ جن کی آتما میں دھرم کا باس ہوتا ہے - اُن کی بانی میں سے میل ملاپ کے سمیہ دھرم سمبندھی الفاظ ہی نکلا کرتے ہیں - مگر افسوس آریہ سنتان اس وقت اتنا گر گئی ہے - کہ اگر کوئی انسان ہم سے یہ پرشن کرتا ہے - کہ تم روزانہ سندھیا کرتے ہو؟ تو ہم اُس کی نیت کو نہ سمجھتے ہوئے اُس پر دمبھ کا دوش لگانے کو تیار ہو جاتے ہیں - اور سمجھتے ہیں - کہ یہ انسان ہم سے یہ پرشن صرف اس لئے پوچھ رہا ہے - کہ وہ اپنے آپ کو سندھیا کرنے والا جتلا رہا ہے - یہی وجہ ہے

کہ آریہ لوگ اس وقت ایسے پرشنوں سے گریز کرتے ہیں کیونکہ ایسے پرشن کرنا ہتک خیال کیا جا رہا ہے ہاہا دھرم سمبندھی باتوں کو جن پر آتما کا نربھر ہے نظر انداز کر کے صرف ٹھٹھہ مخول کو ہی پسند کیا جا رہا ہے۔ اور نفسانیت سے بھرے ہوئے شبد ہمارے منہ سے نکل رہے ہیں۔ جو ہمارا کلیان کرنے کی بجائے آتما کی ہانی پہنچا رہے ہیں۔ وشواس رکھو کہ یہ بانی کا ناجائز استعمال ہے۔ اور بانی کے دوش یکت ہونے سے پرماتما ناراض ہوتے ہیں۔ جو ہر ایک کو ہر جگہ اور ہر وقت سُن رہے ہیں۔ انسان چونکہ پرماتما کو دور ہی دور خیال کر رہا ہے۔ اور اُس کے نیائے کا چنتن نہیں کرتا۔ اس لئے وہ اس بانی کو پاپ سے بھی نہیں ہٹاتا۔ ہم اکثر دیکھتے ہیں۔ کہ جب کوئی شخص ہم سے بات چیت کرتا ہے۔ ہم اس کی ہر جگہ ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔ خواہ اُس کا کتھن دھرم سے کتنا ہی دور کیوں نہ ہو ہمارا یہ رویہ گندم نما جو فروشوں کا ہے۔ اور ہم دھرم کو دوستی پر قربان کر رہے ہیں۔ اس لیے آریوں کو جنہوں نے ویدک دھرم میں دیکشت ہوتے ہی دھرم پر آچرن رکھنے کا پرن دھارن کیا ہے۔ سمرن رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ ویدک دھرم کے سچے سنتتی نہیں۔ وہ پرماتما کے اُپاسک نہیں بلکہ فانی انسانوں کے اُپاسک ہیں۔ اور جو لوگ دھرم پر درڑھ رہنا چاہتے ہیں۔ اُن کو صرف پرماتما ہی کو پرسن کرنا چاہیئے۔ جو ہر جگہ ہمارا ساتھ دیتے ہیں۔ جب رشی سوامی دیانند سوامی جی کو بڑے بڑے مہاراجوں کی طرف سے یہ سندیسہ دیا گیا۔ کہ ہم آپ سے اُس وقت پرسن ہونگے۔ جب آپ مورتی پوجا کا کھنڈن چھوڑ دو گے تو رشی کا صرف یہی جواب تھا کہ میں صرف پرماتما کو ہی پرسن کرنے آیا ہوں۔ اور اُسی کی وید بانی کا سندیسہ سنانے

آیا ہوں مجھے ونیادی مہاراجوں کی جو پرماتما کے سامنے بھکشک کے سمان ہیں کچھ بھی پرواہ نہیں۔ بس ہم سب کو رشی کے پوتر جیون سے سبق سیکھتے ہوئے صرف دھرم کا ہی مان کرنا چاہیے۔ دوست رشتہ دار خواہ ناراض ہو جائیں۔ خواہ ہمارے ساتھ رہیں یا ہمارا ساتھ چھوڑ جائیں۔ ہم کو اُن کے پرسن کرنے کے لیے دھرم سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے۔ اور جو ایسا کریں گے۔ وہی اپنی آتما میں بل حاصل کریں گے۔ اور وہی اس مرت لوک سے سرخرو ہو کر جائیں گے۔ جب کبھی ہم کو ایسے سچے آریوں سے میل ہو تو ہم کو پرماتما کا دھنیواد کرنا چاہیے۔ کیونکہ ایسے ہی آپت پرشوں کی شانت مورتی انسان کو دھارمک بنانے میں سہایک ہوتی ہے۔ ایسے ہی مہاتماؤں کا پوتر جیون گرتے ہوئے کو بچاتا ہے انسان کو بہت سے لوگوں سے میل ملاپ رکھنے کی بجائے صرف محدود سے چند دھارمک لوگوں سے ہی میل ملاپ رکھنا چاہیے۔ اور وہ بھی اُن لوگوں سے جو سداچاری ہیں یا جنہوں نے دھرم کی رکشا میں دُکھ پر دُکھ سہن کئے ہیں۔ اور اس میں ہمارا سچا دھرم ہے دھرم کے راستہ میں اُن کا تکالیف سہن کرنا ہمارے جیون کو پوتر بنانے والا ہے اور ہم کو دھرم پتھ میں درڑھ کرنے والا ہے۔

اس بات کو بھی سمرن رکھو کہ ہمارا جیون ہر وقت اور ہر جگہ دوسرے لوگوں سے پرکھا جا رہا ہے۔ اور چونکہ ہم کو ہمارے دوش دوش پرتیت نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے دوشوں سے مُکت بھی نہیں ہو سکتے۔ اس لیے دوشوں سے مُکت ہونے کے لیے دھارمک لوگوں سے ملو اور اُن سے اپنے دوش دریافت کرکے اُن کے

دور کرنے کا یتن کرو اپنے دوشوں کو سُن کر جامہ سے باہر نہ ہو جاؤ بلکہ نہایت شانتی اور پرسنتا سے اپنی نسبت اُن کے فیصلہ کو سنو۔ دھارمک لوگوں میں سب کے لئے پریم ہے وہ سب کے سچے متر ہیں۔ وہ سب کو پاپ کی گہری غار سے نکالکر سلامتی کے مارگ پر چلانا چاہتے ہیں۔ کوشش کرو کہ آپ کے دوش آپ ہی کو معلوم ہو جائیں۔ اور یہ اُس وقت ہوگا جب آپ ایکانت سیون کے عادی بنوگے۔ ایکانت میں جا کر ہی آپ کے سامنے آپ کے جیون کا اصلی نقشہ کھلیگا۔ اور وہاں ہی آپ کو ان دوشوں سے مکت ہونے کا سچا اُپائے معلوم ہوگا۔ اور ان کے مٹانے کا بل پراپت ہوگا۔ دھرم صرف دھناڈھیہ لوگوں کے لئے ہی مخصوص نہیں۔ صرف اُن ہی کی میراث نہیں بلکہ نردھنوں کا بھی حق ہے کہ وہ دھرم کو اکٹھا کریں اور یہ بہت حد تک سچ ہے کہ مفلس لوگوں میں ہی دھرم کے نشانات نمایاں طور پر پرگٹ ہوتے ہیں اس لئے کوشش کرو کہ ایسے ہی لوگ آپ کی سنگت میں رہیں اور وہی لوگ آپ کے جیون کو پلٹنے میں سہائی ہوں گے۔ دُنیا میں جتنے لوگ دھرم پتھ پر بڑھے ہیں۔ وہ سب اس شرینی میں سے تھے۔ اُن کا دامن کھوٹوں سے خالی تھا۔ اور جو لوگ ایسے دھرم پرایَن لوگوں سے نفرت کرتے ہیں۔ وہ اپنے راستہ میں کانٹے بوتے ہیں اور اپنے آپ کے دشمن ہیں۔ علاوہ ازیں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ وِدوانوں کی نسبت تھوڑا گیان رکھنے والے لوگ دھرم میں زیادہ درڑھ ہوتے ہیں۔ دھرم کے لئے جو قربانی یہ لوگ کر سکتے ہیں۔ وہ وِدوانوں سے ہو نہیں سکتی۔ اس لئے اپنی سنگت ڈھونڈھنے کے وقت صرف دھرم کا ہی خیال رکھو۔ وِدیا اور دھن کو دھرم کے مقابلہ

ہیں ہیچ سمجھو۔ دھرم کے ہر وقت متلاشی رہو۔ دھرم کے سکھانے کی بجائے اُن سے دھرم سکشا حاصل کرو جو لوگ صرف دوسروں کو سکھانا ہی چاہتے ہیں۔ وہ اپنے لیئے کچھ بھی نہیں سیکھ سکتے۔ دیکھو گورو دتاترے کا جیون ہم کو کیا سکھاتا ہے باوجود دھرم پرائین ہونے کے وہ ہر جگہ سے سکشا لیتے تھے نہ صرف لوگوں سے بلکہ جڑھ جگت سے بھی سکشا حاصل کرتے تھے۔ ہم سب کو ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ اور رشی سوامی دیانند جی کی بھی آریوں کے لئے یہی سکشا ہے۔ کہ وہ نمر ہو کر دھارمک لوگوں سے سبق سیکھیں۔ خواہ وہ لوگ علمیت میں اُن سے کتنے ہی کم کیوں نہ ہوں۔ دوسروں کا جیون شودھنے کی بجائے اپنے جیون شدھ کرنے کا یتن کرو۔ یاد رکھو جو خالی ہے۔ وہ بھرپور کیا جاویگا۔ اور جو بھرپور ہے وہ خالی کیا جائیگا۔ بس ہم کو باوجود گیان وان ہونے کے اپنے آپ کو خالی سمجھنا چاہیئے۔ پرماتما کے راجیہ میں ایک دوسرے سے بڑھکر ہے۔ یہاں کسی کو دم مارنے کی گنجائش نہیں اور جو ابھیمان کرتا ہے۔ وہ کچلا جاتا ہے۔ اپنے پُن کرموں کا کبھی چنتن نہ کرو۔ اور نہ ہی بھول کر کسی کے سامنے ذکر کرو۔ کیونکہ ایسا کرنا انسانی گراوٹ کا کارن ہوتا ہے۔ عام لوگوں کے سامنے اپنے پُن کرموں کے ذکر سے آپ کو کچھ بھی لابھ نہیں ہوگا۔ جگت آرسی (شیشہ) ہے۔ جیسا آپ کر رہے ہو وہ سب کو دکھلائی دے رہا ہے۔ اور جیسا اور لوگ کر رہے ہیں۔ وہ آپ کو بھی پرتیت ہو رہا ہے۔ بس اس میں ہمارا کلیان ہے۔ کہ ہم ہر وقت اپنے آپ کو خالی سمجھتے ہوئے بھرپور کرنیکی کوشش کریں۔ اور جو لوگ اس سکشا کو گرہن کریں گے۔ وہی دھرم کی اونچی چوٹی پر قدم رکھینگے

وہ انسان جس نے ابھی ویدک دھرم میں پرویش کیا ہے۔ جس کو ویدک دھرم کی
فضیلت کا ابھی گیان نہیں۔ اور جس پر ابھی پورانے سنسکاروں کا رنگ چڑھا ہوا ہے
اُس کو اپنی سنگت اُن لوگوں سے کرنی چاہیئے۔ جو دھرم گیان اور سوکرموں میں بڑھے
ہوئے ہیں۔ اگر وہ ایسا نہیں کریگا۔ تو دھرم میں اُس کی رفتار مدھم پڑ جاوے گی اور
ممکن ہے کہ وہ دھرم سے پرے پھینکا جاوے۔ ناستک آتم گیانی۔ بدچلن۔ کاہل الوجود
لوگوں سے بچنا چاہیئے۔ جس طرح برسات کے موسم میں جبکہ گلی کوچوں میں کیچڑ ہوتا
ہے۔ راستہ چلنے والے کو نہایت ہوشیاری سے چلنا چاہیئے۔ تاکہ اس کی سفید
پوشاک پر کیچڑ کا دھبہ نہ لگ جاوے۔ اسی طرح ہر ایک آریہ کا فرض ہے۔ کہ وہ نہایت
ہوشیاری سے ایسے لوگوں سے پرے رہیں۔ تاکہ اُن کے پوتر آچرن پر بدنما داغ نہ لگے
وہ انسان جو ویدک دھرم کو سویکار کرنے سے پہلے ایسے لوگوں کی صحبت میں پھنس چکا ہے
اُس کے لیے نہایت ضروری ہے کہ وہ دھیرے دھیرے اُن سے دور رہنے کی کوشش
کرے اُن کے ساتھ نہایت نرمی سے پیش آوے۔ ایسا کرنے سے اس کو یہ لابھ ہوگا۔ کہ
ایک تو وہ لوگ جو اگیان سے پاپ میں پھنسے ہوئے ہیں اُس کے دشمن نہیں بنیں گے
اور وقت پر کارآمد ہوں گے۔ دوسرے اُنکے پاپ کا سایہ بھی اُس پر نہیں پڑیگا اور
ممکن ہے کہ اُسکے شدھ آچرن کی بدولت وہ بھی اُس کے دھرم کے ساتھی بنیں۔ اگر
آپ یکایک اُن سے الگ ہو جاؤ گے۔ تو نہ صرف وہ آپ پر طرح طرح کے دوش لگائیں
گے۔ بلکہ آپ کے وجود سے بھی اُن کو کوئی لابھ نہیں پہنچیگا۔ آریہ سمجھ سے ویدک دھرم

ہیں اس لئے قدم رکھا ہے کہ جہاں وہ اپنے آپ کو پوتر بنا وے وہاں ساتھ ہی بھولے
بھٹکے ہوئے لوگوں کو بھی دھرم پنتھ پر لاوے۔ جو انسان اپنے آپ کو دوسروں سے پوتر
جانتا ہوا اُن کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ وہ اپنے دھرم میں باد ہاد الٹا ہے وہ
اس اصول کا اپنے عمل سے کھنڈن کر رہا ہے کہ آریوں کو کیول اپنی ہی انتی سے
سنتشٹ رہنا نہیں چاہئیے۔ بلکہ مِتش ماتر کی اُنتی میں اپنی اونتی سمجھنی چاہیئے"
اس لئے سب ایک کے ساتھ نہایت مہربانی سے پیش آؤ۔ بھاگ کے اودے ہونے سے
آپ دھرم مارگ کے یاتری بنے ہو۔ ورنہ آپ کا جیون بھی تو کبھی پاپ سے سیاہ ہو رہا تھا
دُنیا میں دھارمک لوگوں کی تعداد بہت ہی تھوڑی ہے۔ اور ہم کو قدم قدم پر ایسے لوگوں
سے واسطہ پڑتا ہے۔ جو نفس پرستی کے دلدادہ ہیں۔ ایسی حالت میں آتمہ بچہ کی
اوستھا نہایت ہی نازک ہے۔ اُس کو پاپ سے الگ رہنے کے لئے ہر وقت پرماتما کے
نیائے اور دیا کا چنتن کرنا چاہیئے۔ اور جو ایسا کرے گا۔ وہ نردوش رہیگا۔ پرماتما ضرور
ہی اُس کی رکشا کرینگے۔ ہمیشہ سمرن رکھو کہ بد چلن انسان کی صحبت اُس خوفناک اگنی کے
سمان ہے۔ جس کو چھونے سے ہی تتکال ہانی پہنچتی ہے۔ اس لئے اگر کوئی اُن
کے آسیب سے کسی صورت میں بچ نہیں سکتا۔ تو اُس کو فوراً اُن سے الگ ہو کر اکیلا
ہی رہنا مناسب ہے اور اسی میں اُس کا کلیان ہے ✣

انت‌شکرن کی نرملتا

سداچاری لوگوں کی سنگتی کے علاوہ آریوں کو اپنے من کو شُبھ سنکلپ بناکر ایکاگر چیت
ہونے کی ضرورت ہے۔ تاکہ اُن کو اپنے جیون اودیش سے پوری واقفیت ہو۔ جیون اُدیش
کی سا کشتی نرمل انتہکرن ہی سے ملتی ہے۔ جن کا انتہکرن پُن کرموں سے نرمل
ہو چکا ہے۔ اُس انتہکرن سے ہی جیون کو سپھل کرنے کا اُپدیش ملتا ہے۔ اس لئے ضروری
ہے کہ ہم اپنے انتہکرن کو شُدھ بناکر اس میں غوطہ لگا ویں۔ تاکہ ہم اُن بیش قیمت رتنوں
کو پراپت ہوں جو انمول ہیں۔ شانت جل میں ہی عکس پورے طور پر دکھائی دیتا ہے بس
اسیطرح شانت انتہکرن ہی سے ہم کو اپنے نیک و بد ہونے کا گیان حاصل ہوتا ہے اور
جب یہ گیان ہوتا ہے تب ہی انسان پوترتائی کے زینہ پر قدم رکھتا ہے۔ جب پوتر ہوتا ہے۔
تب ہی اُس کو ایشور بھگتی میں سچا آنند حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے جو کوئی برہم پراپتی کی
اچھیا رکھتا ہے۔ اُس کا فرض ہے کہ وہ برہم کی تلاش سے پہلے اپنے آچرن کو درست
کرے جو لوگ یہہ کہتے ہیں۔ کہ بھگتی میں ہمارا من نہیں لگتا اس کا کارن صرف ہمارے
آچرن کا ہی دوش ہے۔ ابھی ہمارا انتہکرن نرمل نہیں ہوا انتہکرن کیسے نرمل ہو جبکہ
انسان مو منزل کی صورت میں کافروں کے کرم کرتا ہے۔ من کی سپھلتا بھی تو آچرن پر
ہی منحصر ہے۔ ڈاکہ زنی۔ چوری۔ بدمعاشی۔ کرنے والے سندھیا سے کب لابھ اٹھا
سکتے ہیں۔ اور سچ سچ ہم ویدک دھرم میں اتیاچاری لوگوں کا سموہ دیکھتے ہیں اور یہی

وجہ ہے کہ ویدک دھرم بجائے اُنت ہونے کے نیچے کیطرف جارہا ہے۔ حالانکہ بہت سے
اُپدیشک جابجا برہم ودیا کا اُپدیش کرتے پھرتے ہیں۔ لیکن بد معاشی اور مکاری بڑھ رہی
ہے۔ اندھا اندھے کو راستہ دکھا رہا ہے۔ اس لئے ہم سب کا فرض ہے۔ کہ ہم اپنے آچرن
کو درست بناویں تاکہ لوگ ہمارے آچرن کو دیکھ کر ویدک دھرم کے جھنڈے تلے آکر اپنی
آتما کو شانت کریں۔ جب شدھ آچرن سے انتہکرن نرمل ہو جاوے۔ اور من بھی ڈانواں
ڈول نہ ہو تو اُس وقت ہمارا فرض ہے کہ عام لوگوں کی سنگتی کی اچھیا کو تیاگ کر کیول اپنے
آپ ہی میں مگن ہو جاویں۔ اور من کو آتما کی سیوا میں پُورن طور سے جھکا دیں۔ من کو آتما
کا سیوک بنانے کا یہی طریق ہے۔ کہ اس کو اندریوں کی غلامی سے ہٹا لیا جاوے اور
ایشوریہ بھنوں کے وچار میں لگا دیا جاوے۔ یا کسی آتم سمبندھی وشے کے چنتن میں لگا دیا جاوے
آتم سمبندھی وشے سے مراد ایشور کے گُن کرم اور سبھاؤ کا چنتن ہے اور پرماتما نیائے اور
دیا روپی ہاتھ کا سب جگہ دیکھنا ہے اور جو ایسا ابھیاس رکھتا ہے۔ وہی روحانی خوشی
حاصل کرتا ہے۔ یہ وہ ابھیاس ہے جس کو انسان ہر حالت میں کر سکتا ہے۔ چلتا پھرتا ہوا
دنیاوی کام میں لگا ہوا بھی اپنے آپ کو اس ابھیاس میں لگا سکتا ہے اس ابھیاس کے
کرنے والے کو اگرچہ شروع شروع میں تکلیف ہوتی ہے۔ مگر جب وہ پورن شردھا اور
پریتی سے اس کو شروع کر دیتا ہے تو یہ نہایت ہی دلچسپ ہو جاتا ہے۔ اپنے من میں ہی
وچار کرنا اپنے آپ سے ہی پرشن کرنا اور آپ ہی اُن کا اتر دینا من کے تحصیل کرنے کا
سادھن ہے۔ اس ابھیاس کی مشق ہر ایک آریہ کو کرنی چاہیئے۔ جو لوگ اس پاک ابھیاس

میں لگجاتے ہیں اُن کے من کی اوستھا نہایت ہی اُچیہ ہو جاتی ہے۔ اُن کی آتما میں دھرم کی اگنی پورے زور کے ساتھ پرچنڈ ہو کر نہ صرف سادھک کو ہی پوتر بناتی ہے۔ بلکہ آس پاس کے لوگوں پر بھی اوتم اثر ڈالتی ہے بزرگ آریہ رشیوں نے اس ابھیاس کو اپنے دھرم کا انگ مانا ہے اور اس ابھیاس کی مشق کے لئے اس سمیہ کو نہایت ہی لابھدایک بتایا ہے۔ جبکہ دُنیاوی لوگ وشئوں کی مار پیٹ سے چکناچور ہو کر بستر استراحت پر لیٹ رہے ہوں۔ سچ مچ وشئی لوگوں کی رات ہی اندریہ جیت پرشوں کا دن ہے۔ وشئی لوگ جس وقت جاگتے ہیں۔ اندریہ جیت اُس وقت سوتے ہیں۔ اور جس وقت وشئی سوتے ہیں۔ اندریہ جیت جاگتے ہیں سو وشئی اور اندریہ جیت میں یہی اوستھا تمیز کراتی ہے۔ بس آریہ پرشو! رشی لوگوں کے تجربہ سے لابھ اُٹھانا آپ کا پرم دھرم ہے اور اس میں آپ کا کلیان ہے اس لئے پُن آچرن سے اپنے من کو نرمل بنانے کا ابھی سے یتن کرو۔ جبکہ آپ کے جیون کے کچھ گھنٹے باقی ہیں۔ تاکہ آپ کو پھر افسوس نہ کرنا پڑے اُٹھو خبردار ہو جاؤ۔ آپ کے سامنے بڑی کٹھن منزل ہے۔ جس کو آپ نے اکیلے ہی عبور کرنا ہے۔ اس منزل پر بہی لوگ سرخرو ہو کر گذرتے ہیں جو مذکورہ بالا ابھیاس کرتے ہوئے پرماتما سے بل حاصل کرتے ہیں

جیون پاٹھ

ہم سب کو ایکانت میں وچار کرنا چاہیئے۔ کہ ہم اس دُنیا میں کیوں بھیجے گئے ہیں کیا ہمارے جیون کا مکھ اُدیش کیول کھانا پینا عیش اڑانا اور مر جانا ہی ہے۔ یہ تو جانور بھی کر سکتے ہیں

بس اگر انسان بھی اپنے آپ کو جانوروں کی طرح بنائے تو وہ انسان کہلانے کا مستحق نہیں ہے
اُسکو سمرن رکھنا چاہیے کہ اُسکی ہستی اس دنیا میں کسی اچھے کام کے لئے ہے۔ اور جس کا
پورن کرنا اُس کا عین فرض ہے اس لئے جو کوئی اپنے ادھیکار کا گیان رکھتا ہے۔
اُس کو اپنی شکتیاں ضروریات اور تعلقات کا سمرن کرنا چاہیے۔ تاکہ اس کو انسانی فرائض کا
پتہ لگے۔ اور اُن کو ٹھیک طور پر ادا کر سکے وہ انسان جو دھرم کی زندگی بسر کر رہا ہے وہ کبھی
بھی پشیمان نہیں ہوتا۔ اور محبت سے پہلے اپنے فرائض کو ایمانداری اور نیک نیتی
سے ادا کر جاتا ہے۔ اس لئے سب کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہر ایک انسان اپنے آپ کو
اپنے جیون کے پاٹھ میں لگاوے شاریرک اور آتمک سمبندھی سکھ کیول اس ایک سادھن
پر نربھر رہ سکتے ہیں۔ سچ مچ وہ انسان جسمانی اور روحانی طور پر تندرست کہلاتا ہے۔ جو اپنی
کمزوریوں کو جانتا ہوا اُن کے دور کرنے کیلئے ایکانت واس کرتا ہوا جگت پتی سے بل حاصل
کرتا ہے۔ انسان کو سمرن رکھنا چاہیئے۔ کہ جتنا گہرا وچار وہ اپنے جیون کا کریگا۔ اُتنا ہی
زیادہ اس کو اپنی اصلیت کا پتہ لگیگا اور اُتنا ہی زیادہ وہ مُکتی کی طرف بڑھتا جائیگا۔ گُپت
پاپ یکے بعد دیگرے اُس کے سامنے آتے جائیں گے۔ اور ساتھ ہی ساتھ اُن سے بچنے
کا گیان بھی حاصل ہوتا جاویگا۔ بس جو ڈھونڈھیگا۔ وہ پائیگا۔ وہ انسان جس نے اپنے
جیون کا بھُول کر بھی چنتن نہیں کیا۔ اور جو گیان سے اپنے آپ کو مُکتی آتما مان رہا ہے وہ
کیوں کر سُکھ کی نیند سو سکتا ہے۔ اُس کے جپ تپ کیونکر پھلدائک ہو سکتے ہیں۔ یہ گیانی
لوگوں کے سُہیل ہوتے ہیں۔ جن کو اپنی آتما کا گیان ہے۔ اور جو اپنی آتما کو اچھا بنانے کا

مناسب سمیہ پر مناسب علاج کرتے ہیں +

بس جو اپنی آتما کو ساتھ ساتھ شودھتے جاتے ہیں اُن کے بگیہ بھی پُورن ہوتے ہیں وہ دوکاندار جو اپنے بہی کھاتہ کی مناسب سمیہ پر پڑتال نہیں کرتا۔ وہ جلدی ہی دیوالہ نکال دیگا۔ وہ جہاز کا کپتان جو جہاز کے سوراخ کو مناسب سمیہ پر بند کرنے کا یتن نہیں کرتا جلدی ہی اپنے ہمراہیوں سمیت ڈُوب جاوے گا۔ ٹھیک یہی حال ہم سب کا ہے اگر ہم اپنے جیون کی پڑتال نہیں کرتے تو پاپ کے حملہ سے بھی بچ نہیں سکتے۔ اور وہ جس پر پاپ کا حملہ ہر وقت ہو رہا ہے۔ اور جو ایسا بے خبر ہے۔ کہ وہ اپنے بچاؤ کی کوئی تدبیر نہیں کرتا وہ اپنے اُچیہ ادھیکار سے جلدی الگ کیا جاویگا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ انسان جتنی تیزی سے دُوسرے پُرشوں کے نُقص معلوم کر لیتا ہے اُتنی تیزی سے وہ اپنے نُقصوں کو نہیں دیکھ سکتا اس کا کارن یہ ہے۔ کہ چونکہ وہ اپنی آتما کو ہی پیار کر رہا ہے۔ اس لئے اپنے پاپ بھی اس کو بھلے معلوم ہوتے ہیں اپنی آنکھ کا شہتیر اُس کو معلوم نہیں دیتا۔ مگر دوسرے کی آنکھ کا تنکا بھی اس کو معلوم ہو جاتا ہے۔

انسان غلطی سے اپنے آپ کو دوسرے لوگوں کے جیون کے پاٹھ میں لگا رہا ہے حالانکہ اُس کے لئے اپنے جیون کا پاٹھ ہی ضروری ہے۔ کرموں کا اٹل مسئلہ اور پرماتما کا نیائے اُس کے سامنے سے لوپ ہو جاتا ہے اور یہی اُس کی گراوٹ کا کارن ہے کاش کہ ہم لوگ ہر ایک کو اُس کے کرم پھل پر چھوڑتے ہوئے کیول اپنے ہی سُدھار میں لگیں تو نسندیہ ہمارا جیون اُچیہ ہو جاوے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ اپنے کو انترمکھ

نبایا جاوے تاکہ سوکھشم سے سوکھشم پاپ جن کا ہم کو گیان تک نہیں معلوم کئے جاویں اور
اُن کو جڑ جسم سے اُکھاڑ کر باہر پھینکا جاوے اور اُن کی جگہ سنئیہ سنکلپ۔ ستیہ بھاشنا اور
ستیہ گیان سے بھر دیا جائے۔ بس جو کوئی محفوظ رہنا چاہتا ہے اُس کو اپنے دشمنوں سے
ہر وقت خبردار رہنا چاہیئے۔ اور اُن کے کچلنے کے لئے مناسب بل اور سامان اکٹھا
کرنا چاہیئے۔ اپنے دشمنوں سے وہی بچ سکتا ہے۔ جو اُنکی حرکات کی ہر وقت خبر رکھتا ہے
جس طرح سینا پتی اپنی سینا کی رکھشا اور شترو (دشمن) کے مغلوب کرنے کے لیے جگہ بجگہ
محافظ مقرر کر دیتا ہے۔ اسی طرح ہر ایک انسان کا فرض ہے کہ وہ آتم گھاتی دشمنوں
سے بچنے کے لئے ہر وقت اپنے جیون کی پڑتال کرے آتما ہی آتما کا بندھو اور آتما ہی آتما
کا شترو ہے۔ جب آتما اشیاء یا من سے الگ ہو کر پرماتما کی طرف جھکتی ہے۔ تب ہی
بہ زمل ہوتی ہے۔ اور تب ہی اسکی پرواز میں تیزی ہوتی ہے۔ مگر جب یہ اندریہ اور من
کے آدھین ہو جاتی ہے۔ تب ہی اسکے پر و بال کٹ جاتے ہیں۔ اور تب ہی اس کو
مرت لوک کی نیچ سے نیچ یونیوں میں آنا پڑتا ہے۔ جیون کے شُدھ کرنے والے کیلئے
ضروری ہے۔ کہ وہ نہایت ثابت قدمی سے اس ابھیاس کی مشق کرے اگرچہ شروع
میں یہ ابھیاس اُس کو تکلیف دہ معلوم ہوگا۔ مگر جتنا زیادہ وہ اس کی مشق کرے گا اتنا ہی
زیادہ اُس کو سہولت ہوگی اور وقت آئیگا۔ کہ جیون کا چنتن اُس کا سُبھاؤ کُن ہو جاویگا
پہلے ایک پاپ کی جڑ اُکھاڑی جانی چاہیئے اور پھر دوسرے پاپ کو دور کرنے کا یتن کیا جائے
اور جو اس سکشا پر عمل کرے گا وہ وقت پر مکمل طور پر شُدھ آتما ہو جاویگا۔ زمین میں ڈالا

جیسا بیج ایک ہی دن میں پھل نہیں لا سکتا۔ بس اسیطرح جیون کے شودھنے کا حال ہے ایک ہی دن میں انسان اپنے آپ کو مکمل نہیں بنا سکتا ہاں دھیرے دھیرے ایک ایک پاپ کی جڑھ کاٹتا ہوا وہ ضرور ہی کسی دن پوتر بنیگا۔ وہ انسان جو بیماری کی وجہ سے کمزور ہو گیا ہے اس کو طاقت ور بنانے کے لیے روگ کے دور ہونے کے بعد پشٹی کارک خوراک کی ضرورت ہے۔ اور جو ایک ہی دن میں پشٹی کارک خوراک زیادہ مقدار میں کھا جاتا ہے۔ وہ پھر روگ گرست ہو جاتا ہے۔ اسیطرح وہ انسان جو پاپ کے روگ سے تندرست ہو چکا ہے اس کو دھیرے دھیرے آتم بل کی پراپتی کرنی چاہیئے۔ اور جو ایسا کریگا وہی نہال ہوگا جیون پاٹھ کا پھل اتنا مہان ہے کہ ہم اس کو بیان کرنے میں اسمرتھ ہیں۔ ہاں صرف اتنا در شانا چاہتے ہیں کہ جسطرح اندھیرے گھر میں چراغ کی ضرورت ہے۔ اسیطرح آتما کو اوجل بنانے کے لئے اس اوشدھی کی ضرورت ہے۔ انسان جب اپنے کسی پاپ کا چھنتن کرے تو اس سے آئندہ بچنے کے لئے سچے ہردے سے پشچاتاپ کرے اور ساتھ ہی پرماتما سے پرارتھنا کرے کہ وہ جگت پتی اس کو ایسی اوستھا پردان کریں۔ کہ وہ پھر پاپ کیطرف نہ جھک سکے پرماتما کو ساکشی جانکر اپنے پاپوں کا اقرار کرو۔ اور ان سے بچنے کے لئے اس بل پتی سے بل مانگو اور آپ کو ضرور ہی دیا جاویگا۔ وہ انسان سب سے زیادہ دانا ہے جو ترت کال ہی اپنے آپ کو پاپوں سے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور جو پاپ کو اپنے اندر رہنے کا موقعہ نہیں دیتا۔ پاپ کو باہر نکالنے کے لیے دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ اور نہ ہی مناسب موقعہ کا انتظار کرنا چاہیئے۔ ہاں فوراً ہی اس سے یدھ (لڑائی) شروع کر دینی چاہیئے۔

ور اسوقت تک آرام نہیں لینا چاہیئے۔ جب تک پاپ کو کچل نہ ڈالا جاوے۔ پاٹھک ہماری ادستھا وچار نے یوگیہ ہے پرماتما کو ساکشی جانکر سچ کہو کہ کبھی آپ نے اپنے جیون کے پلٹنے کا وچار کیا ہے۔ اگر آپ کے جیون میں آریہ سماج میں شامل ہونے کے وقت سے آج تک کوئی بہتر تبدیلی واقعہ نہیں ہوئی تو سچ جانو آریہ سماج کو آپنے اوچیہ نہیں بنایا۔ آریہ سماج کو اپنے ہی اُن پتروں کا فخر ہے جو اپنے پوتر آچرن سے اسکو ہر دلعزیز بنا رہے ہیں آپ کہو گے کہ ہم اپنے جیون کے شودھنے کا گیان نہیں رکھتے ورنہ ہم ضرور ہی اس الھاہیں کی پیروی کرتے۔ ہم آپکی آسانی کے لیے مخاص نیم مقرر کر دیتے ہیں۔ اور ہمارا وشواس ہے کہ اگر آپ اُن نیموں کو عملی صورت دینے کی کوشش کرو گے تو آپ بھلے چنگے ہو جاؤ گے وہ نیم یہ ہے :-

(۱) رات کو سونے سے پہلے وچار کرو کہ آج کے روز آپ کا جیون کس پرکار ویتیت ہوا۔ پاپ سے کتنا اپنے آپکو بچا کر پُن کی طرف بڑھے ہو کیا آپکا من۔ بانی۔ اور شریر پرماتما کی پرسنتا میں لگایا گیا ہے جو کرم آپنے کئے ہیں کس نیت سے کئے ہیں۔ اگر اچھے کرموں کو کرتے ہوئے آپکی نیت صاف نہیں تھی تو آپکے سو کرموں کا پھل دھندلا ہو گیا۔ نیت صاف کیجیے پر۔ اس اصول کو ہمیشہ مدنظر رکھتے ہوئے سو کرموں میں بڑھو۔ لوگوں کو پرسن کرنے کی خواہش چھوڑ کر پرماتما کے پرسن کرنے کی آرزو رکھو۔ نفسانیت کو کچل کر نشکام ہو کر جگت کا ادوھار کرو ٭ (۲) یم اور نیم کو جنکا ذکر یوگیوں نے کیا ہے۔ اپنے جیون میں بڑھاؤ اور دیکھو کہ انمیں سے آپنے کسی کو اولنگھن تو نہیں کیا ٭ (۳) ماتا پتا بھائی بہن متر پڑوسی۔ حاکم اور محکوم کے ساتھ آپ کا برتاؤ وچار یکت رہا ہے یا نہیں ؟

(۴) آپکی سنگت کن لوگوں کے ساتھ رہی ہے۔ اور اُن کے آچرن کا آپ پر کیا اثر ہوا ہے
(۵) آپ کا جپ تپ اور پوجا پاٹھ آپکی آتما کو سچی شانتی پردان کرتا ہے یا نہیں اگر نہیں
تو اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کرو +

اگر ان مذکورہ بالا سوالات کا جواب آپ کی آتما سے ٹھیک طور پر مل رہا ہے اور آپ پوترتا کے زینہ پر چڑھ رہے ہو تو نہایت شکرگزاری سے پرماتما کا دھنیاد کرو۔ جس نے آپ کو پاپ کے اتھاہ دل دل سے نکالکر پُن: اُن ہونیگیان اور بل پردان کیا ہے۔ کیونکہ یہ صرف اُسی کی ہی کرپا کا پھل ہے۔ کہ آپ سوکرموں اور پراُپکار میں بڑھ رہے ہیں +

آریوں کے فرائض

آریوں کو سمرن رکھنا چاہیے کہ کوئی جیون اُس وقت تک مکمل نہیں ہوتا۔ جب تک وہ انسانی فرائض کو پورن نہیں کر لیتا آریہ سچہ دنیا میں قدم رکھتے ہی فرائض کی پاک زنجیروں میں جکڑا جاتا ہے۔ تاکہ اُس کا جیون ہر طرح سے مکمل ہو جو لوگ بلا وجہ اِن زنجیروں کو توڑ کر بھاگنا چاہتے ہیں۔ وہ آتم ہتیارے ہیں۔ اُن کو سمرن رکھنا چاہیے۔ کہ وہ کبھی نہ کبھی ان پاک زنجیروں میں ضرور ہی جکڑے جاویں گے۔ انسانی جیون کی حد جسم کے ساتھ ہی ختم نہیں ہو جاتی ہے۔ بلکہ اُس کو ایک شریر کے بعد دوسرا شریر دھارن کرنا پڑتا ہے اس لئے اگر کوئی انسانی فرائض کو موجودہ جیون میں پورا نہیں کرتا تو اُس کو اُن کے پورن کرنے کے لئے ضرور ہی شریر دھارن کرنا پڑیگا۔ اور جب تک وہ اُن فرائض کو نہایت ایمانداری

سے پورا نہیں کر لیتا تب تک وہ مکتی کا ادھیکاری نہیں ہوتا۔ اُن تمام فرائض میں سے جو ہر ایک انسان پر لازمی ہیں۔ سب سے پہلا فرض پرماتما کو جاننا پہچاننا اور اُس کے چرنوں میں سیس جھکانا ہے۔ پرماتما کے احسان پر ہم آنے اننت ہیں کہ ہم اُنکا بیان نہیں کر سکتے" گربھ سے لے کر مرن پرینت وہ ہمارے انگ سنگ رہتے ہیں اور ہماری ہر طرح سے رکھشا کرتے ہیں۔ دُنیاوی بندھو۔ دھن دولت اشٹیرج شریر کے ساتھ ہی تعلق رکھتے ہیں۔ جب ہمارا اشریر چھوٹ جاتا ہے۔ تو یہ بھی ہم سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ ہاں صرف ایک وہی سچّا بندھو ہے جو موت کے بعد بھی ہمارا ساتھ دیتا ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم اُس سے پیار کریں اور اس کے حکم میں رہیں۔ وہی شانتی کے کیندر (مرکز) ہیں اس لئے جو کوئی اپنے جیون میں سچی خوشی کا مُتلاشی ہے۔ اُس کو اُس جگت پتی کا ضروری دامن پکڑنا چاہئے۔ پرماتما کا اُپاسک وہ کہلائیگا۔ جو اپنے من بانی اور شریر کے تمام چھدروں کو دور کریگا۔ اور اپنی تمام کامناؤں کو دھرم روپ بنائیگا۔ جو ایسا کریگا۔ اُس میں دھرم کے سمست انگ خود بخود جمع ہو جائیں گے۔ اور اُسکے جیون کو پھلدایک بنانے میں سہایک ہوں گے۔ ایشور بھگتی ہی سب سے اولیہ دھن ہے جس کی سب سے پہلے انسان کو خواہش کرنی چاہئے۔ دُنیاوی دھن سے دُکھ بھی پیدا ہوتے ہیں۔ مگر یہ دھن انسان کو نربھے بنا کر پرسن اور خوشحال رکھتا ہے۔ اس لئے مبارک ہے وہ انسان جو ایسے دھن کا خواہشمند ہو کر اُس کی پراپتی کے لئے سر توڑ کوشش کر رہا ہے آریہ کھا پور رشیوں نے آپکے لئے دونوں وقت سندھیا اور اُپاسنا کو لازمی قرار دیا ہے۔ اور آپ کا عین فرض ہے کہ

آپ اپنے بزرگوں کے حکم کی پیروی کریں۔ یہی کلیان کی کنجی ہے۔ جو کوئی اس کو حاصل کرتا ہے۔ وہی موکش کے کٹھن دوار کو کھول سکتا ہے ٭

(۲) دوسرا فرض جو ہر ایک آریہ بچہ نے ادا کرنا ہے۔ وہ اس کے اپنے کٹمب سے متعلق ہے بدبخت انسان اس پاک فرض سے مونہہ موڑ کر بیشمار بندوں کا جیون تباہ کر آلسی اور بھکیاریوں کا جیون بنا لیتا ہے اور اُن سب کو جنکی مہربانی اور لگاتار بے غرضانہ کوششوں سے وہ اس دنیا میں سرسبز ہوا مایوس کر دیتا ہے۔ انسان کا دھرم ہے کہ وہ اُن لوگوں کی سیوا میں اپنا تن من اور دھن لگا دے۔ جنہوں نے اُسکی آسائش کے لئے سمست سکھوں سے مونہہ موڑ کر نفس کُشی کی زندگی بسر کی۔ والدین کی اُن تکالیف کا جو انہوں نے ہمارے پالن پوشن میں برداشت کیں اگر کبھی الیکانت میں چنتن کریں۔ تو ہم کو پتہ لگجاتا ہے کہ ہم کتنے زیادہ اُن کے احسانات کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ اور کہ اُن کے اپکار کا بدلہ دینے میں اسمرتھ ہیں اس لئے برخوردار پتر وہی ہے۔ جو اپنے والدین کی سیوا میں شردھا کی طرح اپنے آپ کو بھینٹ کر دیتا ہے بلالحاظ اس امر کے کہ اُس کے والدین کے خیالات دھرم کے وشے میں اُس سے ملتے ہیں یا نہیں۔ کبھی مت خیال کرو۔ کہ والدین کو آپکی مدد کی ضرورت نہیں اور جو ایسا خیال کرتے ہیں وہ ناخلف ہیں والدین کے پاس اُنکی شریر رکشا کے لئے کافی سامان بھی موجود ہوں تو بھی برخوردار بچہ کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے تن من اور دھن سے اُن کی پوجا کرے۔ اور ہر وقت اُنکی سیوا سے لابھ اُٹھاتا رہے۔ ایسا کرنے سے اُسکی عمر دراز ہوگی۔ دُنیا میں اُس کا یش ہوگا۔ اور اُس کی سنتان اُس کی نیک مثال کی پیروی

کریگی۔ وہ بچے نہایت ہی مبارک ہیں۔ جن کے والدین سرشیٹ سدا چاری اور دھرم سے پیار کرنیوالے ہیں ایسے والدین کی زیر نگرانی بچوں کا جیون بھی بھلا ایک ہوتا ہے اور ایسے ہی والدین کی سنتان اپنے فرائض کو نیک نیتی سے ادا کر سکتی ہے۔ جو لوگ خود سرشیٹ نہیں ہوتے جنکا جیون آتم گھات میں سماپت ہوتا ہے وہ اپنی سنتان سے کسی نیک سلوک کی اُمید نہ رکھیں وشواس رکھیں پرماتما دھرماتما لوگوں کو ہی فرائض شناس سنتان پردان کرتے ہیں۔ اسلئے ضروری ہے کہ ہم سب دھرم کا آشرا لیں تاکہ ہماری سنتان ہمارے لئے برکت کا کارن ہو۔ برخوردار بچہ کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے سداچار سے اپنے بزرگوں کو ہر وقت پرسن کرے اور اپنی حرکات سے اُنکو کبھی شکایت کرنیکا موقع نہ دے جو بچے ایسے عمل کرتے ہیں وہ اپنے والدین کی آشیرباد سے سرسبز ہوتے ہیں۔ اور وہی اُن کے دلوں کو اپنی طرف کھینچ سکتے ہیں۔ آریہ بچہ مورتی پوجک والدین کو اپنے پوتر آچرن ہی سے ویدک دھرم کا سچا انویائی بنا سکتا ہے۔ اور اپنے راستہ سے سب پرکار کی رکاوٹیں دور کر سکتا ہے۔ جن کا جیون سچے آریوں کا جیون نہیں جو اپنے من بانی اور شریر سے اپنے والدین کے بھگت نہیں بنے وہ اپنے والدین کو اپنے دھرم کا ساتھی کبھی نہیں بنا سکتے اور نہ ہی وہ خود آزادی سے دھرم کما سکتے ہیں۔ سچ مچ وہ اپنے سامنے مشکلات کا ایک جال بچھا رہے ہیں۔ جس کے بیچ میں وہ اُلجھ کر اپنی زندگی کو خراب کر لیتے ہیں۔ آریہ بچہ کا عین فرض ہے۔ کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ نہایت محبت سے برتاؤ کرے اور اُنکی خواہشوں کی عزت کرے اُنکو اپنے پوتر آچرن کا گرویدہ بنا دے۔ جب وہ ایسا کریگا تو

نسند یہہ وہ اپنے والدین کے خیالات کو پلٹ سکیگا اور اپنے دھرم کا انویائی بنائیگا۔ شروع شروع میں اُن کے والدین آپکے خیالات کی قدر نہیں کریں گے اور آپ کو ویدک دھرم کے راستہ سے ہٹانے میں سر توڑ کوشش کرینگے ہاں آپ کے راستہ میں مشکلات بھی ڈالی جائینگی۔ آپ کو گھر سے بھی نکالدیا جاویگا۔ اور آپکے ساتھ ہر طرح سختی سے سلوک کیا جاویگا۔ مگر آپ کا فرض ترکی بترکی جواب دینا نہیں بلکہ آپکی سلامتی اسی میں ہے کہ آپ خندہ پیشانی سے ان تمام دکھوں کو سہن کرو۔ دکھوں کی موجودگی میں بھی نہایت شردھا سے اُنکی پوجا کرو اور اُنکی سخت کلامی کا نرمی سے جوابدو۔ ظالم بننے کی بجائے مظلوم بنو۔ نمرتا کو اپنے آتما کا بھوشن بناؤ اور آپ دیکھو گے کہ وہ جو کبھی آپ کے ساتھ سختی کا سلوک کر رہے تھے۔ اور آپکی صورت کے بھی روادار نہیں تھے۔ وہ اب آپ کو اپنا عزیز خیال کر رہے ہیں اور آپ کے پاکیزہ خیالات کی عزت کر رہے ہیں۔ ہاں دھرم میں آپکی سہاتا کر رہے ہیں۔ اس لئے ہر وقت کوشش کرو کہ آپ کا پوتر جیون آپ کے والدین کے سخت ہردے کو نرم بناوے یعنی آپ کے والدین کی زندگی پر آپ کے پوتر آچرن کا نیک اثر پڑے۔ دوسروں کو سدھارنے سے پہلے اپنے آپ کو سدھارو دوسروں کو نیک ہدایت کرنے سے پہلے خود نیک بنو۔ اسی میں آریوں کی بزرگی ہے۔ اور یہی آریہ جیون کی شناخت ہے اس پاک فرض کے علاوہ آپ کے اور بھی فرائض ہیں۔ جنکا ادا کرنا بھی آپ کا فرض ہے *

(۲) سماج کے ممبران سے پریم بڑھاؤ اُن کے دکھ اور سکھ میں شریک ہو۔ اگر وہ کسی اُنش میں آپکے ساتھ نہ بھی اتفاق کریں۔ تو بھی مناسب موقعہ پر اُن کی سہایتا کرو۔ پھر بھی

وہ ایک پرماتما اور ویدوں کے ماننے والے ہیں۔ غیر مذاہب کے لوگوں کی نسبت وہ آپ کے بہت ہی نزدیک ہیں اور اس لئے آپ کی محبت کے وہ دوسروں کی نسبت زیادہ پاتر ہیں۔ ہمیشہ اس بات کا دھیان رکھو کہ انسان مکمل نہیں اور کہ ہر ایک میں کوئی نہ کوئی نقص ضرور ہی ہوگا۔ خواہ وہ نقص ہمکو کچھ ہی معلوم ہوتا ہو۔ ویدک دھرم روگ ازلی کے لئے ایک اوشدھالیہ ہے اور ہم سب روگی ہیں۔ کوئی کسی مرض میں مبتلا ہے۔ اور کوئی کسی مرض میں کسی کا روگ دیر سے اچھا ہوگا۔ اور کسی کا جلدی۔ تاہم وہ سب لوگ مبارک ہیں۔ جنہوں نے اپنے آتما کو پوتر بنانے کے لئے ویدک دھرم کی شرن لی ہے۔ اور کبھی نہ کبھی وہ سب تندرست ہو جائیں گے اس لئے ہم سب کا یہی دھرم ہے۔ کہ ایک دوسرے کیساتھ پورن پریم کریں۔ ایک دوسرے کی عزت کریں۔ جو ہم میں سے تندرست ہو چکا ہے اور اپنی آتما میں بل حاصل کر کے دھرم کے راستہ پر چلتا ہوا ایشور اور کیرتی کا بھاگی بن رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہم کو ایرشا اور دویش نہیں رکھنا چاہئے۔ بلکہ اس کی ہم کو بھی عزت کرنی چاہئے۔ اور اس کے نیک آچرن کی پیروی کرنی چاہئے۔ ویدک دھرم کے سیوکوں کی عزت ہوتے دیکھ کر ہم کو پرماتما کا شکر گذار ہونا چاہئے۔ کیونکہ جس دھرم کے ہم خود سیوک ہیں۔ اس دھرم کو وہ ہر دلعزیز بنا رہے ہیں۔ اور ہمارے بوجھ کو ہلکا کر رہے ہیں۔ اپنے آپکو سب سے کمتر جانو سیوک کا فرض سیوا کرنا ہی ہے۔ عزت کی خواہش کو تیاگ کر دھرم سیوک بنو اور آپ دیکھو گے کہ آپ کی آتما میں کتنی شانتی زیادہ مقدار میں اکٹھی ہوگی اپنے دھرم کے بھائیوں پر جب کوئی مصیبت آوے تو نشکام بھاؤ سے ان

کے دُکھ دور کرنے کا یتن کرو۔ اُن کی مصائب کے حل کرنے میں کبھی پہلو تہی نہ کرو۔ دشمنوں سے
رکھو پریم سے پریم پیدا ہوتا ہے اور پریم ہی سے دشمن پر فتح حاصل ہو سکتی ہے۔ پریم اُن
ہردوں پر قابو پا سکتا ہے۔ جہاں اور کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ جب آریہ لوگ آپس میں پریم کرنا
سیکھیں گے۔ تب ہی عام لوگ ویدک دھرم کی شرن لیں گے۔ انسان دھرم کی نسبت شاریرک
سکھوں کا زیادہ خواہشمند ہے۔ اور جہاں وہ شاریرک اونتی کے سامان جمع دیکھتا ہے وہاں
دوڑ کر جاتا ہے۔ پس اگر آریہ لوگوں کی یہ اچھیا ہے۔ کہ لوگ زیادہ تعداد میں اُنکی سماج میں اکٹھے
ہوں تو اُنکا عین فرض ہے۔ کہ وہ سیوا کے پاک فرض کو نہایت شردھا اور پریتی سے ادا
کریں۔ (۴) آریہ بچہ نے صرف اپنے دھرم کے بھائیوں کو ہی سنتشٹ نہیں کرنا۔ بلکہ اُن لوگوں کو
بھی دھرم کا پرساد پردان کرنا ہے۔ جو اندھکار میں پھنسے ہوئے ہیں جن کے جیون کا اُدیش
کیول شاریرک سمبندھی بھوگوں کی ہی پراپتی ہے۔ اگرچہ ایسے لوگوں کو روشنی میں لانا کٹھن ہے۔
مگر تاہم آریوں کا فرض ہے۔ کہ وہ ایسے لوگوں کے ساتھ نہایت دانائی سے برتاؤ کریں۔ اُن
کے مکروہ خیالات کی وجہ سے اُن سے نفرت نہ کریں۔ اور نہ ہی اُنکی اگیانتا پر ٹھٹھا مخول کریں۔
بلکہ نہایت محبت اور پریم سے اُن کو سیدھے راستہ پر لاویں۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوگا۔ کہ وہ لوگ
آپکے ساتھ سختی سے پیش آئیں گے اور اگر آپ بھی اُن کا ترکی بترکی جواب دینگے۔ تو وہ
لوگ آپ کے سخت دُشمن بن جاوینگے۔ اور بھولکر بھی سچے دھرم کے اُپدیش کو نہیں سُنینگے
اس لئے آپ احتیاط رکھیں۔ کہ کہیں آپ کا برتاؤ اُن کو ویدک دھرم کا دشمن نہ بنا دے۔
اُنکی سخت کلامی پر کشما کرو۔ کیونکہ ابھی وہ دھرم کی ماہیت کو نہیں جانتے۔ جب آپ اس

پرکار اُن کے ساتھ برتاؤ کروگے۔ تو نسندیہ آپکا آچرن اُن کو ویدک دھرم کا ہتیشی بنانے میں سہایک ہنیگا۔ آریوں کا دھرم اُنکو یہی سکھاتا ہے۔ کہ وہ اپنی سمست کامناؤں کو دھرم روپ بنائیں خود اُنکاری کو اپنی زندگی میں بڑھائیں دھرم کنچی طرح ڈیناوی سکھوں کو تچھ جانیں جو ایسا کرینگے۔ وہی سچے آریہ کہلائیں گے۔ آریوں پر سب کی نگاہ ہے سب ہی ہمارے کرموں کی پرتال کر رہے ہیں۔ سب ہی ویدک دھرم کے اصولوں کی صداقت کا دم بھرتے ہیں اور ویدک دھرم میں دیکھشت ہونا چاہتے ہیں۔ مگر ہماری کمزوری ہمارا ویدک دھرم کے اصولوں کا اپنے جیون دوارا کھنڈن کرنا۔ اُن لوگوں کو ویدک دھرم میں دیکھشت ہونے سے روک رہا ہے۔ اس لئے وہ لوگ جو اپنے عملی جیون میں ویدک دھرم کی پاکیزگی کا ثبوت نہیں دینگے۔ وہ نہ صرف خود ہی آریہ سماج کی ترقی کے راستہ میں رکاوٹ ہیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی دھرم کے چشمہ کے نزدیک آنے سے روک رہے ہیں۔ ہم پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ آریوں کو اوتم بدھی پردان کریں۔ تاکہ اُنکا اپوتر آچرن ممنش جاتی کے لوگوں کا اُدھار کرسکے ؛

لابھہ دایک جیون

(۱) آریوں کی زندگی ہر ایک پہلو میں دھرم کی زندگی ہونی چاہیئے۔ اور اُن کا فرض ہے کہ وہ ہر ایک اوستھا میں دھرم کا اپنے عملی جیون دوارا ثبوت دیں۔ اور اُن کو اپنی زندگی ہر طرح سے مفید اور کارآمد بنانی چاہیئے۔ اُن کو کبھی بھی شکایت نہیں کرنی چاہیئے کہ

اُن میں ایسا ہونے کی قابلیت نہیں ہے بلکہ وشواس رکھنا چاہیے کہ ہر ایک انسان اپنی
ادنیٰ حیثیت میں بھی کوئی نہ کوئی مفید کام کر سکتا ہے۔ ہاں اکثر دیکھا گیا ہے کہ بڑے
بڑے کام چھوٹے درجہ کے آدمیوں ہی سے کئے گئے ہیں۔ اپنے آپ کو مفید بنانے کی
پہلے انکو اپنے پریوار ہی میں کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر پریوار میں اُن کی حیثیت ماتا پتا کی ہے
تو اُن کو اپنے بچوں کی جسمانی دماغی اور روحانی حالتوں کو مناسب طور پر درست کرنے
کی کوشش کرنی چاہیے۔ تاکہ وہ دیش اور دھرم کے لیے مفید ثابت ہوں ان حالتوں
کی درستی کے لئے ان کا دھرم ہے کہ وہ اُن کو پورن برہمچاری بنائیں۔ اور کم از کم ۲۵
سال سے پیشتر بالکوں کی اور ۱۶ سال سے پیشتر کنیاؤں کی شادی کا پربندھ نہ کریں
والدین اپنے بالکوں کو اُس وقت تک گرہست آشرم میں پرویش نہ کرنے دیں جب تک
وہ یہ نہ دیکھ لیں۔ کہ وہ گرہست آشرم کے بھاری بوجھ کو سہارنے کے لائق ہیں۔ برہمچریہ
کی حالت میں لوکک اور پرلوکک سکھوں کی پراپتی کی یتھا شکتی اُن کو سکھا دیں تاکہ اُن
کے جیون یاترا نروگھن سماپت ہو۔ اور پیٹ پالن کے لیے اُن کو دوسروں کا دست نگر
نہ ہونا پڑے والدین کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی سنتان کے کومل ہردوں میں دوسروں کا
بھلا کرنے اور نیت سمیہ پر ایشور اپاسنا کرنے اور ہر ایک کام کو جو اُن کے سپرد کیا جاوے
بھلی بھانتی پورن کرنے کی عادت ڈالیں۔ والدین کو سمرن رکھنا چاہیے۔ کہ اُن کی
سنتان اس وقت عملی صورت اختیار کرے گی۔ جب اُن کا اپنا جیون بھی سچے آریوں کا جیون
ہوگا۔ اور وہ اپنی سنتان کے سدھارنے کے لئے اپنے آپ کو بھی پورن ریتی سے پیش

اور دھرم سے پیار کرنے والا ثابت کرینگے۔ اپنی سنتان کو سوسکنت کرنا ہی آریوں کا پرم دھرم
ہے۔ نہ کہ چھوٹی اوستھا میں گرہستھی بناکر اُن کے بل بُدھی اور ویرج کو نشٹ کرنا جیسا کہ ہندو
جاتی نے اسوقت ٹھان رکھا ہے۔ اور جو اُن کی بربادی کا کارن ہو رہا ہے۔ آریہ سرشٹ لوگوں
کا نام ہے۔ سرشٹ وہ ہوتے ہیں۔ جو اوتم بُدھی کی پراپتی کے لئے ہر وقت کوشش کریں۔
تاکہ اُن کے سب کرم بھی پوتر ہوں۔ سنتان کو سوسکنت بنانا ہی اوتم درجہ کا کرم ہے اور اس
لئے آریوں کا پرم دھرم ہے۔ کہ وہ اس مہان یگیہ کی پُورتی کے لئے اپنا تن من اور دھن بھی
خرچ کر دیں۔ جن آریوں نے ایسا عمل کیا ہے۔ وہ پُشتہا پُشت تک سرسبز رہے ہیں۔ اُنکا
کا نام دُنیا کے اتہاس پر ستاروں کی طرح روشن رہا ہے اس لئے ہر ایک آریہ کے لئے لازمی
ہے کہ وہ اس شُبھ کرم کو ضرور ہی کما دیں۔ اس یگیہ کی پُورتی کے لئے پتی اور استری کا دھارمک
اور سداچاری ہونا لازمی ہے۔ پتی اپنی استری کی اور استری اپنے پتی کی ہر جگہ عزت کرے
ایک دوسرے سے ہمیشہ پرسن رہیں۔ ایک دوسرے پہ پُورن وشواس کریں اور ایک دوسرے
کے حقوق کی عزت کریں۔ والدین کا ایسا آچرن اُن کو اپنی سنتان کے متعلق جملہ فرائض
کے سمجھنے میں سہائی ہوگا۔ ہاں تب ہی وہ اپنی سنتان کا بھلا کر سکیں گے۔ آریہ والدین کا
سلوک اپنے کنبہ کے ہر ایک ممبر کے ساتھ یتھا یوگیہ دھرم انوسار ہونا چاہیے اُن کا فرض ہے
کہ وہ اپنے بالک اور کنیاؤں کا یکساں آدر اور ستکار کریں۔ اور اپنی محبت کے دھاگہ کو
ایک دوسرے کے ساتھ کم و بیش نہ کریں + بلکہ اُن کا پریم ہر ایک کے لئے یکساں ہو تب ہی
وہ اپنے بچوں کے دلکو اپنی طرف کھینچ سکتے ہیں۔ اور تب ہی والدین بھی اُنکی پُوجا کے

پاتر بن سکتے ہیں۔ کنبہ کے سرپرست کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر ایک ممبر کی حرکات کی پڑتال کرتا رہے اور جہاں اُنکی حرکات میں کوئی نقص دکھائی دے فوراً اُس کے درست کرنے کا یتن کرے۔ ایسا کرنے میں وہ اُن کے دلوں پر نقش بٹھا دے کہ وہ اُن کا سچا ہتیشی ہے اور اُنکی جان، و مال کا ہر طرح سے خیر خواہ ہے اور اُنکی آسائش اور اُنکی بربادی اُسکی اپنی آسائش و بربادی ہے۔ اگر صاحب خانہ ایسا عمل کرے گا۔ اور اپنے آپ کو اپنے عمل سے سچا ہتیشی ثابت کریگا۔ تو ہر ایک کنبے کا ممبر جہاں اُسکی عزت کریگا سو ہاں ساتھ ہی اُسکو اپنا سچا سرپرست سمجھتا ہوا اپنے گپت بھاؤں کو بھی اُسکے سامنے پرگٹ کرنے سے دریغ نہیں کریگا۔ اس کے علاوہ کنبہ کے ہر ایک ممبر کا یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ جہاں تک اُن سے ہو سکے۔ وہ مستورات کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں۔ جیسا کہ شاستروں میں لکھا ہے کہ پتا اپنی کنیا کی اور بھائی اپنی بہن کی پوجا کرے جن گھروں میں استریوں کی پوجا نہیں ہوتی۔ جہاں استریاں شوک گرست ہو کر رہتی ہیں وہ خاندان کلیان کو پراپت نہیں ہوتا۔ وہاں کلیش باس کرتا ہے۔ اور اُن کے گھر میں اُتم سنتان پیدا نہیں ہوتی۔ اور اگر ہوتی بھی ہے تو جلدی نشٹ ہو جاتی ہے۔ اس لئے جن لوگوں کو گرہ سکھ بھوگ۔ اور اُتم سنتان کی اچھیا ہے۔ وہ اپنا آچرن ایسا اُتم بنا دیں کہ اُن کی استریاں اُن سے پرسن ہو کر آشیرباد دیں۔ جب آریہ لوگ اپنے گھروں میں ایسا اُتم آچرن بنائیں گے تب ہی اُن کا غیر لوگوں کے ساتھ دھرم کا برتاؤ ہوگا۔ جو لوگ اپنے گھروں میں بے انصافی کا برتاؤ رکھتے ہیں وہ کبھی بھی غیر لوگوں کے ساتھ نیک سلوک نہیں کر سکتے اس لئے گرہست کا دھرم ہے۔ کہ وہ صرف زبان ہی سے دھرم کو گرہن نہ کریں بلکہ اُن کے

ہر ایک فعل سے دھرم کی سوگندھ آنی چاہئے ۔ ۔ ۔ ۔ تب ہی وہ مختلف فرائض
کے پورن کرنے میں سامرتھوان ہونگے ۔ وشواس رکھو ۔ دنیاوی زندگی میں آپ کی
حیثیت آپکی قابلیت کے انوسار تبدیل ہوتی رہے گی اگر آج محکوم کی حیثیت میں ہو تو کل
حاکم کی حیثیت میں پاؤ گے ۔ محکوم کی حیثیت میں فرمان برداری کا خیال رکھو اور اپنے
حاکم کی موجودگی اور عدم موجودگی میں بھی اپنے فرائض کو نیک نیتی اور ایمانداری
ادا کرو اپنے شدھ آچرن سے دوسروں پر نیک اثر ڈالنے اور اُن کو سچا آریہ بنانے
کی کوشش کرو ۔ یہی ایک طریق ہے جس سے ادنےٰ سے ادنےٰ انسان دوسروں کا کلیان کر
سکتا ہے اور اُن کی محبت کو اپنی طرف کھینچ سکتا ہے ۔ ہاں اپنے آپ کو بھی ادنےٰ
سے نکالکر اوچے استھان میں لا سکتا ہے نیک نیتی سے اپنا فرض ادا کرتے ہوئے اگر آپکو
مدد کی کسی دوسرے انسان کو ضرورت ہو تو فوراً اُسکی سہایتا کرو ۔ اُن کی مشکلات میں
نشکام بھاو سے سہائی بنو ۔ اُن کو اپنے عمل سے بتا دو ۔ کہ آریہ جیون کی صفت یہی ہے
کہ دوسروں کی اُنتی میں اُس کی اپنی اُنتی ہے ۔ ہم سب کو ہر روز دوسروں کا بھلا کرنے
کا برت دھارن کرنا چاہئے ۔ اُس برت کے پالن میں پرماتما کی سہایتا لینی چاہئے
کیونکہ صرف اُسی کی کرپا سے انسان کے ہردے میں دوسروں کی بھلائی کا نیک بھاؤ
پیدا ہوتا ہے ۔ خودسری اور گھمنڈ کو دماغ سے نکال دو پھر آپ دوسروں کی مدد
کے لائق بنینگے ۔ وشواس رکھو ۔ آپ کی مدد کی سب ہی کو ضرورت ہے اس لئے اس سنسار
بیابان میں سیوک کی اُچیہ پدوی کے پاتر بنو ۔ آپ کو اپنے مونہہ سے یہ بتانے کی ضرورت

ر ہے کہ آپ ویدک دھرم کے انویائی ہو بلکہ آپکے عمل سے اس امر کا ثبوت ملنا چاہیے
لوگ آپکے سمبندھ میں آئیں وہ آپکے آچرن کو دیکھتے ہی کہہ اُٹھیں کہ آپ آریہ ہو اور کہ
ویدک دھرم کا پاک اثر آپ کے روم روم سے پرگٹ ہو رہا ہے۔ وشواس رکھو بانی کا اتنا
نہیں ہوتا جتنا آچرن کا ہوتا ہے۔ جنکا گیان اور کرتب ایک ہوتا ہے وہ لاکھوں ہزاروں
انسانوں کے دل پر قابو پا سکتے ہیں۔ اور اُن کے جیون کے پرواہ کو نیک راستہ پر پلٹ
سکتے ہیں۔ سداچاری انسان کو دیکھتے ہی ہمارے دلمیں اُسکی پوجا کا خیال پیدا ہو جاتا
ہے۔ اور ہم فوراً اُس کے چرنوں میں سیس جھکا دیتے ہیں۔ مگر بالونی انسان جس کا عمل
اور بتا رہا ہے وہ کبھی بھی ہمارے دل میں اپنے لئے عزت پیدا نہیں کر سکتا۔ اس لئے
اگر آریہ لوگ نہایت ہی مبارک ہیں جن کا گیان اور کرتب ایک ہو رہا ہے۔ کیونکہ وہی دھرم
کشتی کے ملاح ہیں۔ اور وہی اس بیڑے کو سلامتی کے کنارہ پر لے جائیں گے۔ لوگ
کہتے ہیں کہ سوامی دیانند باعمل رشی تھا۔ اس لئے جب تک وہ زندہ رہا اس کی بانی کا
دوسروں پر پڑتا رہا مگر سوامی دیانند کے انویائی اپنے اعتقاد میں پکے نہیں۔ وہ صرف
بانی ہی ہیں یہ فتوے بہت حد تک درست ہے کیونکہ ہمارا عمل ویدک دھرم کی آکرتی
پرگٹ نہیں کر رہا اس لئے آریوں کے لئے وقت ہے کہ وہ اپنے آچرن سے اس فتوے
جھوٹا ثابت کر دیں۔ نہیں تو ویدک دھرم دھیرے دھیرے ہندو قوم میں جذب ہو جاویگا
اور رشی کا لگایا ہوا کلپ برکش مرجھا جائیگا۔ جنکا جیون عملی جیون ہوتا ہے۔ اُنکی بانی
میں کچھ مقناطیسی اثر ہوتا ہے۔ اور وہی دھرم کے رہبر ہوتے ہیں۔ وہی منشی جاتی کو

اندھکار کی گہری غار سے نکلکر سلامتی کی منزل پر پہنچا سکتے ہیں بس اب آریوں کے
نہایت ہی ضروری ہے کہ وہ باعمل ہونے کی کوشش کریں۔ ویدک دھرم کے پوتر
کو دیش دیشانتر اور دیپ دیپانتر تک پہنچانے کا کام بچوں کا کھیل نہیں۔ اس مہان
کی پورتی کے لیے سروسو قربان کرنے کی ضرورت ہے اور اس اُچیہ قربانی کے وہی
ہوں گے۔ جو اوم کے جھنڈے تلے سرفروشوں کی سینا میں اپنا نام لکھا کر اپنے کرتب
اپنی صداقت کا عملی ثبوت دینگے۔ جو لوگ اپنی نفسانی خواہشوں کو دھرم کی خاطر قربان
کرنے کو تیار نہیں وہ کب ویدک سوریہ کی روشنی کو دُنیا کی تاریک سے تاریک گوشے میں
پہنچا سکتے ہیں اتہاس ہمیں اس بات کی ساکشی دیتا ہے۔ کہ اس پوتر کام کے لئے معمولی
قربانی کی ضرورت نہیں بلکہ دھرم پرچارکوں کے لئے سرفروش ہونا لازمی ہے۔ بس
جو بزدل ہے وہ بزدلی کا کلنک ماتھے پر لیکر آریہ سماج کو چھوڑ جائے مگر اوم کے جھنڈے
کو جس کے نیچے کئی ایک مہان آتماؤں نے اپنے خون سے ویدک دھرم کو سینچا ہے
کلنکت نہ کرے ÷

(۱۳) آپ اپنے آپ کو ویدک دھرم کے لئے ہر طرح سے مفید بنا سکتے ہو۔ بشرطیکہ آپ
میں ایسا کرنے کی درڑھ اچھیا ہو اگر آپ میں یہ قابلیت ہے کہ آپ لوگوں کو دھرم اُپدیش
دے سکیں۔ تو فرصت کے وقت مختلف جگہوں میں دھرم کے میٹھے جل سے پیاسے
لوگوں کی آتما کو شانت کرو۔ اُن کو سندھیا سکھاؤ اُن کو پرُوپکاری ہونے کی تعلیم دو اُن
رشی کرت گرنتھ پڑھنے کی رُچی پیدا کرو اُن کے جیون کو نیک راستہ پر ڈالنے کی ہدایت

آپ دھناڈھیہ ہو تو چھوٹے چھوٹے دھرم سمبندھی ٹریکٹوں کو چھپوا کر لوگوں میں مفت
تقسیم کرو۔ بھوکوں کو ان دو بیماروں کو دوائی دو۔ لوگوں کی بھلائی کے لئے اپنے عیش
عشرت کو قربان کردو۔ اور جو روپیہ نفسانی خواہشوں کے پورا کرنے کے لئے خرچ کیا جاتا ہے
کو جگت کے سکھ کے لئے خرچ کردو۔ اشدھ آلیہ کھولو۔ یتیم خانہ کھولو۔ ودیا آلیہ کھولو۔
آپ اپنے دھن کو ایشوریہ حکم کے انوسار خرچ کرکے پن کے بھاگی بنو۔ اگر پرماتما نے آپ
سیوا کرنے کے ہی قابلیت پردان کی ہے۔ تو نہایت شردھا سے دھرم کی سیوا کرو۔ اگر
آپ حکیم ہو یا ڈاکٹر تو اپنے مشورہ سے بیماروں کو سکھی کرو۔ اگر آپکی قلم میں زور ہے تو دھارمک
خیالات کے پھیلانے کے لئے مفید پستکیں لکھو غرضیکہ آپ ہر طرح سے دوسروں کے لئے مفید
ہو سکتے ہیں۔ دھرم کو ہر دلعزیز بنانے اور ویدک دھرم میں لوگوں کو کھینچنے کا یہی طریق ہے اور
کا یہی عمل پرماتما کو پرسن کرے گا۔ اور آپکی آتما کو پوتر بنانے میں سہائی ہو گا۔ مگر اتنا دھیان
رکھو کہ جب سیوا کرنے لگو تو نیم انوسار کرو۔ ہمارے دیش باسی شروع شروع میں تو
نہایت جوش سے دھرم کا کام کرتے ہیں مگر کچھ سمیہ کے بعد ان کا جوش مدھم پڑ جاتا ہے
سے اکثر دھرم کے کام ادھورے رہ جاتے ہیں۔ اور لگائے ہوئے برکش مرجھا جاتے
ہیں۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے ایسے طریق سے عمل کرو۔ کہ لگاتار سیوا کرتے جاؤ۔
ہر ایک کام کی تہ میں دھرم کی محبت ہو۔ اور یہی محبت آپ کو دھرم پتھ میں بڑھنے کے
لئے اتساہ پردان کرے گی۔ اور اس کا پھل بھی میٹھا ہو گا۔ جگت کے دکھاوے کے لئے
اغراض کو مدنظر رکھ کر دھرم کشیتر میں قدم نہ رکھو۔ بلکہ کیول پرماتما کو پرسن کرنے کے لئے

نشکام بھاو سے اس شبھ کرم کو کماؤ وشواس رکھو خواہ آپ کا کام کتنا ہی ادنےٰ درجہ
کا کیوں نہ ہو۔ اگر شبھ بھاونا (نیک نیت) سے کیا گیا ہے تو وہ ضرور ہی آپکو پرماتما کے
نکٹ گامی بناویگا۔ جو لوگ اس پرکار دھرم کی سیوا میں اپنی شکتیوں کو لگاتے ہیں وہی
اپنی زندگی کو مفید بنا سکتے ہیں۔ اور وہی اپنی زندگی کے ایام کا مناسب استعمال کرسکتے
ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے نہایت ہی ضروری ہے کہ وہ کم از کم ایک گھنٹہ ایکانت میں
پرماتما کی بھگتی میں گذاریں تاکہ جہاں ایک طرف اُنکی نیت صاف رہے وہاں ساتھ
اُن کا اُپکار بھی پھلدایک ہو۔ پرماتما برکت پردان کرتے ہیں۔ اُن لوگوں کو جو اُس کے
چرنوں میں پورن پریتی سے سیس جھکاتے ہیں۔ اُن کے لگائے ہوئے برکش سرسبز
رہتے ہیں۔ اور پھل آور ہوتے ہیں۔ سوامی ورجانند سرسوتی جی مہاراج نے جب اپنے لائق
شاگرد سوامی دیانند سرسوتی جی سے وید پرچار روپی دکشنا مانگی۔ تو رشی نے دھرم پرچارک
بننے سے پہلے ہمالیہ پہاڑ کی تنگ و تاریک گفاؤں میں ایکانت سیون کرنا پڑا۔ رشی
نے ایک مہان یگیہ کو پورن کرنا تھا۔ اور اُس یگیہ کی پورتی کے لئے مہان بل کی ضرورت
تھی۔ جو صرف پرماتما کے دوارا ہی سے مل سکتا ہے۔ رشی نے نشکام بھاو سے تپ
کیا اور پرماتما نے پرسن ہو کر اپنے بھگت کی شبھ کامنا کو پورن کرنے کے لئے دھرم
بل پردان کیا۔ اور موجودہ آریہ سماج اُس تپ کا نتیجہ ہے۔

بس جو کوئی اپنے آپ کو مفید بنانا چاہتا ہے یا جو اچھے سے اچھے کرم کمانا چاہتا ہے
اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ بلوان بنے اور بل کی پراپتی کے لئے اس جگت پتی کا

دامن پکڑے جس کے بھنڈار سے نربل بلوان ہوتے ہیں۔ اور جیون کو کارآمد بنانے کا گیان حاصل ہوتا ہے +

ہم کو صرف اپنا ہی جیون مفید نہیں بنانا چاہیے بلکہ ہمارے کنبہ کے ہر ایک ممبر کا بھی جیون لابھدایک ہونا چاہیے۔ اور اس لئے کنبہ کے سرپرست کا اعلےٰ فرض ہے کہ وہ اپنے پریوار میں نیت سمے پر ہر روز پرماتما کی اپاسنا کیا کرے اور اپنے پریوار کے ہر ایک ممبر کے ہردے پر یہ نقش بٹھا دے کہ پرماتما ہی سب کے سچے گورو داتا اور بدھاتا ہیں۔ اور اُسی گورو کو پرسن کرنا منش ماتر کا فرض ہے۔ اور وہ اُس وقت پرسن ہوتے ہیں۔ جبکہ ہم سب سداچاریوں کا جیون بسر کرتے ہوئے دوسروں کی بھلائی کے لئے بھی اپنے آپ کو قربان کریں۔ اگر ہم سب لوگ آج ہی سے یہ برت دھارن کر لیں۔ تو پرماتما کی برکات ضرور ہم پر نازل ہونگی۔ اور ہم سب کا جیون پھلدایک ہوگا۔ اور ہمارے پوتر جیون کا اثر دور دور تک پھیلیگا۔ اور وہ لوگ جو ہمارے سمبندھ میں آئیں گے۔ وہ بھی ہمارے جیون سے لابھ اٹھائیں گے۔ جن سادھنوں کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ وہ نہایت ہی آسان ہیں۔ اور ہر ایک انسان ان فرائض کو ادا کر سکتا ہے۔ اس لئے ہر ایک کو کثرت سے رکھنا چاہیے۔ کہ فرائض کا ادا کرنا ہی سب سے اُتم کرم ہے۔ اور کہ اس شبھ کرم کے کئے بغیر کوئی انسان پرماتما کی نزدیکی حاصل کرنے کا مستحق نہیں ہوتا۔ ہم سب کو پہلے اپنے من بانی اور شریر کے چھدروں کو دور کرنے کا یتن کرنا چاہیے۔ اور ان کو پوتر بنا کر اس مہان یگیہ کی پورتی میں لگانا چاہیے +

اسلئے درجہ کے کام اعلیٰ درجہ کے لوگوں کے لیے چھوڑ دو اگر آپکی قابلیت اُچھ کام کرنے کی نہیں تو ادنے درجہ کے کام کرنے سے مت گریز کرو جگت پتی نے ہر ایک میں مناسب مناسب شکتی پردان کی ہے اور اُس شکتی کو مناسب طریق سے ہی استعمال کرنا ضروری ہے سپاہی سیناپتی کا کام نہیں کر سکتا اور نہ ہی سیناپتی سپاہی کا کام کر سکتا ہے بس اسیطرح دُنیا میں ہر ایک کی قابلیت کے انوسار اُسکے فرائض بھی مختلف ہیں۔ اور ان سب کو اپنی شکتی کے انوسار ہی کرنا چاہیے ہاں ہر ایک کو دُنیا چھوڑنے سے پہلے کوئی نہ کوئی مفید کام جس کا اثر دوسروں پر پڑے ضرور ہی کر جانا چاہیے۔ خواہ اُس کے کرنے میں ہم کو کتنا ہی دکھ اور کلیش کیوں نہ اُٹھانا پڑے اور جو اس برت کو دھارن کرینگے وہ ضرور ہی کامیاب ہوں گے ٭

آریوں کو وشواس رکھنا چاہیے۔ کہ کوئی جیون مکمل نہیں ہوتا جب تک اسمیں دھرم کے تین انگ پہلو یہ پہلو نہ پائے جائیں۔ یعنی بھگتی۔ گیان اور پُرشارتھ۔ جب تینوں کا میل ہوتا ہے تب ہی جیون کا اودیش پُورن ہوتا ہے۔ اگر کسی میں ایک گُن کی بھی نیونتا ہوگی۔ تو وہ جیون کے اصلی پھل کو پراپت نہیں ہوگا۔ پُرشارتھ گیان اور بھگتی کا پھل ہے اسلیے ضروری ہے کہ سب لوگ گیان اور بھگتی کو پراپت ہوتے ہوئے پُرشارتھیوں کا جیون بسر کریں۔ دھرم ارتھ کام اور موکش پدارتھوں سے ہر ایک کا دامن بھرپور ہونا چاہیے کیونکہ یہ پرماتما کی سب کے لیے ہدایت ہے اور جو اس نیک ہدایت پر عمل نہیں کرتا وہ کپوت ہے۔ ہم کو اُن مہاتماؤں کے جیون کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیے جو دوران پُرشارتھیوں کی زندگی بسر کرتے ہوئے اس دُنیا سے سُرخرو ہو کر گئے۔ ایشور اشیرباد کریں کہ ہم سب اپنے

جیون کو بہتر بناتے ہوئے دوسروں کے لئے کلیان کاری بنیں ۔

آریوں کے خاص اوصاف

۱- پورشارتھ

ایکانت میں وچار کرتے ہوئے جب کبھی اُن لوگوں کا جیون ہمارے سامنے آتا ہے جنہوں نے سمندروں کی تہ میں غوطہ لگا کر قیمتی موتی نکالے جنہوں نے ہمالیہ پربت کی سب سے اونچی چوٹی پر قدم رکھا۔ تو ہمارے سامنے اُن بھیانک تکالیف کا نقشہ جن کے درمیان سے اُن کو گذرنا پڑا، کھنچ جاتا ہے۔ درحقیقت اُنہوں نے اپنے اُدیش کی پورتی کے لئے اپنی جان جوکھوں میں ڈالی۔ منزلِ مقصود پر پہنچنے کے لئے اس گہری محبت کے رشتہ کو جو اُن کے عزیزوں اور وفادار دوستوں کے ساتھ بندھا ہوا تھا ڈھیلا کر دکھایا جیوں جیوں وہ آگے بڑھتے گئے۔ اُن کو سخت سے سخت رکاوٹوں کا مقابلہ کرنا پڑا۔ جس پرکار پروانہ کو روپ کی پراپتی کے لئے سب پرکار کے دکھوں کو فراموش کرنا پڑتا ہے۔ اُسی طرح اُن کو بھی اپنے اُدیش کی پراپتی کے لئے سب رکاوٹوں کو توڑنا پڑا۔ سچ مچ جو لوگ اپنے دُھن کے پکے ہوتے ہیں اُن کے سامنے جسمانی تکالیف کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتیں۔ ان سب تکالیف کو عبور کرنے کے بعد اُن کا قدم منزلِ مقصود پر پہنچا۔ اُس وقت اُن کی آتما پرسن ہوئی۔ جب جسمانی آسائشوں کے لئے اتنا زیادہ کشٹ اٹھانا پڑتا ہے۔ تو کیا روحانی آسائشیں اتنی آسان ہیں۔ کہ اُن کے لئے

کچھ بھی قربانی کی ضرورت نہیں۔ بھلے لوگ جو دھرم مارگ کے یاتری ہوئے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ دھرم مارگ بہت ہی کٹھن ہے۔ جس پر کوئی شورویر ہی قدم رکھ سکتا ہے اس پنتھ کے یاتری کے لئے اُس شردھا کی ضرورت ہے۔ جو رشی دیانند سرسوتی میں پائی جاتی تھی برہمچاری مول شنکر کو مہرشی سوامی دیانند بننے کے لئے سخت سے سخت رکاوٹوں کو توڑنا پڑا اور اُن دشمنوں کے درمیان سے گذرنا پڑا جو اتی کٹھن ہیں۔ ہاں نفسانیت کو کچل کر ستیہ تیاگیوں کا جیون بنانا پڑتا ہے۔ جو کوئی دھرم پتھ پر چلنا چاہتا ہے۔ اُس کو بھی رشی جیون سے سبق سیکھنا چاہیئے۔ اور اپنے آپ کو ہر ایک تکلیف کے برداشت کرنے کا عادی بنانا چاہیئے جو پھول توڑنا چاہتا ہے۔ اُس کو کانٹوں کی تکلیف گوارا کرنی پڑے گی۔ جو شہد کا متلاشی ہے اُس کو شہد کی مکھی کی چوٹیں سہن کرنی ہوں گی۔ یہ راستہ جس پر ہم نے چلنا ہے۔ نہایت ہی تنگ و تاریک ہے۔ اور ہر جگہ مشکلات سے بھرا ہوا ہے۔ اُن تکالیف کا خاکہ جو دھرم مارگ کے یاتری کے سامنے آتی ہیں کھینچنا ہماری طاقت سے باہر ہے۔ مگر تاہم اُن میں سے کئی ایک کا ذکر کر دینا مناسب خیال کرتے ہیں۔ تاکہ یاتری کو اُن کا گیان ہو اور اُن کے توڑنے کے لئے مناسب تدابیر عمل میں لاوے سب سے پہلی رکاوٹ جو دھرم پتھ کے یاتری کے سامنے آتی ہے وہ موہ کے کٹھن بندھن ہیں۔ موہ میں پھنسا ہوا انسان دھرم سے الگ ہو جاتا ہے۔ اور پاپ کو بھی پن خیال کرتا ہے۔ انسان اپنے پریوار کے موہ میں اتنا سخت جکڑا ہوا ہے۔ کہ اُن کی آسائش کے لئے اپنی ہستی کو بھی معدوم کر رہا ہے۔ اُس کو اس بات کا سمرن تک نہیں۔ کہ جو جسمانی آسائشوں کا دلدادہ ہے۔ اُس کو روحانی

آسائش نصیب نہیں ہو سکتی۔ مورکھ انسان اپنے انجام کو نہیں دیکھتا اور اندریوں کی ترپتی
کے لئے ہی ہر وقت سرگرداں ہے۔ اور گھور سے گھور پاپ کرتا چلا جاتا ہے۔ سچ تو یہ ہے ابھی
تک ہم دنیا ہی کے خریدار ہیں۔ دنیاوی خوشیوں کے حصول کے لئے ہی ہر وقت کوشاں
ہیں۔ دنیاوی آسائشیں ہماری بھگتی پر مقدم ہوتی ہیں۔ ہمارے ہردے پر ان کا اتنا
گہرا دھبہ لگا ہے کہ پرماتما کے لئے وہاں جگہ نہیں۔ جن ہردوں میں اُس پربھو کے
لئے جگہ ملتی ہے۔ وہاں دشمنوں کا ملین کیچڑ دکھائی نہیں دیتا۔

پرشن: کیا ہم دنیا سے کنارہ کش ہو کر جنگلوں میں چلے جائیں اور بھوگوں سے منہ موڑ کر جڑھ
پدارتھوں کے سمان ہو جائیں۔ (اُتر) بہت پرشوں نے ایسا ہی عمل کیا مگر جہاں گئے دنیا
اُن کے ساتھ ساتھ رہی۔ پرماتما کی ہرگز یہ منشا نہیں کہ لوگ اندریوں اور اُن کے بھوگوں
سے کنارہ کش ہو جائیں۔ بلکہ اُن کا وید روپی گیان سب کو یہی ہدایت دیتا ہے۔ اُٹھو
آلسیہ کو تیاگ کر پورشارتھیوں کا جیون بسر کرو۔ میں نے تمہارے کلیان کے لئے یہ شریر
اور بھوگ پردان کر رکھے ہیں اور جو میری سمرتھ روپ سامگری کے لئے پورن پریتن نہیں
کرتا۔ وہ انسانی زندگی کا مستحق نہیں وہ کچلا جاوے گا۔ جہاں یہ ہدایت دی گئی ہے وہاں
ساتھ ہی حکم ملتا ہے۔ دنیا میں رہو مگر اس کے آسیب سے بچے رہو۔ جس پرکار کنول پھول
پانی میں رہتا ہوا۔ پانی کے آسیب سے الگ رہتا ہے۔ اُسی پرکار انسان کے لئے بھی حکم
ہے کہ وہ بھی دنیا میں رہتا ہوا دنیا کے بھوگوں کا آنند اُٹھاتا ہوا اُس سے الگ رہے۔
دنیا اور اُس کی آسائشوں کا غلام نہ ہو جاوے۔ بلکہ ان سب کو اپنے آدھین رکھے۔ منا ۲

مناسب سمیہ پران سے کام لیوے اور اُن کو اپنی آتما پر ادھیکار نہ جمانے دے۔ حاکم کی حیثیت بڑی اعلےٰ ہے اور اُس کو اپنے رتبہ کا خیال رکھنا چاہیے۔ یعنی دُنیاوی فرائض کو ادا کرتے وقت اُس کو خبردار رہنا چاہیے . . . .

. . . . کہ وہ پاپ کے نیچے نہ دب جاوے پیٹ پالن کرنا ہم سب کا عین فرض ہے۔ مگر جب یہ سامگری دھرم کے ساتھ ہی اکٹھی کی جاتی ہے۔ تو پھلدایک ہوتی ہے۔ ورنہ انسان کو دل سمیت نشٹ کر دیتی ہے۔ دُنیا میں ہر ایک انسان کام کرنے کے لئے پیدا ہوا ہے اور اگر کوئی محنتی زندگی بسر نہیں کرتا۔ تو اس کا کوئی حق نہیں کہ وہ دوسروں کی محنت کی کمائی سے فائدہ اُٹھاوے۔ پنجابی میں مثل مشہور ہے۔ "کر مزدوری کھا چوری" بس جو سُکھوں کے حصول کے لئے قربانی کرے گا۔ اُس کا دامن ضرور ہی سُکھوں سے بھر پور ہوگا۔ آلسیہ ایک پاپ ہے اور ناقابل معافی ہے۔ اس لئے جو کام جس کو دیا جاوے۔ اُس کا عین فرض ہے۔ کہ وہ اُس کام کو نہایت ہی تن دہی اور ایمان داری سے ادا کرے۔ خواہ وہ کام ادنےٰ ہو یا اعلےٰ محنت اور ایمان داری آریہ جیون کے پرکھنے کی کسوٹی ہے۔ اور جس میں یہ وصف نہیں وہ آریہ نہیں۔ محنتی زندگی ہر ایک بنا سکتا ہے۔ مگر ایمان داری کی زندگی بنانا کٹھن ہے۔ اور یہ وہی بنا سکتا ہے۔ جس کا سیس پرماتما کے چرنوں میں صبح اور شام جھکتا ہے۔ ایمانداری کی زندگی بسر کرنے سے میرا مطلب یہی ہے۔ کہ ہر ایک انسان اپنے فرائض ادا کرتا ہوا پاپ کی ترغیب سے بچا رہے۔ آریہ بچہ کا فرض ہے کہ وہ دُنیا کو دکھا دے کہ میرا دھرم صرف میری زبان پر نہیں۔ بلکہ میرا ہر ایک فعل دھرم

کا ثبوت دے رہا ہے اور دھرم بھی سکھاتا ہے۔ وہ لوگ سخت غلطی پر ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں کہ دھرم انسان کو اُس کے فرائض سے الگ کر دیتا ہے اور جو ایسا کرتے ہیں۔ وہ دھارک نہیں۔ اس لئے دنیا میں رہو۔ دُنیا کو بھوگو۔ مگر بھوگوں کا ناجائز استعمال نہ کرو۔ قدم قدم پر ایشور کے نیائے اور دیا کا خیال رکھو۔ پربھو کا سمرن رکھو دُنیا ہمارے پرکھنے کا سادھن ہے۔ اور جو اس پرکھ میں پورے اُترتے ہیں اُن کا قدم اونچی منزل پر پہنچتا ہے۔ قدم قدم پر ہم کو اُن لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ جنکی محنتی زندگی کے ساتھ پاپ ملا ہوا ہے۔ اور جو مکر فریب دھوکہ وغیرہ سے دوسروں کے سُکھ چھین کر اپنا من بھر رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کے انجام سے ہم کو سبق سیکھنا چاہئے۔ نہ کہ اُن کے سُکھ کی جھلک کو دیکھ کر دھرم سے پتت ہونا چاہئے۔ وشواس رکھو کڑوی بیل کی طرح پاپی پھیلتا ہے۔ مگر جلدی ہی مول سمیت نشٹ ہو جاتا ہے۔ آریوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے پوتر آچرن سے نہ صرف اپنا بھلا کریں بلکہ پاپی لوگوں کو بھی اُس پاپ سے خبردار کریں۔ جو اُن کو اگیانتا کے کارن دھرم پرتیت ہو رہا ہے۔ ایسے لوگوں کے جیون کو دیکھ کر پرماتما سے پرارتھنا کرنی چاہئے۔ کہ ہماری زندگی کی رفتار دھرم کے سہارے رہے اور ہم پاپ آچرن سے بچے رہیں +

۲۔ اوستھا کے انوسار دھرم مت بناؤ

بہت لوگ اپنی اوستھا کے انوسار اپنا دھرم بنا لیتے ہیں۔ اور یہ ٹھیک نہیں۔ مثلاً جب کبھی ہم کو کسی غیر مذہب والے کے آدھین ہو کر کام کرنا ہوتا ہے۔ تو اُس وقت ہم اپنے اصولوں

کو جواب دیدیتے ہیں اور اپنے مالک کی ہاں میں ہاں ملانے لگ جاتے ہیں۔ آریہ سچے کا فرض ہے کہ وہ غیر مذہب والے کے اشحت کام کرتا ہوا بھی اپنے دھرم سے نہ گرے اور جو ایسا کر دکھاتا ہے۔ وہی سچا آریہ ہے اس لئے ہر ایک آریہ کو جہاں تک ہو سکے اپنے اصولوں کو ذاتی اغراض پر قربان نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ اُن کو سمرن رکھنا چاہئے۔ کہ وہ اپنے ہر ایک فعل کے لئے پرماتما کے سامنے جواب دہ ہے دشواس رکھو انسان انسان کی روزی کا مالک نہیں اُن کا داتا پرماتما ہے اور اُس کے اکھنڈ بھنڈار سے سب پرورش پا رہے ہیں۔ بس ہمکو اُس کی آگیا میں رہنا ضروری ہے اور ہر ایک اوستھا میں اُسکی عزت کرنی چاہئے۔ اور اس میں آریوں کی بزرگی ہے۔ اور یہی وصف ایک سچے آریہ کو دوسرے سے تمیز کراتا ہے۔ آریہ لوگوں کو ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ کہ گنگا گئے گنگا داس اور جمنا گئے جمنا داس سچائی آریوں کا اصول ہے۔ اور اس اصول کی پابندی ہر ایک کے لئے لازمی ہے۔ ہوا کے جھونکے ایک درخت کی شاخ کو نیچے اونچے کر دیتے ہیں۔ مگر آریوں کے اصول میں لغزش نہیں ہونی چاہئے۔ اُن کے سامنے رشی دیانند جی کا جیون ہر وقت رہنا چاہئے۔ تاکہ وہ اپنے اصولوں کی پابندی میں دِرڑھ رہیں ؀

۴ ۔ ٹھٹھہ مخول

دُنیا دی لوگ اپنے دل بہلاوے کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ ٹھٹھہ مخول کرتے ہیں۔ مگر آریوں کی زبان پر لگام ہونا چاہئے۔ اُن کی زبان سے کوئی ایسا شبد نہ نکلے جس کا

جیسا اثر آتما پر پڑے دوسروں کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرو جیسا آپ چاہتے ہو۔ کہ سب لوگ آپ کے ساتھ کریں کسی نے سچ کہا ہے "سر درد گھر کا مول کھانسی لڑائی کا مول ہانسی"، ان سیدھے سادھے الفاظ سے ہی نتیجہ نکال لو۔ کہ وہ انسان جو دوسروں کے ساتھ ٹھٹھہ کر رہا ہے وہ اُسکو اپنا دشمن بنا رہا ہے۔ مورکھ لوگ اس قسم کی تفریح طبع کو اپنی پرسنتا خیال کرتے ہوئے آتم ہتیا کر رہے ہیں۔ اور آریوں کو جنکا دھرم بالکل سروتنت زود بنانا ہے ایسی حرکات سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ تاکہ اُن کی آتما بے داغ رہے۔ اور سب لوگ اُن کو عزیز خیال کرتے رہیں +

۴ - ناچ تماشہ

نفس پرست لوگ اپنی اندریوں کی شانتی کے لئے مختلف پرکار کے راگ و رنگ ناچ تماشہ کرتے کراتے ہیں۔ مگر آریوں کو بھولکر بھی ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ آریہ بزرگوں نے اس قسم کے تفریح کے سامان کو پاپ قرار دیا ہے۔ یہی سامان پوتّر زندگی پر داغ لگا دیتے ہیں۔ ہان بربادی کا کارن ہوتے ہیں۔ اس لئے ہم آریوں کو خبردار کرتے ہیں کہ اس پاپ سے وہ ہر وقت بچنے کی کوشش کریں۔ جس طرح کوّے اور ہنس کا میل نہیں۔ اُسی طرح پاکیزگی اور بدی کا بھی ملاپ نہیں جہاں روشنی ہوتی ہے۔ وہاں اندھیرا نہیں رہتا۔ بس جہاں پاکیزگی کا پرکاش ہو وہاں پاپ کا سایہ نہیں رہ سکتا +

۵ - آریوں کی خوراک

ہماری خوراک ہمیشہ دھرم انکول ہونی چاہیئے۔ ساتوک بھوجن کا اثر آتما پر نہایت ہی اچھا پڑتا ہے۔ اور اُس سے ویریہ بھی پوتر ہوتا ہے۔ ویرج کے پوتر ہونے سے سنتان دھرم سے پیار کرنے والی پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے سب آریوں کو مہرشی سوامی دیانند سورستی جی مہاراج کی ہدایت انوسار آہار کرنا چاہیئے۔ بھولے ہوئے لوگ مانس سیون کو دھرم کا انگ بتاتے ہوئے اُس کو بل اور ویرج کی پُشٹی کا سادھن مانتے ہیں۔ مگر ہم اُن لوگوں کو صرف یہی جواب دیتے ہیں کہ ہر پرکار کا بل برہمچرج سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ اور جو شاستر کی ہدایت انوسار برہمچاری نہیں ہوتا۔ اُس کے لئے مانس سیون سُکھ کا سادھن ہونے کی بجائے دکھدائی ہوتا ہے۔ مانس بھکشن کو آتم درشی رشیوں نے پاپ قرار دیا ہے اور یہی سچ ہے۔ پرماتما نے سب دیہہ دھاریوں کو مقررہ وقت تک زندہ رہنے کا ادھیکار پردان کیا ہے۔ اور جو اُن کے اس ادھیکار کو سینہ زوری سے چھینتا ہے۔ وہ آتم ہتیارا ہے۔ آریوں کی خوراک ہیں گندم چاول - دودھ - دھی - گھی - مکھن - نردوش سبزی اور پھل اور دھات کو پُشٹ کرنے والے پدارتھ ہونے چاہیئے۔ جب آریہ لوگ اس پرکار اپنا آہار بنائیں گے۔ تب ہی وہ انیک پرکار کی بیماریوں اور پاپوں سے بچیں گے۔

۹ - آریوں کی پوشاک

ہماری پوشاک سے شرافت کی جھلک آنی چاہیئے۔ کوا اگر ہنس کی چال چلے۔ تو وہ ہنس

نہیں ہو سکتا ایک انسان کے لباس سے ہی ہم اُس کے اندریہ بھاؤں کو جان سکتے ہیں۔ نفس پرست اور شریف لوگوں میں پوشاک ہی تمیز کراتی ہے۔ لباس ہمیشہ دیش اور کال کے انوسار ہونا چاہیے۔ اور وہ لوگ سخت غلطی پر ہیں۔ جو دوسروں کے دکھاوے کے لئے قیمتی اور زرین پوشاک پہنتے ہیں۔ دُنیا میں چاروں طرف زندگی کے لئے کشمکش ہو رہی ہے اور اس کشمکش میں وہی سلامت رہے گا۔ جو سادہ خوراک اور سادہ لباس کا عادی ہوگا۔ جن لوگوں نے اپنی حیثیت سے بڑھکر اپنی محنت کی کمائی کھانے اور اوڑھنے میں صرف کی وہ کنگال ہو گئے مقروض ہوگئے۔ دھرم اور دُنیا دونوں سے گئے گذرے ہو گئے۔ ہر ایک انسان کو دُنیا میں مقررہ وقت تک زندہ رہنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور زندگی اس میں ہے۔ کہ ہم اپنی چادر دیکھ کر پاؤں پھیلائیں ÷

۷۔ قربانی

مبارک ہے وہ انسان جو دھرم کیخاطر ستایا جاتا ہے اور جو اس ناقابل برداشت دُکھ کو نہایت شانتی اور استقلال سے برداشت کرتا ہے۔ وہی پوتر ہوتا ہے۔ ہمارے مخالفین ہم کو دھرم میں مضبوط کر رہے ہیں۔ آپ اپنی برداشت سے اُن کو بتا دو۔ کہ آریوں کا دھرم صرف زبان پر نہیں۔ بلکہ اُن کے روم روم میں دھرم سمارہا ہے۔ جس طرح لوہا آگ میں پگھلکر فولاد بن جاتا ہے اُسی طرح آریہ لوگ بھی دُکھوں میں پڑکر فولاد کے سمان مضبوط اور تندرست ہو جاتے ہیں وہ انسان جس نے دھرم کے تنگ راستہ پر قدم رکھ لیا ہے۔ اُس کو اپنے دھرم کی رکھشا کے لئے سیس کٹوا دینے سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہئے۔ اور وہ انسان جو دھرم کے کٹھن سے

سخت ناقابل برداشت دوکھ کو سہن کرتا ہے وہ آئندہ نسلوں کے لئے راستہ صاف کر رہا ہے
اور سچ مچ اُس کی قربانی لاثانی ہے۔ آریوں کو ہمیشہ سمرن رکھنا چاہئے کہ وہ ضرور ہی نفس پرستوں
سے ستائے جائیں گے۔ اور اُن کے جور و ستم کے برداشت کے لئے سب کو ہر وقت تیار
رہنا چاہئے۔ دوکھ آریہ جیون کے پرکھنے کی کسوٹی ہے۔ اور جو اس پرکھ میں پورا اُترتا ہے وہی
سچا آریہ ہے۔ بزرگ آریوں کا جیون ہمکو یہی بتا رہا ہے۔ کہ دھرم کے نام پر اپنی ہستی کو معدوم
کرنے سے مت ہٹو۔ رشی سوامی دیانند سرسوتی جی نے دھرم کی خاطر اینٹیں کھائیں پنڈت
لیکھرام نے دھرم کیخاطر شہادت پائی۔ پنڈت گورودت ایم اے لالہ سندرداس بی اے وویا
دان دیتے ہوئے اکال مرتیو کو پراپت ہوئے۔ ان ودوانوں کے سامنے ہمارے ہی کیا حقیقت
ہے۔ جب یہ مہاتماؤں دھرم رکھشا کے لئے دوکھوں پر دکھ سہتے رہے۔ تو ہم کو بھی دھرم
کی خاطر مر مٹ جانا چاہئے۔ اور اگر آپ اپنے جیون میں اعلےٰ درجہ کی قربانی کا ثبوت دیتے ہیں
تو سچ مچ آپ دھرم کے رکھشک ہیں۔ اور پرماتما کا دوار آپ کے لئے ہر وقت کھلا ہے
جوں جوں آپ دھرم میں ترقی کرتے جاؤ گے۔ تیوں تیوں آپکی آزمائش بھی سخت سے سخت
ہوتی جائینگی۔ آپ کے دوست آپکے رشتہ دار اور سب دنیا آپ کی پریکشا کرے گی۔ آپ
کو دیدہ دانستہ تکالیف پہ تکالیف دیجائینگی۔ یہ سب آپ کا ساتھ چھوڑ دیں گے۔ اور آپ اپنے
آپ کو اس دنیا میں بیکس اور ناتوان بھی دیکھو گے آپ پر طرح طرح کے دوش بھی لگائے
جائیں گے۔ اگرچہ یہ سب کچھ آپ کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ مگر تاہم آپ کی صداقت
اسی میں ہے۔ کہ آپ ان سب پرکار کے دُکھوں کو اپنے لئے برکت سمجھتے ہوئے کبھی بھی دھرم پالن

مت ہو اور آپ دیکھینگے کہ وہ لوگ جو آپکو کبھی دُکھ دیکر پرسن ہوتے تھے اپنے کئے پر افسوس کرینگے اور آپکے چرنوں میں سیس جھکا ئینگے مگر کون اس اعلیٰ درجہ کی قربانی کا پاتر ہے صرف وہی جو پرماتما سے ملاپ کرنا چاہتا ہے جسکا جیون سچے پوجاریوں کا جیون ہے ہاں جسکے روم روم میں اس جگت پتی کا پریم سمایا ہوا ہے بس جو ایسا ہونا چاہتا ہو اُسکے لئے نہایت ہی ضروری ہے کہ وہ ابھی سے پرماتما کی پوجا میں دل لگاوے وہ اُسکی مدد پاویگا - وہ بل ملے گا - جس بل کے سامنے دکھوں اور مصیبتوں کی کچھ بھی حقیقت نہیں - پرماتما کے پریم میں یہ وصف ہے - کہ وہ نربلوں کو بلوان بنا دیتا ہے - قربانی ویدک دھرم کا انگ ہے - اور جو ویدک دھرم سے اس ضروری انگ کے پورا کئے بغیر لابھ اُٹھانا چاہتا ہے - اُس کو ضرور ہی مایوسی ہوگی - دُنیا بھروییوں سے بھر پور ہے جو اپنی نفسانیت کے کارن سچے دھرم کے مخالف ہوتے ہیں - وہ لوگ اگرچہ اپنے آپ کو کچل رہے ہیں مگر سچ مچ اُن کا وجود آپ کے لئے برکت ہے - وہ اپنے عمل سے آپ کو دھرم میں مضبوط کر رہے ہیں - اس لئے جب ایسے لوگوں کی طرف سے آپ پر دُکھ آئیں - تو نہایت خندہ پیشانی سے سویکار کرو آگ آپکے جسم کو بھسم کر سکتی ہے - مگر آپ کی آتما کو آسیب نہیں پہنچا سکتی آتما امر ہے - اور یہ اس فانی چولے کو تیاگ کر نیا اُوتم چولا دھارن کر سکیگی دھرم کا راستا اسی لئے کٹھن کہا گیا ہے - کہ اس پر چلنے والے کو ہر وقت اپنا سیس ہتھیلی پر رکھنا ہوتا ہے - اور نہایت ہوشیاری سے دھرم کی مسافت طے کرنی ہوتی ہے -

ہماری پریکشا کا معیار ہر وقت بدلتا رہتا ہے اور بدلتا رہے گا - جیوں جیوں دنیا اندھکار کو پیا کرتی جائیگی - تیوں تیوں دھرماتما لوگوں کی پریکشا بھی کٹھن سے کٹھن ہوتی جاوے گی

اور جیوں جیوں پرکاش کی طرف جھکے گی- تیوں تیوں پریکشا بھی آسان ہو گی- اس لئے آریوں کا فرض ہے کہ وہ ویدک دھرم کی روشنی کو دور دور تک پھیلانے کا یتن کریں تاکہ ہماری سنتانیں آسانی سے دھرم مارگ پر چل سکیں- دھرم پرچارکوں کے لئے ضروری ہے- کہ وہ سدا اچاری اور سہن شیل بھی ہوں- تاکہ ان کے ہاتھوں سے دی ہوئی اشدھی پھیلد ایک ہو- ہم سب کو سہن شیل ہونا چاہئے اور یہی لیک کو دشمن سے دوست بنانے کا سادھن ہے جن لوگوں میں یہ وصف زیادہ مقدار میں پایا جاوے گا- ان کے دکھ بھی ہلکے ہوں گے- اور وہ دھرم کو ہر دلعزیز بنانے میں سہایک ہوں گے- پرماتما ایشور یاد کریں- کہ یہ الفاظ بہرے کانوں پر نہ پڑیں تاکہ منش جیون کا اودیش پورن ہو- اور سنسار سے کلیش دور ہو کر شانتی کا پرکاش ہو+

آریہ جیون کی کمالیت کے سادھن

جن اوصاف کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے- وہ ہر ایک آریہ جیون میں نمایاں طور پر پرگٹ ہونے چاہئے- مگر ان تمام اوصاف کے ہونے پر بھی اپنے آپ کو محفوظ نہیں خیال کرنا چاہئے- آریہ جیون کی تکمیل کے لئے ابھی کٹھن سے کٹھن سادھنوں کی ضرورت ہے اور یہ سب مذکورہ بالا اوصاف اس کٹھن منزل کی تیاری کے لئے ہیں- ابھی ہم نے اپنے من کو شبھ سنکلپ بنانا ہے- تاکہ ہمارے سمپورن کرم نردوش ہوں- من کو شبھ سنکلپ بنانے کے لئے پرماتما سے پریم بڑھانے کی ضرورت ہے- تاکہ پاپ کا سایہ بھی نزدیک

نہ آسکے۔ من کرموں کا جنم استھان ہے۔ من ہی کی گربھ سے کرم پرگٹ ہوتے ہیں۔ اس لیے وہ بنیاد جس پر آریہ جیون کا عالیشان محل بنایا جاتا ہے مضبوط اور پوتر ہونی چاہیے۔ اُس کے کمزور ہونے سے وہ عمارت نہ گر پڑے اس لئے پوتر جیون کی اچھیا رکھنے والے پرماتما سے یہی مانگتے ہیں کہ اُن کا من شبھ سنکلپ والا ہو۔ جو لوگ من کے شبھ سنکلپ بنانے کا گیان ہی رکھتے ہیں مگر اُس کو عمل میں نہیں لاتے وہ اس طوطے کے سمان ہیں۔ جو رام رام کے شبدوں کا اُچارن کرتا ہوا رام نام کے ارتھوں کو نہیں سمجھتا۔ پوتر جیون بنانے والے نے ابھی اپنے من کی اتھاہ غلاظت کو صاف کرنا ہے۔ اور اُن سادھنوں کے درمیان سے گذرنا ہے جن کے دوارا من کی کھینچا تانی دور ہوتی ہے۔ نفسانی خواہشوں کے بوجھ کو پھینک کر اپنے جیون کو ہلکا بنانا ہے اس لیے آریہ جیون کی تکمیل کے لئے ہم سب کو یم اور نیم کی منزلوں کو نہایت دڑھتا سے عبور کرنا چاہیے۔ جن میں یہ سادھن پائے جائیں گے وہ ضرور ہی پوتر بنیں گے جیسے کہ سانپ پرانی جھلّی کو تیاگ کر نیا ہو جاتا ہے۔ اسیطرح آریہ لوگوں کا جیون بھی نیا ہو جاوے گا اس لیے پاپ کیا ہے ہر وقت مدنظر رکھنے کی ضرورت ہے اور جب تک مکمل طور پر کچل کر اپنی آتما سے باہر نہ پھینکا جاوے۔ تب تک آرام نہیں لینا چاہیے۔ پاپ گھائل ہو کر بھی حملہ کرتا ہے اور مختلف سروپ دھارن کرتا ہے۔ کام کرودھ۔ لوبھ موہ اور اہنکار اس کے تیر بان ہیں جن کو مختلف خوشنما طریقوں سے ہماری طرف چھوڑتا ہے۔ یہ نربل ہو کر بھی موہنی روپ دھارن کرتا ہے۔ اور ہر ایک کو اپنے پنجہ میں لانے کی کوشش کرتا ہے۔ جو لوگ اس کے خوشنما لباس اور میٹھی میٹھی باتوں پر موہت ہو جاتے ہیں وہ پھنس جاتے ہیں۔ انسان اپنی

آتما کی ملینتا کے کارن ہی پرماتما سے پرے رہتا ہے اور پاپ کا حملہ بھی اُسی وقت سخت نہ ہوتا ہے۔ چونکہ پرماتما سے الگ ہو کر ہماری آتما کو پرکاش نہیں پہنچتا۔ جو پاپ اور پُن میں تمیز کرا سکے اس لئے پاپ اپنے کڑوے بیج ہمارے آتما میں ڈال دیتا ہے۔ جو بڑھ کر ہماری بربادی کا کارن ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک کے لئے ضروری ہے کہ وہ پاپ کی ترغیب سے بچنے کے لئے پرماتما کی شرن لے آتما ہی پرماتما کا نواس ستھان ہے اور جن کا آتما صاف ہے۔ وہاں ہی ست کا نواس ہوتا ہے۔ وہاں ہی پرم شانتی ہے۔ اس لئے ہر ایک کو پاپ سے بچنے کا یتن کرنا چاہئے پاپ ہی سب سے زیادہ خوفناک دشمن ہے۔ جو سب کو گھائل کرنا چاہتا ہے۔ شیر ببر کی طرح یہ ہر وقت گھات میں رہتا ہے۔ جس طرح قصاب بکرے کو سبز گھاس دکھا کر اپنے آپ کو اُس کا ہتیشی ثابت کر کے گلا کاٹ دیتا ہے اُسی طرح پاپ بھی ہزاروں مختلف خوشنما سروپ دھارن کر کے ہمارا گھات کرتا ہے کسی کو دھن دولت کی چمک دکھا کر اپنی طرف کھینچتا ہے۔ کسی کو کامنی کی موہنی صورت دکھا کر ستاتا ہے۔ کسی کے دل میں غرور بھر کر چکنا چور کرتا ہے۔ وہ ہر ایک پر ہر حالت میں حملہ کرتا ہے۔ اور سایہ کی طرح ساتھ ساتھ رہتا ہے۔ یہاں تک کہ یوگ کی پرم شانتی دایک اوستھا میں بھی اپنا خوش سروپ پرگٹ کرتا ہے۔ پاپی لوگوں کا شکار اس کے لئے نہایت ہی آسان ہے مگر جب پُن آتماؤں پر حملہ کرتا ہے۔ تو اُن ہتیاروں کو کام میں لاتا ہے۔ جو نہایت ہی سوکھشم اور تیز ہیں۔ مثلاً کسی کو یہ بتاتا ہے۔ کہ پُن آتما بننے کے لئے ابھی بہت وقت ہے ابھی عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے کا وقت ہے۔ بڑھاپے میں دھرم سادھن کرنے

چاہئیں۔ کسی کو یہ کہتا ہے کہ جب بڑے بڑے یوگی اور تپسوی اندریہ نشٹی کے لئے یتن کرتے رہے تو تم کو بھی اپنی تمام اندریوں کو بھوگوں کی طرف سرپٹ دوڑانا چاہئیے۔ برت دھاری کو یہ کہتا ہے۔ پیچھے مت ہٹو۔ پرماتما کے پردان کئے ہوئے بھوگوں کو آنند سے بھوگو۔ مردہ دل ہونے کی بجائے زندہ دل بنو۔ نفس کشی انسان کو کمزور اور نکما بنا دیتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کے خیالات کا نقشہ پن آتما لوگوں کے سامنے کھینچکر اُن کو دھرم کے راستہ سے ہٹانا چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آتم درشیوں نے ہر ایک انسان کو ہدایت کی ہے کہ وہ ہر وقت اور ہر جگہ خبردار رہے اور بھولکر بھی نفس پرست لوگوں کی سنگت میں نہ جاوے اور نہ ہی اُن کے سکھ بھوگ کا چنتن کرے۔ بلکہ ہر وقت پرماتما کو ساکشی جانتا ہوا اُن کے نیائے اور دیا کا چنتن کرتا ہوا اُن کی پوجا کرتا رہے۔ تب ہی انسان پاپ سے مکت ہو سکتا ہے۔ پاپ کا سوکھشم جال جو ہماری نظروں سے غائب ہے۔ صرف اُس جگت پتی کا درشن کرنے ہی سے چھن بھن ہو سکتا ہے۔ وہ نیتر جو پاپ کے سایہ کو دیکھنے میں اسمرتھ ہیں پرماتما کے ساتھ ملاپ ہونے سے روشن ہو جاتے ہیں۔ اور سوکھشم سے سوکھشم پاپ کو بھی دیکھ سکتے ہیں۔ اس لئے جو انسان پاپ سے بچنا چاہتا ہے۔ اُس کے لئے رشی بھی ہدایت کرتے ہیں کہ پرماتما کی طرف پورن شردھا سے جھکو تب ہی آپکا قدم پن کیطرف بڑھے گا۔ ہاں تب ہی دھرم کا بیڑا پار ہوگا۔ پاپ کو پیار کرنا اَدھموں کا کام ہے۔ مگر پاپ سے نفرت اور اُس کا سر توڑ مقابلہ کرنا آریوں کا وصف ہے۔ اس لئے ہم سب کا فرض ہے کہ پاپ کے ساتھ صلح نہ کریں اور بھولکر بھی اُس کی طرف دھیان نہ دیں۔ جب ہر ایک آریہ اس پر کاربند عمل کرے گا۔ تو نسندیہ اُس کی آتما

میں پریم کرنا - دیا، شرافت، نیکی، بردباری، سچی خوشی - اور شانتی کا ناس ہوگا - اس لیے ہر ایک کو سمرن رکھنا چاہیے کہ ابھی اُن کا من اچھیا - سمپتی - سمیہ - سمرن شکتی جسمانی شکتی اندریہ اور آتما سب میلی ہیں - اور ان سب کو اوجل بنانے کی ضرورت ہے - ان سب کو پوتر بنانے کے جو طریق بزرگ آریہ رشیوں نے بیان کئے ہیں اُن پر عمل کرنا چاہیے وہ سادھن یہ ہیں -

(۱) ایشور پر پورن وشواس رکھتے ہوئے اُنکی پوجا کرو +

(۲) سوادھیائے میں پرمادنہ کرو -

(۳) اپنی کانشنس (ضمیر) کا بھولکر بھی اناد رنہ کرو +

(۴) پرماتما کی پردان کی ہوئی سمست شکتیوں کا آدر کرو - یعنے اُن کا جائز استعمال کرو +

(۵) دوسروں کا دوش دیکھنے کی بجائے اپنے دوشوں کا چنتن کرو +

(۶) خلق خدا کی بھلائی میں ہر وقت کوشاں رہو +

(۷) سنتوشی جیون بسر کرتے ہوئے ہر وقت پرماتما کے شکر گزار بنو +

(۸) پاپ سے انّ نہ کماؤ -

(۹) نیک کمائی سے خلق خدا کا بھلا کرو +

(۱۰) اپنے آچار کو دھرم انکول بناؤ +

یہ سادھن آریہ جیون کی تکمیل کے لئے نہایت ہی ضروری ہیں - اور جو ان پر عمل کرے گا - وہ ضرور ہی نہال ہوگا - اور اپنی مراد کو پائے گا - اس کے علاوہ ہر ایک کو رات کے وقت ایکانت میں اپنے من سے یہ پرشن پوچھنے چاہئیں +

(۱) کیا تم پرماتما کی ہستی میں کوئی شک وشبہ تو نہیں رکھتے۔ اور اُس کے نِلّیہ کسی اور کو پوجا کا پاتر تو نہیں جانتے؟

(۲) کیا وید بانی پر اٹل وشواس رکھتے ہو۔ اور ویدوں کی ہدایت کے بموجب اپنی عملی زندگی میں کہاں تک بڑھے ہوئے ہو؟

(۳) اپنی اندریوں کو کہاں تک روک سکتے ہو۔ کیا آپکی آتما کا آپ کی اندریوں پر پورا دھکار ہے۔ اور کیا آپ کے ہردے میں پاپ کرتے وقت بھئے۔ شنکا اور لجیا اُتپن ہوتی ہے؟

(۴) جھوٹ۔ مکاری۔ دغا بازی۔ گھمنڈ۔ کینہ وغیرہ سے آپکی آتما کہاں تک صاف ہو رہی ہے

(۵) انسانی فرائض کو کہاں تک نیک نیتی سے پورا کر رہے ہو اور کیا آپکی نیک کمائی سے کسی مستحق کو فیض پہنچا ہے یا نہیں؟

(۶) اپنے وسائل کو دوسروں کی بہتری کے لئے کہاں تک قربان کرنے کو تیار ہو؟

(۷) بیہودہ بکواس اور ٹھٹھا مخول سے کہاں تک آپنے نجات حاصل کی ہے؟

(۸) پاکیزگی کا درجہ حاصل کرنے کے لئے ابھی تک آپ میں کیا کمی ہے؟

(۹) مہرشی سوامی دیانند سرستی جی مہاراج کے گرنتھوں سے کہاں تک واقفیت حاصل کی ہے۔

(۱۰) پرماتما نے جن پدارتھوں کا آپ کو ادھیکار پردان کیا ہے۔ اُن کا کہاں تک جائز سیون کرتے ہو؟

یہ پرشن ہر ایک کے لئے ضروری ہیں۔ اور جو کوئی نت ان وسایل کے دوارا اپنے

جیون کی پرنال کرے گا۔ وہ ضرور ہی اپنے آتما میں ان کا اثر پائیگا۔ اس لئے ہر ایک کو اپنا آچرن دھرم انکول بنانا چاہئے۔ اس کی حرکات اس کی عادات سب دھرم روپ ہوں۔ اور جہاں تک ہو سکے مفصلہ ذیل بد عادات سے ہر وقت بچنا چاہئے +

(۱) لاف زنی کرنے سے اپنے وقت کو مت ضائع کرو +

(۲) بہت مت سو۔

(۳) آج کا کام کل پر ملتوی مت کرو۔

(۴) ایک دوسرے کے ساتھ بحث کرنے کی عادت کو تیاگ دو +

(۵) سُنی سُنائی ہوئی بات کو مبالغہ سے مت بیان کرو +

(۶) شیخ چلّی کی طرح ہوائی قلعہ مت بناؤ +

(۷) غیروں کے نقص ڈھونڈھنے کی عادت چھوڑ دو +

(۸) اپنی زندگی کو نیم میں رکھو۔ یعنی آپ کا کھان پان۔ چلنا پھرنا اور سونا جاگنا وغیرہ وغیرہ نیم انوسار ہونا چاہئے + منشی اشیاء سے پرہیز کرو

(۹) دوسروں کے سُکھ کو دیکھکر کبھی کمینہ پن کا اظہار مت کرو۔ بلکہ پرماتما کا شکر ادا کرتے ہوئے آپ بھی سُکھ کے پاتر بنو +

(۱۰) دھرم پراپکار وغیرہ ستیہ کرموں میں کبھی سُستی نہ کرو بلکہ سوکرموں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو +

یہ بد عادات جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ انسانی ترقی میں بہت سخت رکاوٹ ہیں

ان سب کو توڑنے کی کوشش کرو۔ پرماتما سے ہر وقت بل مانگو اور آپ کو دیا جاوے گا۔ اپنی کمزوریوں کو سچے ہردے سے پرماتما کے سامنے پیش کرو اور وہاں سے آپ کو ضرور ہی بلوان ہونے کا گیان پراپت ہوگا۔ پرماتما آشیرباد کریں۔ کہ یہ سیدھے سادھے سادھن ہم سب کے جیون میں دن بہ دن بڑھتے جاویں تاکہ ہمارا جیون یگ روپ بنے اور ہم پرسن ہو کر اس فانی چولے کو تیاگ کر سکیں۔

خوش زندگی

جن سادھنوں کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے وہ ہمارے جیون کو مدھومئے (میٹھا) بنانے والے ہیں۔ اگرچہ یہ سادھن کٹھن ہیں تاہم انسان کو دھرم مارگ پر درڑھ (مضبوط) کرنے والے ہیں۔ ان سادھنوں کے درمیان سے گذرتے ہوئے ہم کو مختلف پرکار کی تکالیف اور آزمائشوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اور جو ان تکالیف سے گھبرا جاتا ہے اس کا قدم منزل مقصود تک نہیں پہنچتا۔ مختلف پرکار کی تکالیف اور آزمائشیں انسانی جیون کو پوتر بنانے والی ہیں۔ جو انسان دھرم میں سچی پریتی اور شردھا رکھتا ہے۔ اس کو آزمائشوں میں گذرتے ہوئے کچھ بھی تکلیف نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ پورن پرسنتا سے ہر ایک آزمائش کو اپنے لئے برکت خیال کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اس امر کا وشواسی ہے۔ کہ جس پرکار سورن اگنی دوارا شودھا جاتا ہے۔ اسی پرکار مختلف پرکار کے دکھ اور کلیش انسانی جیون کے شودھنے کے لئے ضروری ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مصیبتوں کے سیاہ بادل جو معمولی انسان کو گھبرا

چور کر دیتے ہیں۔ دھارمک آتما کو اونچا ہی اونچا لیجاتے ہیں کارآمد ہوتے ہیں دھارمک
انسان کو اُس تاریکی میں روشنی دکھائی دیتی ہے۔ جو اُس کے قدم کو آگے ہی آگے بڑھاتی
ہے۔ وہ روشنی جو وہ دیکھتا ہے۔ وہ پرماتما میں پورن پریتی اور شردھا بڑھانے سے
پیدا ہوتی ہے۔ جن ہردوں میں پرماتما کے لیے جگہ نہیں جنہوں نے بھول کر بھی اُس کا نام
نہیں لیا وہ کب اُس روشن شعاع کو دیکھ سکتے ہیں۔ دھرماتما انسان جس نے اپنے
جیون کا لکش دھرم کو ہی بنا لیا ہے۔ وہ پرماتما کو ہر وقت اپنے نزدیک ہی خیال کرتا ہے
اور اُس کی پراپتی کے لیے کٹھن سے کٹھن رکاوٹوں کو توڑنا چاہتا ہے۔ اس لیے اُس
کو مصائب میں شانتی اور پرسنتا پراپت ہوتی ہے آتم درشیوں کا یہ اُپدیش ہر وقت اُس
کے پیش نظر رہتا ہے۔ کہ دنیا بھرویوں سے بھرپور ہے۔ جو ان بھرویوں کا دامن پکڑتا ہے
جو ان ہی کی خوشنودی کے لیے اپنے جیون کو سماپت کرتا ہے۔ وہ کبھی بھی پرسن نہیں
ہوگا۔ سچی پرسنتا کا آگار وہ چشمہ ایک پرماتما ہی ہے۔ اُس چشمہ سے جو دھارا نکل رہی
ہے وہ پورن شانتی کو دینے والی ہے۔ جو کوئی اُس دھارا کے میٹھے جل کو پینے کے لئے
قدم اُٹھاتا ہے۔ وہ خوش نصیب ہے اُس کو ضرور ہی شانتی نصیب ہوگی۔ مگر اُس
پوتر دھارا کی طرف کون قدم بڑھا سکتا ہے۔ اُس کا اُتر یہ ہے۔ جس نے اپنی تمام
خواہشوں کو جیت لیا ہے۔ یعنی جو دنیا کے گورکھ دھندے سے مکت ہو چکا ہے۔ اس لئے
دھارمک انسان کو سمرن رکھنا چاہیئے۔ کہ جوں جوں وہ پوتر نالی کے مارگ پر بڑھیگا
توں توں اُس کی آتما شکتیاں بھی زیادہ سے زیادہ ہاں کٹھن سے کٹھن ہوتی جائینگی اور کہ

ان مصائب میں سے بچانیوالا صرف ایک ہی سچّا بندھو ہے۔ جس کا اُس نے دامن پکڑا ہے۔ نیک انسان اپنے آپ کو خوش نصیب خیال کرے کہ وہ اُس برکت کا ادھیکاری ہوتا ہے جو صرف نیک انسان کے حصّہ میں آتی ہے مُورکھ لوگ آپس میں دل لگی کرنے کو ہی پرسنتا خیال کرتے ہیں۔ مگر یہ حقیقی خوشی نہیں۔ اس کا نتیجہ دُکھ اور کلیش ہی ہے جس کو انسان اپنی آتما کی ملینتا کے کارن انوبھو نہیں کر سکتا۔ یہ خوشی عارضی ہے اور اُس بجلی کی روشنی کی طرح ہے۔ جو اندھیری رات میں چمکتی ہے مگر جلدی ہی چھپ جاتی ہے۔ اور روشنی کو تاریکی میں تبدیل کر دیتی ہے۔ سچی خوشی کا سمبندھ کیول آتما ہی سے ہے۔ جس کی آتما شانت ہے۔ دھرم سے بھرپور ہے۔ وہ جسمانی خوشیوں کا دلدادہ نہیں ہوتا اُس کو بیردلی آسیبوں سے کچھ بھی ہانی نہیں پہنچتی۔ آتما کی ادھیہ اوستھا صرف پرماتما ہی کے ساتھ ملاپ کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے سب کو اپنی آتما کی شانتی کے لئے اُس جگت پتی کا دامن پکڑنا چاہئے۔ آریوں کی زندگی اور دوسرے لوگوں کی زندگی میں یہی فرق ہے کہ ایک کا جیون بے داغ اور روشن ہے۔ اور دوسرے کا گندلا۔ اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ آریہ لوگ ایک جیوتی سروپ جہاں نکتی کے اپاسک ہیں۔ اور دوسرے لوگ جڑھ پدارتھوں کے ہی اُپاسک ہیں۔ جڑھ جگت کے پوجاری ہیں وہ پرسنتا کہاں۔ جو ایک پرم کے اُپاسک میں پائی جاتی ہے سچ مچ پرماتما سے پرے رہنا ہی اندھکار ہے۔ اور اُس کی نزدیکی حاصل کرنا ہی اندھکار سے نکلنے کا پرہ پساد صرف ہے۔ برہم کا اُپاسک مفلسی میں بھی شانت اور پرسن دکھائی

دیتا ہے۔ مگر وہ انسان جو بھول کر بھی اُس جگت پتی کا نام نہیں لیتا۔ وہ بھوگوں کی موجودگی میں
بھی مصیبت اور دُکھوں میں بسر کرتا ہے۔ کیوں ایسا ہوتا ہے اس کا اثر یہ ہے۔ کہ پہلی شرینی کے
لوگ دھرم کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور دوسری شرینی کے لوگ پاپ ہی کو پیار کرتے
ہیں۔ اور اس لئے بھوگ کلیان دایک ہونے کی بجائے ہانی کارک ہو جاتے ہیں۔ اُن کو
بھوگوں کے بھوگنے کا ٹھیک گیان نہیں ہوتا۔ بھوگ اُن کو پُن وان بنانے کی بجائے پاپی
بنا دیتے ہیں۔ بس جو کوئی پرسن ہونا چاہتا ہے۔ اور دُنیا کے سندر اور میٹھے بھوگوں کو اپنے لئے کلیان
دایک بنانا چاہتا ہے۔ اُس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی آتما کا رُخ پرماتما کی طرف جھکا
دے۔ جب پرماتما کی جوتی کا پرکاش آتما میں ہوگا۔ تب ہی اوجل ہوگی۔ تب ہی ہردے کی
گانٹھیں کھلیں گی۔ تب ہی سب پرکار کے سندیہہ دور ہوں گے۔ ہاں تب ہی پاپ سے
مکتی ہوگی۔ جب تک ایسا نہیں کیا جاتا۔ تب ہی تک مصیبت دُکھ اور بے قراری ہے ہاں
تب ہی تک آتما میں اشانتی ہے۔ جنہوں نے پرماتما سے اپنا مکھ موڑ لیا۔ وہ کبھی بھی سُکھ
کی اُمید نہ رکھیں۔ اُن کی آتما میں پرکاش کی جھلک نہیں پڑے گی۔ اسلئے سب کے لئے ضروری
ہے۔ کہ وہ اپنے آچرن کو اوجل بناویں۔ تاکہ پرماتما کے سروپ کی جھلک اُنکی آتما کو شانت
کر سکے۔ دُنیا میں دھرم کی نسبت اُلٹا خیال پیدا ہو رہا ہے۔ وہ خیال یہ ہے کہ لوگ دھارمک
انسان کی زندگی کو ناخوش زندگی کہہ رہے ہیں۔ بھوگوں کی ترشنا اور پاپ پرتی اُن کو اس
بات پر آمادہ کر دیتی ہے۔ کہ وہ روشن زندگی کو دھندلی زندگی کہیں۔ اور یہی خیال اُنکو
پوترتائی کے مارگ پر قدم رکھنے نہیں دیتا۔ مگر افسوس دُنیاوی لوگوں نے اُن کی سادہ

زندگی اور سادہ لباس کو ہی دیکھ کر نتیجہ نکالا ہے۔ درحقیقت اُنہوں نے اُن کی آتما کی پرتال نہیں کی۔ اُنہوں نے آتما کی اُن گپت نِہوں کو نہیں کھولا۔ جن میں دھرم کے سُگندھت پُشپ مہک رہے ہیں۔ اُن کو سمرن رکھنا چاہیے۔ کہ اگر دھرم کسی کو اُچھ نہیں بنا سکتا۔ تو دُنیا میں کوئی ایسی شکتی نہیں۔ جو ہم کو پوِتّر بنا سکے۔ آکثر لوگ کئی ایک آریوں کی زندگی کے تاریک پہلو کو نمونہ کے طور پر پیش کرتے ہیں کہ۔ کہ جب یہہ ویدک دھرم کی شرن لیتے ہوئے پوِتّر نہیں ہوئے۔ تو ویدک دھرم نامکمل ہے۔ ہم اس کا یہی اُتّر دیتے ہیں کہ ویدک دھرم پر ایسا دوش مت لگاؤ۔ بلکہ یہہ اُن لوگوں کا اپنا ہی دوش ہے۔ جنہوں نے دھرم کو اپنے جیون کا انگ نہیں بنایا۔ اور ویدک دھرم کی شرن لیتے ہوئے بھی وہ پاپ کیطرف جھکے رہے۔ چمگادڑ اگر سورج کی روشنی نہیں دیکھ سکتی۔ تو سورج پر دوش لگانا ہماری سروِ بنا بھول ہے۔ سچ یہ اُن لوگوں نے دھرم کی مٹھاس کے رس کو پان نہیں کیا۔ ورنہ اُن کو دھرم کی بزرگی معلوم ہو جاتی۔ اور وہ دھرم پر کبھی دوش نہ لگاتے۔ اُن لوگوں کو سمرن رکھنا چاہیئے۔ کہ دھرم کی زندگی نہ صرف اپنے سیوک کو اس دُنیا میں ہر طرح سے نہال کرتی ہے۔ بلکہ پرلوک کے سکھوں سے بھی بھرپور کرتی ہے دھرم انسان کو اس جگہ پہنچا دیتا ہے۔ جہاں موت کی بھی پہنچ نہیں بس جو کوئی امرت پد کو پراپت ہونا چاہتا ہے۔ اُس کو دھرم کی عزت کرنی چاہیئے۔ انسان کو دھرم کی بیرونی سطح کا ہی گیان نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اُسکی اندرونی تہوں کو گہرے سوچ وچار سے ادھیاس اور برہمچریہ آدی تپ دوارا کھوجنا چاہیئے۔ پھر اُس کی زندگی میٹھی

بنے گی۔ جو لوگ دھرم کی بیرونی سطح کے گیان ہی میں سنتشٹ ہو جاتے ہیں۔ اور آگے قدم
نہیں رکھتے۔ وہ کبھی بھی خوش زندگی کے بھاگی نہیں ہو سکتے۔ اُن کی آتما ہیں وہ شانتی
کہاں جو ایک ہرت دھاری میں پائی جاتی ہے۔ اس لئے مبارک ہے وہ انسان جو
سچی خوشی کے حصول کے لئے دھرم کے اتھاہ سمندر میں غوطہ لگاتا ہے۔ اور اپنے من
بانی اور شریر کو پرماتما کیطرف جھکا کر اپنے جیون کو یگیہ روپ بنا لیتا ہے۔ کیونکہ وہ نشٹھ
جیون کو سپھل کر رہا ہے۔ اور سچ مچ وہی زندگی کے اصلی اودیش کو پورن کر رہا ہے۔ پرماتما
کی وہ برکات جو زندگی کو میٹھا بنانے والی ہیں۔ وہ سب اُس کے لئے محفوظ ہیں۔ ایسے
لوگوں کو دُنیاوی تکالیف اور آزمائشیں ہر وقت شانتی کا سندیسہ دے رہی ہیں۔ اور اُن
کو کچھ بھی آسیب نہیں پہنچا سکتیں۔ دُنیاوی بھوگ اُن کے قدم کو دھرم کی راہ سے پیچھے
نہیں ہٹا سکتے۔ جیوں جیوں بھوگوں سے اُن کا دامن بھرپور ہوتا ہے۔ تیوں تیوں نمر اور
شکرگزار ہو کر اونچا ہی اونچا چڑھتے ہیں۔ دنیاوی خوشی اُن کے لئے عارضی ہے اور
وہ اُس خوشی کے خواہاں ہیں۔ جو مرت لوک میں کسی کو نصیب نہیں ہو سکتی۔

اور وہ خوشی اُس وقت پراپت ہوتی
ہے۔ جب انسان لگاتار ابھیاس سے جیون مکت کی پدوی کو پراپت ہوتا ہے۔ کیا یہ کچھ
کم خوشی ہے کہ انسان اپنے سچے بندھو کو جان سکے۔ جس کا پریم اتنا اتھاہ ہے کہ کبھی
بھی کم نہیں ہوتا۔ خواہ کوئی اسکو جانے یا نہ جانے اور جس کا پیار دلی ہاتھ ہر وقت ہمارے
سر پر رہتا ہے۔ جو گربھ سے لے کر مرن پرینت ہر ایک اوستھا میں ہمارے انگ سنگ رہتے

ہیں۔ جس میں ہمارے کلیان کے لئے دیا اور پریم کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے جو ہمارے
شبھ اچھیاؤں کو پورن کر رہے ہیں۔ اور ہر ایک مصیبت سے ہماری رکھشا کرتے ہیں
ہاں جو ہم کو جب اس کی طرف پورن شردھا سے جھکتے ہیں۔ سویکار کر کے امرت پد کا
ادھیکاری بنا دیتے ہیں۔ آتما کی پرسنتا اتنی اتھاہ ہے کہ ہم کچھ بھی نہیں بتا سکتے اور
جو بتا رہے ہیں۔ وہ بہت ہی تھوڑا ہے۔ ہاں ابھیاسی کی شدھ آتما ہی اس کو معلوم کر سکتی
ہے اور وہی اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ جو لوگ آتم آنند کے اس ادھیہ درجہ پر پہنچے وہ
فرماتے ہیں۔ کہ آتما کی پرسنتا کی نسبت جو کچھ ہم نے مہاتماؤں کی بانی سے سنا تھا وہ بہت
ہی تھوڑا تھا اس میں کچھ شک نہیں اس اونچے درجہ پر قدم رکھنے کے لئے دنیاوی
بھوگوں سے مونہہ موڑنے کی ضرورت ہے۔ مگر جو ایسا کرتے ہیں۔ وہ گھاٹے میں نہیں
رہتے۔ ان کو دنیاوی بھوگوں سے بڑھکر دائمی خوشی کی پراپتی ہوتی ہے۔ جو ندی
کے سوچھ اور میٹھے جل کی خواہش رکھتا ہے۔ اس کو جوہڑوں اور نالاؤں کے گندے
جل کو تیاگ دینا چاہیے۔ یا کم از کم شدھ کر کے استعمال کرنا چاہیے۔ بس اسطرح جو امرت کی
خواہش رکھتا ہے۔ اس کو دنیاوی پدارتھوں سے اتنا ہی تعلق رکھنا چاہیے۔ جتنا ضروری
ہے۔ وہ انسان جو امرت پد کو پراپت ہو چکا ہے۔ وہ اس پرسنتا کو جو اس کی آتما کو
پراپت ہو رہی ہے۔ بیان نہیں کرتا۔ مبادا اس کا ہردہ غرور سے کھر جاوے اور وہ اپنے
لکش سے پرے نہ بھٹک جاوے اس کی حالت اس گمبھیر جل کے سمان ہے۔ جو
سمندر کی تہ میں بہہ رہا ہے۔ مورکھ لوگ دھرم کی راہ پر قدم رکھتے ہی اپنے آپکو شانت

اور اوچھے سمجھنے لگ جاتے ہیں اور یہی اُن کی بربادی کا باعث ہو جاتا ہے۔ دھرم مارگ
کے یاتری کی یہی پریکشا ہے۔ کہ وہ انتم شواس تک بھی آتما کی اُس پریشنا کو جو وہ انبھو
کر رہا ہے اپنے مونہہ سے بیان نہیں کرتا۔ بس ایسا ہونا سب کے لئے ضروری ہے کیونکہ
یہی آتما کی پرم شانتی کا سادھن ہے۔ اس دھرم روپ سامگری کو اکٹھی کرنا ہر ایک کا
فرض ہے۔ عام لوگ اگر دھرم کی طرف نہ جھکیں تو نہ جھکیں۔ مگر آریوں کے لئے ضروری
ہے کہ وہ اپنی آتما کو دھرم سے مالامال کریں۔ خواہ ایسا کرنے میں اُن کو کتنا ہی کشٹ کیوں
نہ اٹھانا پڑے آریوں کے لئے ایسا کرنا رشی کی وصیت ہے اور آریوں ہی نے رشی کی
وصیت کے لفظ لفظ کو پورن کرنا ہے۔ ہم اُسی انسان کو دیدک دھرم کا سچا ہتیشی اور
وفادار سیوک کہتے ہیں، جو مخالفت کے باوجود بھی اپنے اصولوں پر ثابت قدم رہتا ہے
اور اپنے مالک کے حکم میں سرنگون رہتا ہے۔ وید بھگوان حکم دیتے ہیں۔ فرائض کی ادائگی
ہی سے پرسنتا ہوتی ہے اس لئے ہر ایک کو اپنی آتما اور شریر کے سوچھ رکھنے کا یتن کرنا
چاہئے۔ اور اس کا پھل لوک اور پرلوک سکھوں کی پراپتی ہے۔ دوسروں کی بھلائی
میں اپنی شکتیوں کو نشکام ہو کر لگاؤ۔ اور سب لوگ آپ کے ہتیشی بنیں گے اور آپ کے
دھرم کے وفادار ساتھی ہوں گے۔ رشیوں کے مشن کی پورتی کے لئے سوچھ بنو اور رشیوں
کی آتما آپ کو آشیرباد دے گی۔ ویدک دھرم الشوریہ دھرم ہے۔ جو کوئی اس کی شرن
لیتا ہے۔ اُس کے جسمانی اور روحانی بندھن ٹوٹ جاتے ہیں۔ دھرم میں یہ وصف
ہے۔ کہ جو کوئی پورن شردھا سے اُس کا دامن پکڑتا ہے دھرم بھی اُس کا رکشک ہو جاتا

ہے۔ جس پرکار والدین اپنی سنتان کا سکھ چاہتے ہیں اُسی طرح دھرم بھی اپنے سیوکوں کو
روحانی دولت سے مالا مال کرتا ہے۔ سچ مچ دھرم ہی سب کا پتا۔ بندھو گورو اور بھائی
ہے۔ اور سب کو ایسے رکھشک کی ضرور ہی شرن لینی چاہیئے۔ کیا آپ سچ مچ آریہ کی
اچیہ پدوی کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کی ایچھا ہے۔ تو دھرم کے ساتھ زندگی بسر
کرو۔ پرماتما کو ہر وقت اور ہر جگہ ساکشی جانتے ہوئے۔ پاپ کرموں سے بچے رہو اور اُسی کو
دکھ اور سکھ میں سہایک جانو اور اُسی کی نزدیکی حاصل کرنے کے لئے اپنے من بانی اور شریر
کے دشمنوں کو دور کرو۔ دھیان رکھو دھرم کے ساتھ زندگی بسر کرنا ہی سچا سکھ ہے۔ اور اُن
ہی آتماؤں کے لئے دھرم مندر کا دوار کھلا ہوا ہے۔ اُس دھرم مندر تک پہنچنے کے لئے ہم
سب کو پورن پریتن کرنا چاہیئے۔ یہی مندر ہمارا باس ستھان ہے اور یہیں پہنچکر ہی ہم جنم مرن
روپی سنسار کے بندھنوں سے مکت ہو سکتے ہیں۔ ہاں اسی جگہ پہنچنے سے ہماری آتما کے
سمست روگ دور ہو جاتے ہیں۔ وہ آتما ہیں سچا بل پراپت ہوتا ہے جس طرح لوہا لکڑی کے
سہارے پانی پر تیرتا ہے۔ اسیطرح کمزور انسان بھی دھرم کے سہارے سنسار ساگر کو عبور
کرتا ہے۔ اس لیئے دھرم کو ہتیشی بنانے کے لئے اُن سادھنوں کا ابھیاس کرو۔ جن کا ذکر
منو بھگوان نے اپنی سمرتی میں کیا ہے۔ دھرم کے سمست لکشنوں کو اپنے جیون میں دھارن
کرو۔ اور آپ اس کا پھل پاؤ گے۔ جس پرکار بالک اپنے سد اچار سے اپنے والدین کو پرسن
کرتا ہے۔ اسیطرح آپ بھی اپنے شبھ آچرن سے اپنے مالک کو پرسن کرو۔ والدین سرشیٹھ
سنتان ہی کو پیار کرتے ہیں اور اُسے اپنی وراثت کا حقدار بناتے ہیں اور اُس کی اچھیا کو پورن

کرتے ہیں۔ بس اگر آپ بھی پربھو کی برکات کے بھاگی ہونا چاہتے ہو۔ تو سرشیشٹ بالک کی طرح
پوتر آچرن بناؤ۔ اور آپ اس کا ضرور ہی پھل پاؤ گے۔ پوترتائی آریوں کا وصف ہے وہ
انسان پوتر ہے جس کی آتما پاپ کے سوکھشم سایہ کو بھی دیکھکر کانپ اُٹھتی ہے اور سچ رُوپ کی
میں پرماتما کی جوتی کا پرکاش ہے۔ بنجر زمین پر بیج پھل آور نہیں ہوتا بس اسیطرح پاپ آتما
میں بھی شانتی نہیں ہوتی۔ پوترتائی اور آتم پرسنتا کا ایک دوسرے کے ساتھ نکٹ سمبندھ
ہے۔ جو پوتر ہے وہ پرسن ہے۔ اور جو پرسن ہے وہ پوتر ہے جس گھر میں سانپ رہتا ہو اُس
گھر کے رہنے والے سُکھ کی نیند نہیں سو سکتے۔ اُسی طرح جس آتما میں پاپ کا راجیہ ہے وہ
آتما کب سُکھی ہو سکتی ہے۔ اس لئے اس پاپ روپی زہریلے سانپ کو کچل دینا چاہئے۔
علاوہ ازیں شکرگزاری آتم پرسنتا کے لئے نہایت ہی لابھدایک ہے جو آتمائیں
دُنیاوی سُکھوں کی پراپتی پر اپنے داتا کی شکرگزار ہوتی ہیں۔ اور نمر ہو کر اُن کو بھوگتی ہیں پرماتما
اُن کو اُچیہ سے اُچیہ برکتوں کا بھاگی بنا کر اُن کی آتما کو پرسن کرتے ہیں۔ نفس پرست لوگ
پرماتما کے دان کے نیچے دبے ہوئے اپنے داتا کا بھولکر بھی چنتن نہیں کرتے اور اکثر کہا
کرتے ہیں۔ کہ کیا پرماتما کو انکی شکرگزاری کی ضرورت ہے۔ ہم اُن کا یہی اُتر دیتے ہیں کہ
جس طرح سگندھت پشپ کے پاس جانے سے پشپ کو کچھ لابھ نہیں ہوتا۔ بلکہ ہم کو ہی
خوشی پراپت ہوتی ہے اُسی طرح دیامئے بھگوان کی شکرگزاری سے ہمارا اپنا کلیان ہے
شکرگزاری کی عادت ڈالکر دیکھ لو۔ آپ کی آتما کتنی اُچیہ ہو جاتی ہے۔ پرماتما ہر ایک کی
سُنتے ہیں اور اُنہی کو اپنی اُموبیہ برکتوں سے مالا مال کرتے ہیں۔ جن میں شکرگذاری پائی

ہے۔ اس لیئے ضروری ہے کہ سب لوگ اپنے پربھو کی برکات کے لیئے شکر گزار ہوں پھر
وہ روحانی اور جسمانی بندھنوں سے مکت ہو کر خوشحال ہونگے۔ جسطرح جل سورج کی تپش
کے دوارا بخارات کی شکل میں اوپر چڑھتا ہے اور پھر بارش کی شکل میں زمین پر گر کر کھیتوں
کو ہرا بھرا کر دیتا ہے۔ اسیطرح شکر گزاری کے بھاؤ ہمارے لیے برکات کا باعث ہوتے
ہیں۔ انسان کو صرف سکھ کی سامگری کی پراپتی پر ہی پرماتما کا شکر گزار نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ
دکھ اور تکلیف میں بھی سچے ہردے سے شکر گزاری کے بھاؤ پرگٹ کرنے چاہیئے۔ کیونکہ
ہر ایک اوستھا جو کرم انوسار ہمارے حصہ میں آتی ہے۔ وہ ہمارے لئے نہایت ہی مفید اور
ہم کو پوِتر بنا کر نئی سے نئی برکتوں کا ادھیکاری بناتی ہے۔ اور دکھوں سے مکت کراتی
ہے۔ جو لوگ دکھ میں بھی سنتشٹ رہتے ہیں وہ اپنی مختلف تکالیف میں بھی شانت
رہتے ہیں۔ پرماتما اُنکی سہایتا کرتے ہیں۔ اور وقت پر اُن کو دکھوں سے مکت کر دیتے
ہیں۔ پس میرے عزیز تو پرم شانتی کی پراپتی کے لئے پورن شردھا سے کوشش کر۔
آریہ جیون کی یہی بزرگی ہے۔ کہ وہ ہر اوستھا میں خوشحال رہے۔ کیا ہوا اگر ہم کو موجودہ جیون
میں دھرم مارگ پر چلتے ہوئے تکالیف کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ گر وشواس رکھو جیون کی
حد یہاں ہی ختم نہیں ہوگی۔ بلکہ جیو آتما کو کرم انوسار ایک کے بعد دوسرا جیون دھارن
کرنا ہوگا۔ اور وہ انسان جو موجودہ جیون میں دکھوں کے نیچے دبا ہوا بھی شکر گزاری
سے اپنی زندگی کے ایام کاٹ رہا ہے۔ اُس کا دامن آگامی جیون میں ضرور ہی سکھوں
سے بھرپور ہوگا۔ ہاں اُس کی آتما پرم شانتی کو پراپت ہوگی۔ پرماتما ایشر باد

کریں اور ہم کو اس یوگ بنا دیں۔ کہ ہم ہر ایک اوستھا میں شانتی سے گذرتے ہوئے اُن کو سمرن کریں تاکہ ہمارا جیون میٹھا ہو اور ہم پرسنّ ہو کر اس فانی چولے کو تیاگ کریں ✤

سوکھ سادھن

تندرستی ہزار نعمت ہے۔ جو تندرست ہے وہی پرسنّ ہے۔ وہی بھوگوں کا پتی ہوتا ہے اور اُسی کے لئے بھوگ بھی کلیان دایک ہوتے ہیں۔ وہی پراُپکاری ہو سکتا ہے اور لوک اور پرلوک کی سامگری اکٹھی کر سکتا ہے۔ روگی انسان نہ صرف اپنے اوپر ہی بوجھ ہے بلکہ دوسروں کے لئے بھی وبالِ جان ہے۔ وہ نہ خود اپنے فرائض کی ادائیگی سے الگ رہتا ہے۔ بلکہ دوسرے لوگوں کے لئے بھی رکاوٹ ہوتا ہے۔ دنیا میں جو انسان ترقی کے راستہ پر قدم رکھنا چاہتا ہے۔ اُس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ پہلے اپنی تندرستی کا خیال کرے۔ مورکھ لوگ اکثر کہہ دیا کرتے ہیں کہ روگی ہونا ہماری قسمت میں ہی لکھا تھا۔ یہ غلط ہے دکھ اور سکھ کا سمبندھ کرموں کے آدھین ہوتا ہے۔ انسان جیسے کرم کرتا ہے۔ ویسے ہی پھل پاتا ہے۔ مختلف پرکار کے روگ اکثر آگیانتا کے کارن ہی ہمارے حصہ میں آتے ہیں۔ چونکہ ہم آروگیہ رکشا کی طرف دھیان نہیں دیتے۔ اس لئے اُن نیموں کو کبھی استعمال میں نہیں لاتے جو ہماری تندرستی کے لئے مفید ہیں۔ انسان کو سمرن رکھنا چاہئے کہ شریر اور آتما کا ایک دوسرے کے ساتھ نکٹ سمبندھ ہے ایک کا دوسرے پر ضرور

ہی اثر ہوتا ہے۔ بلوان شریر ہی میں بلوان آتما واس کرتی ہے مگر نربل شریر کو یہ تیاگ دیتی ہے۔ اس لئے بدھی وان انسان وہی ہے جو اپنے شریر اور آتما کی ساتھ ساتھ رکشا کرتا ہے۔ بزرگ آریہ رشیوں کے جیون کا پاٹھ ہم کو بتا رہا ہے کہ وہ لوگ کم از کم سو سال کی آیو سے پہلے اپنے شریر کو تیاگ کرنا پاپ قرار دیتے تھے۔ اُن کے پیچھے اُن کی زندگی میں اکال مرتیو کو پراپت نہیں ہوتے تھے۔ اس کا کارن یہ ہے۔ کہ وہ مہاتما لوگ شریر اور آتما کی ساتھ ساتھ رکشا کرتے تھے۔ جہاں اُن کی آتما دھرم آچرن سے پوتر ہوتی تھی۔ وہاں اُن کا شریر بھی دھرم روپی سانچے میں ڈھالا جاتا تھا۔ جو اُن کو تینوں پرکار کے دکھوں سے بچائے رکھتا تھا۔ بدقسمتی سے آریہ ستان نے اپنے بزرگوں کے پوتر مارگ کو تیاگ دیا اور اس کی سزا اُن کو بھی مل رہی ہے۔ کہ وہ نہ صرف اکال مرتیو کو پراپت ہو رہے ہیں۔ بلکہ ہر پرکار کے نہی دست بھی ہیں۔ جو نیم شاریرک رکشا کے نمت ہمارے بزرگوں کے جیون میں پائے جاتے تھے۔ وہ یہ تھے:۔

(۱) سورج اودے ہونے سے چار گھڑی پہلے وہ اُٹھتے تھے۔ اور پراتہ کال کی وایو سیون کے نمت کھلے میدان یا ندی کے کنارے چلے جاتے تھے۔ اور شوچ آدی سے فارغ ہو کر سندھیا اپاسنا کیا کرتے تھے۔ یہی شبھ کرم اُن کی تندرستی کی نیہہ تھا۔ اور اس شبھ کرم کو وہ پرتیدن شردھا سے نت سیون کیا کرتے تھے۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ شدھ وایو ہی ہر ایک جیو دھاری کے جیون کا آدھار ہے اور کہ شہروں اور تنگ و تاریک کوچوں میں شدھ وایو کا ملنا بہت ہی مشکل ہے۔ ندی کے کنارے یا کھلے

میدان میں جہاں سوچھ وایو آتی جاتی ہے ۔ وہ ایکانت ستھان میں بیٹھکر پرانایام کیا کرتے تھے ۔ جس کے ابھیاس سے مختلف پرکار کے روگ دور ہوتے ہیں ۔ اور انسان کے شریر میں بل بڑھتا ہے پھیپھڑے مضبوط ہوتے ہیں ۔ جس شہر کی نالیاں ہر روز صاف نہ کی جاویں وہاں بدبو اور غلاظت ہی باس کرتی ہے ۔ بس اسیطرح اس شریر روپی نگری کی نالیوں کو پرانایام دوارا ہر روز صاف کرنا چاہئے ۔ اور آپ دیکھو گے کہ آپ کے شریر میں کتنا زیادہ بل بڑھتا ہے ۔ اس ابھیاس کے علاوہ وہ نتیہ ویایام ڈنڈ وغیرہ کیا کرتے تھے ۔ تاکہ اُن کے ہر ایک رگ و ریشہ میں سوچھ خون کی آمد و رفت جاری رہے ۔ جوان لوگوں کو صبح کی سیر کرنے کے علاوہ مختلف پرکار کی ورزش ضروری کرنی چاہئے ۔ تاکہ شریر کے وہ انگ جن پر سیر کرنے سے نمایاں اثر نہیں ہوتا مضبوط ہوتے رہیں ۔ البتہ بوڑھے اور کمزور لوگوں کے لئے سیر کرنا ہی لابھ دایک ہے ۔ کیونکہ اُن کے اعضائے کمزور ہونے کے کارن ویایام وغیرہ کی تکلیف کو سہن نہیں کر سکتے +

(۲) پرانے آریہ لوگ اپنے نواس ستھان ۔ بستر ۔ شریر ۔ برتن ۔ جل وایو کھانے پینے کے پدارتھ سوچھ رکھتے تھے ۔ اپنے گھروں کی وایو شدھی کے لئے وہ ہر روز ہون یگیہ کیا کرتے تھے ۔ اور گھروں کے اردگرد میلے پدارتھوں کے ڈھیر جمع نہیں رہتے تھے اُن کے مکان آجکل کیطرح تنگ و تاریک نہیں ہوتے تھے ۔ بلکہ اُن کا باس ستھان نہایت صاف کشادہ اور ہوادار ہوتا تھا ۔ جہاں سورج کی روشنی آتی جاتی رہے ۔ ایک ہی ستھان میں بہت پُرش اکٹھے مل کر نہیں سوتے تھے ۔ وغیرہ وغیرہ یہی کارن تھا کہ ہمارے

بزرگ مختلف پرکار کے روگوں سے بچے رہتے تھے۔ شاستروں کی ہدایت انوسار وہ اپنا بھوجن نیم انوسار کرتے تھے۔ یعنی سوائے صبح اور شام کے وہ تیسرے وقت بھوجن نہیں کیا کرتے تھے۔ اُن کا کھان پان ہر طرح سے سادہ ہوتا تھا۔ اور پندرہ روز کے بعد وہ فاقہ کشی بھی کیا کرتے تھے وغیرہ وغیرہ۔

(۳) سب سے بڑا سادھن جو اُن کے شریر کو آروگیہ رکھتا تھا وہ برہمچریہ کا پالن تھا۔ ۲۵ سال سے پہلے بالک اور ۱۶ سال سے پہلے کنیا گرہست آشرم میں داخل نہ ہونے پاتی تھی۔ گرہستی ہونے پر بھی سب لوگ وشئوں میں آسکت نہیں ہوتے تھے۔ بلکہ رتوگامی ہوکر نواس کرتے تھے۔ ۵۰ سال کی آیو کو پہنچ کر ہر ایک گرہست وشئوں سے تعلق چھوڑ کر اپنے پرلوک کے سدھار کے لئے بان پرست آشرم میں داخل ہونا پُن کا کام سمجھتا تھا۔ یہی اُن کی آنتی کا راز تھا۔ اور اگر آریہ لوگ اپنے بزرگوں کے بتائے ہوئے مارگ پر پورن شردھا سے چلیں گے۔ تو وہ بھی ہر پرکار سے اُنت ہوں گے اور مختلف پرکار کے روگوں سے بچتے ہوئے پورن آیو کے سکھ کا لابھ اُٹھائیں گے۔ ہم پرماتما سے یہی پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ ہم کو سوجھ بُدھی پردان کریں۔ تاکہ ہم اپنے بزرگوں کے باندھے ہوئے نیموں کو پورن شردھا سے سویکار کریں ٭

آریہ ودیارتھیوں کے فرائض

عزیز بچو۔ تم نہایت ہی خوش قسمت ہو کیونکہ تم نے آریہ گھرانوں میں جنم لیا ہے۔ وہ بالک بھاگوان ہے جس کو پرماتما کی اپار دیا سے سریشٹ سداچاری دھرم سے پیار کرنے والے ماتا پتا اور گورو پراپت ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہی اپنے بالکوں کے جیون کو پوتّر اور کار آمد بنا سکتے ہیں۔ اس لئے تمہارا بھی دھرم ہے کہ تم اُن کی سکشا سے لابھ اٹھاؤ۔ اور فرائض شناس بنو۔ تاکہ تمہارا جیون دیش اور دھرم کے لئے کار آمد ہو اور تمہارے ماتا پتا اور گورو تمہاری کیرتی اور یش کو سُنکر پرسن ہوں۔ تم اپنے والدین اور گورو کو اپنا سچا ہِتیشی جانو کیونکہ تمہاری بہتری اور تمہارے کلیان کے لئے اُن کے دلوں میں سچا پریم ہے۔ وہ تم کو اس دنیا میں اُنت ہوتا ہوا دیکھکر پرسن ہوتے ہیں۔ اتنا اگادھ پریم جو تم ان میں پاؤ گے وہ دنیا میں کسی اور میں بھی نہیں ملے گا۔ اس لئے مبارک ہے وہ سنتان جو اپنے آپ کو اُن کے آدھین بناکر اُن کی امولیہ سکشا سے لابھ اُٹھاتا ہے تم نے بارہا اپنے فرائض کی نسبت اپنے ماتا پتا اور گورو سے بہت کچھ سُنا ہوگا۔ مگر ہم بھی اُن ہی باتوں کو دہرانا چاہتے ہیں۔ تاکہ تم کو اپنے مختلف فرائض سمرن رہیں۔ اور تم اُن کا پالن کرتے رہو تمہارا دھرم کیا ہے۔ راونتر؛ ودیا ابھیاس۔ وشواس رکھو ودیا پراپتی ہی بالک کا پرم تپ ہے۔ جس بالک نے ودیا پراپتی کے لئے یتن نہیں کیا وہ اپنے خاندان کے لئے کلنک ہے۔ وہ نہ خود ہی ناش ہوگا۔ بلکہ اپنے خاندان

کے یش اور کیرتی کو بھی نشٹ کریگا۔ ودیا پراپتی کا سادھن کیا ہے؟ (اُتر) برہمچرج اور سیوا۔ برہمچرج اور سیوا کے کیا نیم ہیں اُتر بالک یگیوپویت دھارن کر کے گوروکل میں باس کرے۔ اور اندریوں کو روکتا ہوا پٹھن پاٹھن میں لگا رہے پراتہ کال سورج اودے ہونے سے پہلے اُٹھے شوچ آدی سے فارغ ہو کر سندھیا اُپاسنا اور ہون یگیہ کرے۔ اور پشچات گورو کے چرنوں میں بیٹھکر اپنا پاٹھ پڑھے یہ کرم جب تک وہ ودیا سماپت نہ کرے برابر کرتا رہے۔ ودیا ابھیاس کی حالت میں مالش سیون۔ منشی اشیاء کا استعمال۔ کٹھور وچن بولنا۔ سوگندھت پشپوں کا دھارن کرنا۔ استریوں کے ساتھ ایکانت میں بیٹھنا۔ اُن کو دیکھنا۔ اُن سے بولنا۔ آنکھوں میں سرمہ ڈالنا پاؤں میں جوتا پہننا۔ سر پر چھاتہ لگانا۔ ناچنا۔ گانا بجانا جوا کھیلنا۔ آپس میں جھگڑا اپواد کرنا۔ استیہ بھاشن کرنا۔ دست آور اشیائے کھٹے میٹھے پدارتھوں کا سیون کرنا وغیرہ وغیرہ تیاگ دے۔ کم از کم ۲۵ سال کی آیو تک اپنے ویریہ کی رکشا کرے۔ اور بھول کر بھی اس کا نشٹ نہ کرے۔ کیونکہ ویریہ کی رکشا سے بل بدھی اور پراکرم کی پراپتی ہوتی ہے۔ جو برہمچاری اپنے ویرج کی رکشا نہیں کرتا۔ وہ برہمچرج کے برت کو نشٹ کرتا ہے۔ اور آپ بھی دربل ہوتا ہے۔ اگر کسی کارن سے برہمچاری کا سوپن پات ہو جاوے تو پراتہ کال سنان کر کے ایشور اُپاسنا کرتا ہوا وید پاٹھ کرے اور ایشور سے بل مانگے کہ وہ اُس کو شُدھ بدھی پردان کریں تاکہ اُس کا چنتن اور کرم سب پوتر ہوں جن کے دوارا وہ اپنے ویرج کی رکشا کر سکے برہمچاری زمین پر سووے

اور اُن گھروں سے کبھی بھکشا نہ کرے جہاں ایشور پوجا اور یگیہ نہیں ہوتے۔ کیونکہ اُنکا اَنّ دوش یکت ہوتا ہے۔ اور اَنّ کے دوش یکت ہونے سے کھانے والوں کی بدھی بھی بھرشٹ ہو جاتی ہے۔ ان مذکورہ بالا کرموں کے کرنے میں کبھی بھی سستی نہیں کرنی چاہیئے۔ جو برہمچاری متواتر سات دن تک ان کرموں کو نہیں کرتا۔ تو اُسکو پراشچت کرنا چاہیئے اور وہ پراشچت یہ ہے کہ وہ سات دن اور رات برت دھارن کرے۔ برت ہی شُدھی کا مُول ہے۔ برہمچاری جب گورو کے پاس جاوے۔ تو گورو کے مُکھ کو دیکھتا ہوا اشٹریہ بانی اور اندریہ من ان سب کو بس کیئے ہوتے ہاتھ جوڑے کھڑا رہے۔ دکشن ہاتھ باہر نکالے رکھے۔ ستیہ اچار یکت رہے۔ جب گورو کہے بیٹھ جاؤ تب بیٹھے۔ جب گورو اُٹھے آپ پہلے اُٹھے۔ اور بیٹھنے کے پیچھے بیٹھے۔ جب گورو بھوجن کرتا ہو کسی سے باتیں کرتا ہو۔ سویا ہوا ہو۔ آپ مُکھ پھیر بیٹھے۔ اُس سمیہ گورو کو نہ بلاوے گورو چلے تو گورو کے پیچھے چلے۔ گورو کا نام نہ بولے۔ اور گورو کے چلنے بولنے وغیرہ کی نقل نہ اُتارے +

ودیارتھی گورو کی استری کو نمسکار کرے۔ اور ماتا کے سمان اُس کا ستکار کرے۔ گورو کی استری کے پاؤں کو ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ اُس کے انگ کو سپرش کرے استری کو گورو بھی نہ دھارن کرے۔ استریوں کو دور ہی سے نمسکار کرے۔ اور اُن کا سایہ بھی اپنے اوپر نہ پڑنے دے۔ سورج اودے ہونے تک اور نہ ہی دن کے وقت اور نہ ہی سندھیا کال اور سورج است ہونے کے سمیہ کوئی ودیارتھی سووے۔ اور اگر کبھی بھولکر

بھی ایسا کرے تو اُس کو ایک دن اور رات فاقہ کشی کرنی چاہیئے۔ اور گائیتری کا جپ کرے جو ودیارتھی اس پرآسچت کو نہیں کرے گا۔ وہ پاپ کا بھاگی ہوگا ہاں دکھ اور بیماری میں ایسا کرنا دوش نہیں ہے۔ ماتا پتا اور گورو کا دکھ اور بیماری میں آنادر نہ کرے۔ ان سب کی سیوا کرنا برہم چاری کا پرم دھرم ہے۔ ماتا کی بھگتی سے اس لوک کا سکھ ملتا ہے پتا کی بھگتی سے سورگ لوک پراپت ہوتا ہے۔ اور گورو سیوا سے برہم پراپتی ہوتی ہے جس برہمچاری نے ان جیتے جاگتے دیوتاؤں کو اپنی پوجا سے پرسن کیا ہے۔ وہی سچا دھارمک ہے۔ اُس نے سب ہی دھرم کما لئے۔ اور جس نے ان کو اپنی سیوا سے ترپت نہیں کیا۔ جوان دیوتاؤں کی آشیرباد کا پاتر نہیں بنا۔ اُس کے سب دھرم نشپھل ہو جاتے ہیں۔ برہمن کشتریہ اور ویش کمار سب ہی وید آدی ست ودیاؤں کا ابھیاس کریں کیونکہ یہی اُن کا پرم تپ ہے۔ جو منشیہ ودیا میں رُچی نہیں رکھتا وہ شودر کہلاتا ہے +

یگیوپویت دھارن کرنے سے پہلے بالک شودر ہوتا ہے۔ اور یگیوپویت دھارن کرنے ہی سے دوِج پد کو پراپت ہوتا ہے۔ اس لئے ماتا پتا اپنے بالکوں کا نیت سمیہ پر ضرور ہی یگیوپویت سنسکار کرائیں۔ جس پرکار اگنی لوہے کو شدھ کر دیتی ہے۔ اسی طرح ویدوکت سنسکار انسان کو نیا جیون پردان کرتے ہیں۔ وید بانی کا ابھیاس یگیوپویت کے سمیہ سے لے کر مرن پرینت ہر ایک دوِج کو جاری رکھنا چاہیئے۔ اور یہی ابھیاس اُن کو نیچے گرنے سے بچا دے گا۔ اور اُن کو دھن بندھو۔ اودستھا کرم ودیا کا بھاگی بنا دے گا دھن سے بندھو بندھو سے اودستھا اودستھا سے کرم اور کرم سے ودیا سریشٹ ہے۔

ہے اس لئے ودیا کی پراپتی کا سب کو یتن کرنا چاہئے۔ جب تک برہمچاری ودیا کو سماپت نہ کرے۔ تب تک وہ گرہست آشرم میں پرویش کرنے کا چنتن بھی نہ کرے۔ کیونکہ گرہست آشرم میں پرویش کرنے کا بلوان لوگوں کو ہی ادھکار ہے اور جو ودیا آدی بلوں کی پراپتی کے بغیر گرہستی بنتا ہے۔ وہ ضرور ہی کچلا جاوے گا + ودیارتھی کا پرم دھرم ہے کہ ودیا سماپتی کے پشچات بھی مرن پرینت گورو کا ستکار کرتا رہے۔ جس کی دیا سے وہ برہم لوک کی پراپتی کا بھاگی بنا ہے۔ ودیا سماپتی پر کرتگیہ بالک گورو کا سورن۔ گئو۔ گھوڑا۔ چھتری آسن۔ ان۔ شاک پھل پھول۔ وستر وغیرہ سے ستکار کرے اور جہاں تک جیتا رہے۔ اُس ودیالہ کو جس میں اُس نے ودیا پراپت کی ہے۔ ماتا رہے۔ اور اُس کی بردھی میں یتن کرتا رہے۔ جو بالک ان دھرموں کو پورن شردھا اور پریتی سے پالن کریں گے وہ اپنے آگامی جیون میں سرسبز ہوں گے خوشحال ہوں گے +

ودیا سماپتی پر گورو اُپدیش

ودیارتھی کو ودیا سماپتی پر جو اُپدیش پورن ہت سے گورو دیتا تھا۔ اُس کا ذکر تیتریہ اُپنشد میں آتا ہے گورو فرماتا ہے۔ سچ ستیہ بولنا۔ دھرم کا آچرن کرنا۔ سوادھیائے سے پرمادنہ کرنا۔ سنتان کے سلسلہ کو مت کاٹنا سچائی دھرم کوشل ایشورج کے بڑھانے وید کے پڑھنے اور پرچار کرنے دیو کاریہ اور پتر کاریہ میں کبھی پرمادنہ کرنا۔ ماتا کو دیوتا جاننا۔ پتا کو دیوتا جاننا۔ آچاریہ اتیتھی کو دیوتا جاننا۔ جن کرموں میں برائی نہ ہو۔ ان کو کرتے رہنا ٹھیک

سکاموں پر ہمیشہ عمل کرنا۔ جو تمہارے گھر اوتم برہمن آوے اُس کو آسن وغیرہ سے سنکار کرنا شردھا اور پورن پریم سے اُس کو آرام دینا۔ اگر کسی برت آچار میں سندیہہ ہو تو وید پاٹھی دھرم سے پیار کرنے والے برہمن سے پوچھنا۔ جیسا وہ حکم دے ویسا ہی کرنا۔ اس ہت کاری اُپدیش پر سب ودیارتھی مرن پرینت کاربند رہتے تھے۔ اور اسی عمل سے وہ لوک اور پرلوک کے سُکھوں کے بھاگی ہوتے تھے*

گرہست دھرم

ودیا سماپتی پر بالک گورو کی آگیا لے کر سماورتن سنسکار کی ودھی سے سنان کرے۔ سر جٹا دور کرے۔ سندر سندر بستر اور بھوشن دھارن کرے۔ پھر سندر لکشن اور گنوں سے یُکت کنواری سے جو ماتا کی سپنڈی نہ ہو پتا کے گوتر والی نہ ہو اور اپنے ہی ورن کی ہو۔ سُندنام ہو۔ سندر رُوپ ہو۔ ہنس یا ہاتھی کی طرح کی چال ہو۔ کیش۔ لوم۔ دانت جس کے چھوٹے چھوٹے ہوں۔ کومل انگ ہوں اُس کنیا سے شادی کرے۔ اور جن کا سمبندھ منع ہے۔ وہ کل اگر دھناڈیہ بھی ہو تو بھی اُس کُل میں شادی نہ کرے۔ پھر اور بھی لکھا ہے کرم ہین۔ سرلیشٹ پُرشوں سے رہت جس کُل میں وید کا پڑھنا نہیں ہے۔ جس کُل میں بواسیر کھانسی مند اگنی۔ مرگی۔ سفید کوڑھ یا کسی اور پرکار کا روگ ہو۔ اُن کلوں میں کی کنیا نہ لیوے۔ جو ہین جاتی کی کنیاؤں سے شادی کرتے ہیں۔ وہ اپنے دھرم سے پتت ہو جاتے ہیں۔ اور اُن کو سورگ کی پراپتی ہی نہیں ہوتی۔ چنانچہ منو بھگوان فرماتے

ہیں۔ جس گھر میں ہین جاتی استری ہوتی ہے۔ اور شودر سب گھر کے کاموں کو کرتا ہے اُس کا دیا ہوا ان اور جل دیوتا اور پتر لوگ گرہن نہیں کرتے۔ اور وہ پورش سورگ کو بھی پراپت نہیں ہوتا۔ بیاہ آٹھ قسم کا ہے۔ برآہم۔ دیو۔ آرش۔ پرجاپتیہ۔ آسُر۔ گندھرب۔ راکشس۔ پیشاچ +

(۱) برہم۔ دُلہا۔ دُلہن دونوں مناسب طور پر برہم چرج سے کامل عالم دھرمی اور نیک چلن ہوں اُن کا آپس کی رضامندی سے بیاہ ہونا برآہم بیاہ کہلاتا ہے +

(۲) دیو۔ یگیہ کرتے ہیں پروہت کا کام کرتے ہوئے داماد کو زیورات سمیت لڑکی کا دینا دیو بیاہ کہلاتا ہے +

(۳) آرش۔ دُلہا سے کچھ لے کر بیاہ ہونا آرش بواہ کہلاتا ہے +

(۴) پرجاپتیہ۔ دھرم کی ترقی کو مدنظر رکھکر دونوں کا بیاہ ہونا +

(۵) اُسر۔ اوروں کو کچھ دے کر دُلہا اور دُلہن کا بیاہ ہونا اُسر کہلاتا ہے +

(۶) گندھرب۔ بغیر کسی قاعدہ اور وقت کی پابندی کے دُلہا دُلہن کا اپنی مرضی سے آپس میں تعلق پیدا کرنا +

(۷) راکشس۔ لڑائی کر کے جبراً یعنی چھین جھپٹ کر یا فریب سے لڑکی کو حاصلکرنا

(۸) پیشاچ۔ سوئی ہوئی۔ نشہ سے بدمست یا پگل عورت سے جبراً زنا کرنا +

ان مذکورہ بالا اقسام کے بیاہوں میں سے برہم بیاہ سب سے عمدہ۔ دیو درمیانہ آرش اُسر۔ اور گاندھرب ادنے۔ راکشس نیچ اور پیشاچ سب سے خراب ہے

اس لئے دوجّوں کا دھرم ہے کہ وہ اُتم درجہ کا بیاہ کریں۔ براہم بیاہ سے جو سنتان پیدا ہوتی ہے۔ وہ سُنیہ کرموں کو کرتی ہے۔ اور اپنے کنبہ کے لوگوں کو بھی پاپ سے مکت کرنیوالی ہوتی ہے۔ اور جو دُشٹ بواہ سے سنتان ہوتی ہے۔ وہ دُشٹ اور پاپ آچرن کرنے والی ہوتی ہے اس لیئے سب منشوں کو شُدھ بواہ کرنا چاہیئے۔ گرہست اُس کنیا کے ساتھ شادی کرے جس کا آچرن پوتّر ہو۔ سدا پرسنّ رہنے والی ہو۔ شوک کرنے والی نہ ہو۔ گھر کے کاروبار کو من لگا کر کرنے والی ہو۔ پتی۔ ساس۔ سسر کی آگیاکاری ہو۔ سکھدائی ہو۔ دُشٹ ہردے والی۔ بدچلن استریوں سے سنگ نہ کرنے والی ہو۔ گھر گھر گھومنے والی نہ ہو۔ ہٹ بولنے والی نہ ہو پرسنّ ہوکر جاگنے والی اور سونے والی ہو۔ پراتہ کال سورج اودے ہونے سے پہلے اپنے نتیہ کرموں کو کرنے والی ہو جو لوگ گرہست آشرم میں پرویش کریں وہ اپنے اپنے ورن کے دہرم کو پالن کرتے رہیں۔

برہمن دھرم۔ پُورن ودیا آدی شُبھ گُن یکت ہو۔ سب کا اُپکار کرنے والا ہو اور شم دم آدی گنوں سے یُکت ہو +

کشتری دھرم۔ راجیہ اور اُس کا نیائے سے پالن۔ اُتم پرجا اور اس کی اُونتی سنیہ ودیا آدی سے نیچ اور آدرگتا ستریہ اور آتما کے بل سے پرکاشمان اور ان کی اونتی سے کبرتی وان ہو۔ پڑھی ہوئی ودیا کا نتیہ وچار کرے۔ دھن اُپارجن اور اُس کی رکشا کرنا اور دھرم یُکت کاموں میں خرچ کرنا +

ویش دھرم۔ کھیتی باڑی کرنا۔ گؤ سے آدی پشو پالن کرنا۔ دھن اُپارجن کرنا اور

دھرم سمبندھت کاموں میں خرچ کرنا۔ گرہست استری اور پورش اُتم کرم کرتے ہوئے اپنے جیون کو بڑھائیں۔ وشئہ آسکت نہ ہوں۔ کو بیچھ روگ اور ادھرم آچرن کو تیاگ کر اپنے سریر کو اچھا بنائیں۔ اچھے شدھ لبتر اور بھوشنوں کو دھارن کریں۔ نندا چھوڑ کر گنوں کو چنتن کریں اور چر کال جیون کو دھارن کرنے کے لئے اُس کے انکول آہار ویوہار کیا کریں۔ سب دُکھ دور کرنے کا اپائے اور اُس کی سامگری کو دھارن کریں۔ اُتم دودھ جل اور ان کا شودھن اور بھگتی سے سیون گھرت دودھ اور مدھو آدی اور اُس کا یکتی سے آہار ویوہار۔ اُتم چاول آدی ان اور اُس سے اُتم سنسکار کئے ہوئے کھانے یوگ پدارتھ اور اُس کے ساتھ اُتم دال شاک آدی کا سیون کریں ✢

اُنّت مدرا کا سیون نہ کریں۔ یگیہ کریں۔ کنواں تالاب سرائے وغیرہ کے بنانے میں بھی دھن خرچ کریں۔ پرجا کی اُتپتی پالن اور اُنتی کریں۔ گائے آدی پشوؤں کا پالن اور اُنتی کرتے رہا کریں۔ اپنے خاندان کے کلیان کے لئے استری اور پتی ایک دوسرے سے پریم بھاو سے برتاؤ کریں۔ اور پرسن رہیں۔ اگر استری اور پتی میں پریم نہ ہو تو اس خاندان میں کلیش باس کرتا ہے۔ اور اُن کے گھر میں اُتم سنتان بھی نہیں ہوتی اور اگر ہوتی ہے۔ تو جلدی نشٹ ہو جاتی ہے۔ کُل کو آنند دپ کرنے کا یہی سادھن ہے کہ پُرش استریوں کو سدا پرسن رکھیں۔ پتا۔ بھراتا۔ پتی اور دیور کو یوگیہ ہے کہ وہ اپنی کنیا بہن استری اور بھرجائی کی سدا پوجا کریں۔ یعنی یتھا یوگیہ مدھر بھاشن بھوجن لبتر آبھوشن آدی سے پرسن کریں۔ جن کو کلیان کی اچھیا ہے۔ وہ استری کو کبھی کلیش

دیں۔ کیونکہ جس کل میں ناریوں کی پوجا یعنی ستکار ہوتا ہے اُس کل میں گُن بھوگ اور اُتم
سنتان ہوتی ہے۔ اور جس کل میں استریاں اپنے اپنے پرشوں کے مِتھیا آچرن اور بیوہار آدی دوشوں
سے دکھی ہوکر شوک کرتی ہیں۔ وہ کل جلدی ہی نشٹ ہو جاتی ہے۔ اور جس کل میں استریاں
پرشوں کے سریشٹ آچرن سے پرسن رہتی ہیں۔ وہ کل ہمیشہ بڑھتی ہے۔ جس کل میں استریاں
ستکار کو پراپت نہیں ہوتیں۔ وہ کل استریوں کی بد دعا سے جلدی ہی نشٹ ہو جاتی ہے۔ اس
لئے ایشورج کی اچھیا رکھنے والے پرشوں کا پرم دھرم ہے۔ کہ استریوں کی بھوشن بستر کھان پان
آدی سے سدا پوجا اور ستکار کریں۔ اور اپنے آچرن کو پوتر بنائیں جن سے استریاں سدا ہی
پرسنّ رہیں۔ پرش کو وشواس رکھنا چاہیئے۔ کہ پرش کے دشٹ آچرن سے استری دشٹ
آچرن والی اور سریشٹ آچرن سے سریشٹ آچرن والی ہو جاتی ہے۔ اس لئے منش
کا آچرن سب سے پہلے اُتم ہونا چاہیئے۔ استری کو شاستروں میں لکشمی کا نام دیا گیا ہے۔
اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ لکشمی شوبھا دھن اور استری میں کچھ بھی بھید نہیں ہے۔ سنتان اُتپن
کرکے اُن کا پالن پوشن رکھشا اور سکشا کرنے والی استری ہی ہے۔ گرہست کا تمام سکھ استری
پر ہی منحصر ہے۔ جہاں استری کی نہیں وہاں سکھ نہیں اس لئے استری ستکار کرنے کے یوگیہ ہے۔
اور اُسی کی بدولت گرہست آشرم سب سے بڑا اور پوتر آشرم کہا گیا ہے۔

گرہستی کا پرم دھرم ہے کہ پرائے گھر میں بھوجن آدی کی اچھیا نہ کرے کیونکہ ایسا کرنا صرف
اتیتھی کا ہی دھرم ہے۔ اتیتھی جب گرہست کے گھر آوے۔ تو اس کا یتھا یوگیہ ستکار کرے
اور اُس کو آسن لوٹا اسنان اور پلنگ آدی دیوے۔ اتیتھی کا ستکار گن کرم اور سبھاو انکول

ہونا چاہیے۔ جو اتیھی پاکھنڈی ویدنندک ناستک - ایشور - وید اور دھرم کو نہ ماننے والا پاپ
آچرن کرنے والا ہنسک ہتھیا ابھیمانی پرائے پدارتھ کو دھوکہ دے کر ہر لینے والا ہو اُس کا بانی
سے بھی ستکار نہ کریں - گرہست اپنے نرباہ کے لئے دھرم سے اَنّ اکٹھا کرے یعنی جس
کرم میں گنگنا جھوٹھ - دھوکہ - فریب وغیرہ وغیرہ ادھرم ہوں - اُس ویدوکت کرم سے اپنی
روزی کماوے - گرہست ہمیشہ ستیہ دھرم یعنی آپت پرشوں کے بیوہار اور شوچ پوترتا ہی میں
ہمیشہ لگے رہیں - اور ستیہ بانی بھوجن آدی کے وبھ رہت ہاتھ پاؤں وغیرہ کی کو چیشٹا
چھوڑ کر دھرم سے اپنی سنتانوں کو اُتم سکشا دیتے رہیں - اگر ادھرم سے چکرورتی
راجیہ بھی پراپت ہو تو وہ بھی سویکار نہ کریں - اور اگر اپنی کامنا دھرم سے سدھ ہوتی ہو۔
تو بھی ادھرم سروتھا چھوڑ دیں - اور جس کرم کے کرنے سے سنسار کی اونتی اور بھلائی
کا ناش ہو دیسا نام مانز دھرم کبھی نہ کریں - جو لوگ دھرم سے پدارتھوں کو اکٹھا کرتے ہیں وہی
پوتّر کہلاتے ہیں - نہ کہ جو جل اور مٹی کے سیون سے اپنے آپ کو پوتّر مانتے ہیں - وودوان
کھشما سے دُشٹ کرمچاری ست سنگ اور ودیا ابھیاس سے - گپت پاپ کرنے والے
وچار سے - وید پاٹھ کرنے والے برہمچریہ اور ستیہ بھاشن سے پوتر ہوتے ہیں جل سے شریر
پوتّر ہو سکتا ہے - مگر آتما اور من نہیں ہوتا - من ستیہ بولنے ست کرنے اور ست ماننے سے
شدھ ہوتا ہے - جیو آتما ودیا یوگ ابھیاس اور دھرم آچرن ہی سے پوتر ہوتا ہے - بدھی گیان
سے شدھ ہوتی ہے - استری اور پرش رات کے دس بجے سو جاویں - اور رات کے
پچھلے پہر یعنی ۴ بجے اُٹھکر پرتھم ہردے میں پرمیشور کا چنتن کر کے دھرم اور ارتھ کا وچار

کیا کریں اور دھرم اور ارتھ کے انوشٹھان وا دیوگ کرتے ہیں اگر کبھی دکھ بھی ہو۔ تو بھی دھرم سمبت پُرشارتھ کو کبھی نہ چھوڑیں۔ بلکہ شریر اور آتما کی رکشا کے لئے مناسب آہار بیوہار اور شدھی کا سیون کریں۔ کوسچنہ کو تیاگ کریں۔ اپنی شبھ کامناؤں کی پورتی کے لئے ایشور کی ستتی پرارتھنا اور اپاسنا بھی کیا کریں۔ کیونکہ پرمیشور کی کرپا اور سہائتا سے کٹھن سے کٹھن کام بھی آسانی سے سدھ ہو جاتے ہیں۔ گرہست ہمیشہ پراتہ کال ایک یا دو کوس باہر گھومنے جایا کریں۔ اور گھڑی آدھ گھڑی دن چڑھے تک گھر میں واپس آکر اپنے گرہست کے کاموں میں لگ جاویں۔ جو لوگ اس پرکار آچرن رکھتے ہوئے گرہست میں نواس کریں گے وہ پورن سکھ کو پراپت ہوں گے۔ آریوں کو دھرم کی سامگری پراپت کرنے کے لئے پورن پرشارتھ کرنا چاہیے۔ اپنے آپ کو سوکھی بنانے کے لئے ویدک گیان کے انوسار عمل کرنا چاہیے۔ ہم سب کو وشواس رکھنا چاہیے۔ کہ عمل کے بغیر کوئی انسان اپنے ادیش کو حاصل نہیں کر سکتا۔ شاستر کاروں نے پورشارتھ ہی کو کرم یوگ کے نام سے پکارا ہے۔ پورشارتھ ہی سکھوں کے دوار کھولنے کی کنجی ہے۔ پورشارتھ ہی پردھان ہے۔ اور ہر جگہ اسی ہی کا پرتاپ ہے سپاہی قواعد اور مشق میں پورشارتھ سے کام لیتا ہے ضرورت کے وقت پورا اترے۔ اور لڑائی میں ناکارہ ثابت نہ ہو۔ طالب علم اپنے مضامین کی طیاری میں پورشارتھ سے کام لیتا ہے۔ تاکہ امتحان میں کامیاب ہو پورشارتھ اور جدوجہد ہی سار ہے۔ غوطہ زن موتی کی تلاش میں سمندر کی تہ کو پہنچتا ہے مفلس دولت کے لئے کشمکش کرتا ہے۔ کان کن کان سے سونا نکالتا ہے۔ ہر ایک حصول

مقصد میں دل و جان سے کوشاں ہے۔ جو مدعا سامنے ہے۔ دل و جان اُس میں مصروف ہے۔ کسان دن رات کھیتی کی پالنا اور رکشا میں لگا ہے۔ فصلیں خراب ہوتی ہیں۔ وہ حوصلہ نہیں ہارتا کام کئے جاتا ہے پھل دینا یا نہ دینا پرماتما کے اختیار میں ہے۔ مگر وہ اپنی کوشش میں کمی نہیں کرتا۔ بس اسی طرح سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔ کہ وہ ویدک گیان کے ساتھ پرشارتھ کو ملا دیں۔ جو پرن سکھ اور پرم آنند کے متلاشی ہیں۔ اُن کا مقصد اعلیٰ ہے اس لئے وہ زیادہ کش مکش۔ زیادہ جد و جہد اور زیادہ توجہ اور ہمت چاہتا ہے سخت محنت درکار ہے۔ کہ من کو سب طرف سے کھینچکر اپنے مقصد کے حصول میں لگایا جاوے جو بستر استراحت پر لیٹا ہوا ہوائی قلعہ بنا رہا ہے۔ اور سکھ کی پراپتی کے لئے کچھ یتن نہیں کرتا اور کوئی تکلیف اور محنت گوارا نہیں کرتا وہ پرم آنند کا بھاگی کیسے ہو سکتا ہے۔ موتی تو چاہتا ہے مگر سمندر میں غوطہ نہیں لگاتا۔ دولت کا خواہاں ہے۔ مگر محنت سے جی چراتا ہے۔ مطلوب کی خواہش ہے مگر طلب صادق نہیں اور جوکھوں میں پڑنے کا حوصلہ نہیں بس یہی آریہ جاتی کی بربادی کا کارن ہے اور جب آریہ جاتی کے لوگ اپنے گیان کو عملی جامہ پہنائیں گے تب ہی مونہہ مانگی مرادیں پائیں گے +

جب گرہستی کی عمر ۵۰ سال کی ہو جاوے۔ اُس کے سر کے بال بھی سفید ہو جاویں اور جسم کا چمڑا بھی ڈھیلا ہو جاوے۔ اور اُس کے ہاں پوتا بھی ہو جاوے۔ تو وہ گرہست آشرم کو تیاگ کر جنگل میں باس کرے۔ اور اپنی استری کو بال بچوں کے سپرد کر کے یا اپنے ساتھ لے کر جنگل میں رہائش کرے۔ مگر بان پرست کی اوستھا میں اُس کا تعلق استری

کے ساتھ وہ تعلق نہیں رہنا چاہیے۔ جو گرہست آشرم میں تھا۔ جنگل میں باس کرتا ہوا بان پرستی نفس کشی کی زندگی بسر کرے۔ اور پنچ مہایگوں کو کرتا رہے اور جو کوئی اتیتھی اُس کے پاس آوے اُس کی شردھا پوربک سیوا کرے۔ بان پرستی ہمیشہ پڑھنے پڑھانے میں مصروف رہے اندریہ جیت ہو۔ کسی سے نفرت کینہ اور دویش نہ رکھے۔ سب کے ساتھ پریم بھاو سے برتاؤ رکھے۔ کسی سے کوئی چیز نہ لے جسم کے آرام کے لیے زیادہ کوشش نہ کرے۔ برہمچاری رہے زمین پر سووے۔ کسی چیز میں دل نہ لگاوے۔ درخت کے نیچے رہائش کرے بھیک مانگ کر گذارہ کرے۔ حلیم الطبع ہو۔ پرماتما کی ستتی پرارتھنا اور اُپاسنا کرتا رہے۔ اس پرکار جیون بسر کرتا ہوا بان پرستی اپنی عمر کے آخری حصہ میں سنیاس آشرم میں پرویش کرے۔ سنیاس کے وقت اگر اُس کی استری زندہ ہو تو اُس کو لڑکوں کے پاس بھیج دیوے۔ اور دھرم اُپدیش کرتا ہوا چاروں طرف گھومنے والا ہو تعصب سے پاک ہونا انصاف پر چلنا۔ راستی کو قبول کرنا جھوٹھ کا ترک کرنا۔ وید وکت ایشور کے کلام کی پیروی دوسروں کی بھلائی کرنا وغیرہ وغیرہ دھرم کے اوصاف تو سب آشرم والوں کے لیے ضروری ہیں۔ مگر سنیاسی کے یہ خاص فرائض ہیں۔ سنیاسی راستہ پر چلتے ادھر اودھر نہ دیکھے۔ نگاہ نیچے کر کے چلے۔ پانی کو ہمیشہ کپڑے سے چھان کر پیوے۔ ہمیشہ ست ہی بولے۔ ہمیشہ دل سے بچار کر ست کو قبول کرے۔ جھوٹ کو چھوڑ دے۔ کسی پر غصہ نہ ہو اپنے دشمن کو معاف کر دے اپنے من بانی اور کرم کو ایک بنا دے۔ پرماتما کو سرو ویاپک انوبھو کرے۔ ماس اور شراب سے قطعی پرہیز کرے۔ دھرم اور ودیا کی ترقی کے لیے

جگہ بجگہ اُپدیش دیتا پھرے۔ بال ناخن اور داڑھی مونچھ کو کٹوا دے۔ کسی کو ایذا نہ پہنچاوے اور مکار کا جپ کرے پرانایام کرتا رہے وغیرہ وغیرہ اس پرکار کا جیون بسر کرنے کا وید آدی ست شاستروں میں حکم ہے۔ اور جو لوگ ایسا جیون بسر کرتے ہیں وہ موکش کے ادھکاری ہوتے ہیں

گرہست آشرم کی سماپتی پر پتا کا اپنے پتروں کو اُپدیش

بزرگ آریہ لوگ دنیا دی سُکھوں کی پراپتی کے سادھن کا پورن گیان نہ صرف اپنی زندگی میں اپنی سنتانوں کو دیتے رہتے تھے۔ بلکہ دنیا چھوڑنے وقت اپنے بچوں کو سخت تاکید کر جاتے تھے۔ کہ ان سادھنوں کو اپنے جیون کا مکھ اودیش بنائے رکھنا۔ تاکہ دھرم ارتھ کام اور موکش ان چار پدارتھوں سے تمہارا دامن بھرپور رہے۔ چنانچہ اپنے آشرم کی سماپتی پر وہ کہا کرتے تھے۔ میں جب تک سنسار میں رہا تب تک ودیا اپارجن کرتا رہا ہوں۔ میں پراوپکار کے کام کرتا رہا ہوں۔ اور میں اس دنیا میں سب سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا رہا ہوں۔ گویا میں نے اپنے آپ کو برہم یگیہ اور لوک روپ بنائے رکھا تھا۔ تم بھی میرے عملی جیون کے انوسار اپنے آپ کو برہم یگیہ اور لوک روپ بناؤ۔ کیونکہ مکمل جیون صرف ان تین باتوں سے پورن ہوتا ہے۔ مثلاً تم برہم ہو تو میری جگہ برہم بنکر آؤ۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جو کچھ ودیا گیان ہے سب برہم لفظ کا مرادف ہے۔ پتا کہتا ہے۔ کہ

گیان سیکھنے کا جو اوپتر کام ہم نے اپنے ذمہ لیا ہوا تھا۔ اُس پاک ابھیاس کو میں تمہارے سپرد کرتا ہوں۔ تم گیان سے آگے بڑھو جو کچھ کمی مجھ میں رہ گئی ہے۔ اُس کو پورن کر دیہ پہلا اُپدیش ہے دوسری بات یہ ہے۔ کہ تو یگیہ ہے اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جتنی طرح کے یگیہ اور پراُپکار کے کام ہیں۔ سب کی یگیہ میں ایکتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو کرم پوتّر اور پُن مے بنانے والے ہیں۔ اُن سب کو میں کرتا رہا ہوں۔ جو کمی مجھ سے رہ گئی ہے تم اُس کمی کو پورن کرو۔ اور اپنے آپ کو یگیہ روپ بناؤ۔ تیسری سو منّا لوک ہے اس کا مطلب یہ ہے۔ دُنیا کو جیتنا۔ بس میں کرنا اور سب سے اونچا ہونا۔ دُنیا کے وشنہ میں جو کچھ ہے۔ اس ایک ستھ پد لوک میں سب کی ایکتا ہے پتا کہتا ہے۔ میں نے جو ترقی کی ہے۔ اب اس کا بوجھ تجھ پر ہے۔ میں نے دُنیا میں ترقی کی اب میں اپنا تجربہ تجھ کو دیتا ہوں۔ تو اس کو لے کر آگے بڑھ۔ اوپنشد فرماتا ہے۔ کہ ان ہی تین باتوں میں مکمل زندگی ہے منش جیون کا یہ اُدیش ہے۔ کہ وہ یا میں دھرم میں اور دنیا میں آگے بڑھتے رہے۔ یہ زندگی کو مکمل بنانے والا اُپدیش دیکر پتا دُنیا سے رخصت ہوتا تھا اور اپنا بوجھ سنتان پر رکھ جاتا تھا۔ سنتان منش کا روپ ہے۔ ویدوں میں لکھا ہے پتا کی جگہ پتر آتا ہے۔ پتر کا فرض ہے۔ کہ دُنیا میں رہ کر قابل بنے۔ دُنیا میں رہنے کے یوگ وہ سنتان ہے۔ جس میں یہ تینوں اوصاف ہیں۔ آپ وچار کریں۔ پتا کیوں اس بات کی پرواہ کرتا ہے۔ کیوں پتر کو ایسا اُپدیش دیا گیا ہے۔ بات یہ ہے۔ اس نے زندگی کے لئے جیون دھارن کیا ہے۔ وہ اس کے لئے یگیہ بنے اور تینوں باتوں میں مکمل

ہو۔ اترے اُپنشد میں آیا ہے۔ دُنیا میں وہ مُنش مرتا ہے۔ جس میں یہ تینوں اوصاف نہیں
ہیں۔ لیکن اگر اُس کی سنتان موجود ہے۔ اور اُن میں یہ سب وصف پائے جاتے ہیں
تو وہ ہمیشہ جیتا ہے۔ پِتا دُنیا سے جاتا ہے۔ اُس کا قائم مقام بیٹا یا پُتر کرم کرنے کے لئے
اُس کی جگہ آکر اُسے پُورن کرتا ہے۔ وہ مُنش زندہ ہے۔ جس کی اولاد باپ کی کمیوں کو
پُورن کرتی ہے۔ اُپنشد میں پِتر کو برہم یگیہ اور لوک کہا گیا ہے۔ یہ تین گُن جہاں کم دیش
مختلف دیشوں کے لوگوں کی سنتان میں ملیں گے۔ وہاں بھارت سنتان ان گُنوں سے
خالی ہے اور یہی وجہ ہے کہ بھارت واسیوں کی زندگی نشٹ ہو رہی ہے۔ زندگی تین طرح
کی ہے۔ نشٹ ہونے والی۔ پوری اور ادھوری۔ جو دیش اپنی ضرورتوں کو دھرم وغیرہ
کی ضرورت کے لحاظ سے پُورن کرنے کے قابل ہے۔ اُس کی زندگی مکمل ہے۔ وہ
دیش ودیا دھرم اور دُنیا میں آگے بڑھتا ہے اور تینوں ضرورتوں کو پُورن کر لیتا ہے۔ اگر
کوئی دیش کسی دوسرے کا محتاج ہے۔ تو وہ اُس کی کمی ہے۔ لیکن اگر دوسروں
کی ضرورت ودیا دھرم اور دھن میں پوری کرتا ہے۔ تو وہ اُس کی کمالیت ہے۔ اُپنشد
کے اندر جگہ بجگہ یہ اُپدیش ملتا ہے کہ وہ زندگی جو قدم بہ قدم بڑھتی ہے۔ وہ کمال حاصل کرتی
جاتی ہے۔ اور جس طریق سے جس لکش سے یہ بزرگی حاصل ہوتی ہے۔ وہ لکش ہمارے
بزرگ اپنے سامنے رکھتے تھے۔ آجکل کا لکش بہت ہی نیچا ہے۔ ہمارے بزرگوں کا لکش
یہ تھا کہ اُن کی سنتان ودیا میں بڑھتی جاوے۔ تینوں گُنوں میں ترقی کرتی جاوے باپ
کی کمی کو پوری کرے اگر باپ کسی حد تک نہیں پہنچا۔ تو پُتر وہاں تک پہنچے۔ اور اُس

کمی کو پورا کرے اور سچ مچ وہی پتر اپنے پتا کی لائق سنتان کہلانے کا فخر کر سکتا ہے جو شبھ
گنوں میں اپنے بزرگوں سے آگے بڑھ کر اُن کے نیک نام کو روشن کرے۔ یہ ایک ایسا
اصول تھا جس میں اونتی اور بردھی (ترقی) پائی جاتی تھی۔ جن دیشوں میں ان اصولوں پر
عمل کیا جاتا ہے۔ وہ ودیا میں دھرم میں اور دُنیا میں بڑھیں گے۔ یہی ہمارے بزرگوں کا
اصلی مقصد تھا کہ اُن کی سنتان آگے بڑھے اور اس لئے اوپنشد میں اس کا اُپدیش دیا
گیا ہے۔ سنتان کے پیدا ہوتے ہی پتا بالک کے کان میں ویدسی کا شبد اچارن کرتا
تھا۔ جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ تم وید روپ ہو تم ویدوں کو دھارن کرو۔ تم دھرم ہو تم دھرم
کو دھارن کرو تم لوک ہو تم دُنیا میں نیک کام کرتے ہوئے آگے بڑھو یہ بزرگ آریوں کی
اصلی میراث تھی۔ جو وہ اوپدیش دوارا اپنی سنتان کو دیتے تھے۔ وہ باپ نالائق ہے۔
جو اپنی سنتان کی پرواہ نہیں کرتا۔ جو اپنی سنتان کو شبھ گنوں کا اُپدیش نہیں دیتا۔ جس سے
اُس کا آگامی جیون مکمل ہو۔ اور جب تک بھارت باسی اپنے بزرگوں کے اُپدیش کو اپنے
عملی زندگی میں نہیں گھٹائیں گے۔ تب تک جیون اُدیش پورن نہیں ہوگا۔ ودیا پراُپکار
اور دوسروں سے آگے بڑھنے کی اچھیا کو پہلے خود عملی جامہ پہناؤ پھر آپ کی سنتان میں بھی یہ گن
پائے جائیں گے ٭

شُبھ کرم

شاستر کاروں نے ہر ایک انسان کو دھارمک بنانے کے لئے حکم دیا ہے کہ ہر ایک گرہستی
بھی تھا شکتی مفصلہ ذیل کرموں کو پورن شردھا سے نت کرے۔ اور جو کوئی ان کرموں کو نہیں

کرتا وہ دوِج کہلانے کا پاتر نہیں وہ کرم یہ ہیں:۔

دیورِن

جو لوگ ہر روز ہون یگ کرنے اور وید پاٹھ میں لگے رہتے ہیں وہ اس قرض سے چھوٹتے ہیں۔ جب سے آریہ لوگوں نے اس شبھ کرم کو تیاگ کیا ہے۔ تب ہی سے اس دیش میں وقت پر بارش نہیں ہوتی۔ اور بارش نہ ہونے سے ان پیدا نہیں ہوتا۔ ان کے نہ ہونے سے قحط ہوتا ہے۔ اور قحط کے ہونے سے بھارت باسی دُربل ہوکر آکال مرتیو کو پراپت ہو رہے ہیں۔ اور اپنے دھرم کو چھوڑ کر غیر مذاہب کی شرن لے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے دیش میں وبا اور طاعون وغیرہ وغیرہ انیک پرکار کی بیماریاں گھر کر رہی ہیں۔ اور دیش کا ستیاناس کر رہی ہیں۔ اور جب تک بھارت باسی اس شبھ کرم کو نہیں کمائیں گے تب تک خوشحال نہیں ہوں گے۔ شاید آپ کہیں گے کہ گھی وغیرہ خوشبودار پدارتھوں کو اگنی میں جلانے کی بجائے اگر کھائیں تو زیادہ اچھا ہو۔ اگنی میں جلانے سے کیا فائدہ۔ اس کا اُتر یہ ہے کہ سگندھت پدارتھوں کو اگنی میں جلانے سے سوگندھت پدارتھوں کے پرمانوں باریک ہوکر آکاش میں جمع ہوکر بادلوں کے ساتھ جا ملتے ہیں۔ بادلوں سے مینہ برستا ہے۔ اور مینہ کا جل خوشبودار ہونے کی وجہ سے ان کو بھی پوِتر اور خوشبودار بنا دیتا ہے۔ پوِتر ان کے کھانے سے روگ دُور رہتے ہیں۔ اور بل بدھی کی پراپتی ہوتی ہے۔ اور ساتھ ہی خراب ہوا کا زہریلا اثر بھی زائل ہو جاتا ہے۔ اس وقت جو

ہمارے دیش میں اگنی ہیدا کیا جاتا ہے۔ وہ درگندھ یکت کھاد کے پیوند سے پیدا کیا جا رہا ہے اس کھاد میں روگی لوگوں کا غلیظ مادہ بھی ہوتا ہے۔ جو اگنی پر اپنا اثر پیدا کرتا ہے۔ ایسے اگنی سے ہمارا کلیان نہیں ہوتا۔ بلکہ ہم مختلف روگوں کے شکار ہوتے ہیں اور اپنے بل اور بدھی کو ملیا میٹ کرتے ہیں۔ اس لئے جو دو یج اس پاک فرض کو ادا نہیں کرتا وہ پاپی ہے اور دوسروں کے لئے اس کا جیون ہانی کارک ہے۔ آریہ لوگوں کو پراپکاری اور پنّ وان ہونا چاہیئے۔ اور یہی سب سے بڑا پراُپکار اور پنّ ہے اسی اُپکار اور پنّ سے امیر و غریب سب کا بھلا ہوتا ہے۔ اور سب کو اس پنّ سے بھاگ ملتا ہے۔ اسی وجہ سے اس فرض کا ادا کرنا مہاں پنّ خیال کیا جاتا ہے۔ وید پاٹھ کا پھل ہم کچھ تو پہلے آپ کو بیان کر چکے ہیں ہاں اتنا اور عرض کرتے ہیں۔ کہ وید پاٹھ ہی سے انسان اپنے جسمانی اور روحانی فرائض کو اچھی طرح سے آدا کر سکتا ہے۔ اور اپنی جیون یاترا کو نروگھن سماپت کر سکتا ہے۔

رِشی رِن

(۲) جو لوگ ہر روز سندھیا کرتے ہیں۔ اور شردھا پوربک اتھتی سیوا بھی کرتے ہیں وہی رشی رن سے چھوٹ سکتے ہیں۔ جب سے آریہ سنتان نے پرماتما کی سچی بھگتی کو تیاگ کر جڑھ پدارتھ کے سامنے سیس جھکانا شروع کیا ہے۔ تب ہی سے ہمارا بل اور بدھی نشٹ ہو رہا ہے۔ اور دھرم کے نام پر گھور پاپ کئے جا رہے ہیں

جس پرکار سکا اشٹ دیو ہوتا ہے۔ اسی پرکار کا اُپاسک بھی ہو جاتا ہے چونکہ ہمارے اشٹ دیو مٹی کے مادھو ہیں جن میں اپنے بدن پر سے ایک مکھی تک کو ہٹانے کی سامرتھ نہیں. جو نہ کچھ بول سکتے ہیں۔ نہ سن سکتے ہیں۔ نہ کھا سکتے ہیں نہ پی سکتے ہیں۔ اس لئے اُن کے اُپاسکوں میں بھی وہی گن کم اور بیش پائے جاتے ہیں۔ رشیوں نے جو نیم پرماتما کی بھگتی کے باندھے تھے۔ وہ ہم کو پوتّر بنانے والے ہیں + اس لئے اگر آریہ لوگ پوتّر ہونا چاہتے ہیں تو اپنے بزرگوں کی ہدایت انوسار سندھیا آدی نت کیا کریں۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ سندھیا کے ارتھوں پر پورن وچار کر کے اُن کے انکول اپنا جیون بھی بنایا جاوے اس کا پھل آپ کو تھوڑے ہی عرصہ میں ملنا شروع ہو جاوے گا۔ اور آپ کی بُدّھی نرمل ہو جاوے گی +

انتیتھی سیوا کرنا آریوں کا پرم دھرم ہے۔ مگر انتیتھی سیوا کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ ہم جان لیویں۔ کہ یہ اتیتھی پوجا کا پاتر ہے۔ یا نہیں اور اگر وہ پاتر ہو تو اُسکی پورن شردھا سے سیوا کرنی چاہیئے۔ اس وقت بھارت ورش میں جو لاکھوں انسان بھگوا لباس دھارن کر کے اپنے آپ کو اتیتھی کہہ رہے ہیں۔ اُن میں سے ۹۵ فی صدی آلسی۔ اودیا ہین۔ اور لوگوں کا دھرم بھرشٹ کر کے اپنا پیٹ پالن کرنے والے ہیں۔ ایسے لوگوں کی پوجا کرنی کہیں بھی نہیں لکھی۔ اور جب آریہ سنتان اس پاک فرض کو شاستروں کی ہدایت انوسار ادا کرے گی۔ تب ہی دیش میں دھرم کا پرچار ہو گا +

پتر رن

(۳) دھرماتما سنتان ہونے یا بنانے سے منش پتر رن سے چھوٹتا ہے +

سنتان کا اُتّم ہونا ماتا پتا کے شُدھ آچرن پر منحصر ہے۔ بھاگوان ہے وہ سنتان جن کے ماتا پتا پوتر آچرن والے ہیں +

ماتا پتا کے آچرن کی سنتان ہمیشہ نقل کیا کرتی ہے۔ کتنا ہی اپنے بُرے آچرن کو بچوں سے چھپاؤ بچے اُس کو دیکھ ہی لیتے ہیں۔ اور اُس کی ضرور نقل کرتے ہیں ایک شراب خور اپنے بچّہ کو کتنا ہی شراب پینے سے منع کرے کتنا ہی اُس کو ڈنڈ دے۔ مگر بچہ اُس وقت تک شراب پینے سے نہیں ہٹے گا جب تک پتا خود شراب کو نہیں چھوڑتا اسی طرح وہ لوگ جو سینہ زوری ٹھگی رشوت ستانی۔ جوئے بازی وغیرہ سے اپنی روزی کماتے ہیں اُن کے بچے کم از کم ۷۵ فیصدی ایسے ہی ٹھگ اور بدمعاش ہوتے ہیں سنسار میں انیاچار پھیلنے کا بڑا باعث ماتا پتا کا ہینا آچرن ہی ہے۔ اگر ماتا پتا ایشور بھگت شُدھ آچاری اور دیش ہتیشی ہوں۔ تو اُن کی سنتان بھی ویسی ہی ہوتی ہے۔ خواہ اُن کو دھرم اُپدیش ملے یا نہ ملے بچے خود بخود اپنے ماتا پتا کے پوتر آچرن سے اُتّم بن جاتے ہیں۔ آریہ لوگوں کا یہ مُکھ فرض ہے۔ کہ وہ اپنی سنتان کے سامنے اپنے جیون کی اُتّم مثال پیش کریں کیونکہ وہ اپنے بچوں کے نیک و بد ہونے کے پرماتما کے سامنے ذمّہ دار ہیں۔ پہلے خود اپنے پاپوں کو چھوڑ دیں۔ اور سچے ہردے سے پشچاتاپ کریں

پھر بلاشبہ اُن کی سنتان بھی پوِتّر بنے گی۔ نہ بزرگ آریہ لوگ بچّوں کو پوِتر بنانے کے لئے بڑے بڑے یگیہ رچتے تھے۔ خود نیک نیتیوں کا جیون دھارن کرتے تھے۔ اپنے شُبھ آچرن سے اپنی سنتان کو بچانے کے لئے اُن کو گورو کل میں بھیج دیتے تھے۔ جب تک بچے اُن کے پاس رہتے تھے۔ تب تک اُن کی صحت اور حرکات کا خیال رکھتے تھے نا ستک اور آتم گھاتی لوگوں کی سنتان کے ساتھ اُن کو اُٹھنے بیٹھنے اور کھیلنے کی قطعی ممانعت تھی والدین طفولیت ہی سے اُن کی نرمل آتما میں دھرم کے سنسکار ڈالتے تھے۔ تاکہ بچے آتم گھاتی نہ ہوں +

شری رام چندر بھیشم پتامہ ہرِیشچندر ریکھدیو وغیرہ وغیرہ اُن والدین کی سنتان تھے۔ جن کا آچرن وید وکت تھا۔ جو ایشور کے سچے وشواسی بھگت تھے۔ جنہوں نے اپنی سنتان کو یوگیہ بنانے کے لئے اپنے جیون کو بھگتی دوارا نرمل بنایا تھا۔ جن کا یہ اٹل وشواس تھا۔ کہ سنتان پرماتما کا ایک بہشِش بہا عطیہ ہے۔ جو صرف اُن لوگوں کو عطا کیا جاتا ہے۔ جو اس کے پاتر ہوتے ہیں۔ اور اس لئے پرماتما کی پردان کی ہوئی اُتم برکت کو ہر طرح سے پوِتّر دھارمک دیش بھگتی بنانا پرماتما کی نزدیکی حاصل کرنے کا سادھن ہے۔ اور کہ سنتان کے نمت اپنے فرائض کا ادا کرنا ہی سب سے بڑا بھاری یگیہ ہے جو ایک گرہستی کو کرنا چاہیئے۔ اور جو اس یگیہ کو پورن شردھا اور پریتی سے سمپاپت نہیں کرتا وہ اس لوک میں سُوکھ نہیں پاتا۔ اُس کے تمام یگیہ اور اچھے کرم بھی پھل دایک نہیں ہوتے رشیوں کا گرہستھی کے لئے حکم ہے۔ کہ وہ اپنے ادھیکار کی ہر جگہ اور ہر وقت عزت

کرے اپنی ذمہ واری پر غور و فکر کرے - اپنے بچوں کی شاریرک اور آتمک اوستھا کا چنتن کرتا ہوا اُن کو دھرم اور سوسائٹی کا کارآمد رکن بنا دے +

اُس کو سمرن رکھنا چاہیئے کہ والدین کے آچرن اور سکشا پر ہی یہ منحصر ہے - کہ اُن کی سنتان اُن کے لئے برکت بنے یا اُن کی بربادی کا باعث ہو - دیش اور دھرم کا ہتیشی ہو - یا اُس کا گھاتک ہو - ان سب باتوں کو مدنظر رکھ کر بال اوستھا ہی سے اُسکی آتما پر دھرم کے اُتم سنسکاروں کا اثر ڈالے اور اُس کو ست وادی ہونا سکھا دے - ہر وقت اُس کی آچرن اور طبیعت کے میلان کو غور کی نظر سے دیکھنا ہے - اور جہاں کوئی نقص برتیت ہو - فوراً دور کرنے کی کوشش کرے - تاکہ وہ اُس بد عادت کا عادی نہ ہو جاوے - جس کا دور کرنا پھر اُس کے لئے مشکل ہو یاد رکھو بُرے آچرن والی سنتان پتا کے نیک نام کو دھبہ لگاتی ہے - مگر دھارمک اور شدھ آچاری سنتان پتا کی اُس کی بردھ اوستھا میں عزت اور فخر کا باعث ہوتی ہے - بچوں کا نرم دل آپ کی ملکیت ہے - آپ اس میں دھرم کا پوتر بیج ڈالکر ہرا بھرا کرو - جیسا بیج ڈالو گے - ویسا پھل پاؤ گے - بچوں کو فرمانبرداری سکھاؤ - آپ کا سنسار میں یش ہو گا اور بچے بڑے ہو کر آپ کا دھنباد کریں گے - ان کو غیرت سکھاؤ - وہ دنیا میں نیک نام رہینگے - ان میں شُکر گذاری کی عادت ڈالو - یہ کرتگھنتا کے دوش سے بچے رہیں گے - ان کو دانی بننے کا عادی بناؤ - دنیا کے لوگ ان کو پیار کریں گے - اور ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں گے - منشی اشیائے سے اُن کو نفرت کرنا سکھاؤ - یہ تندرست ہو کر سکھ کو پراپت ہوں گے انکو

دور اندیشی سکھاؤ۔ یہ اقبال مند ہوں گے۔ ان میں محنت کرنے کی عادت ڈالو۔ وہ کبھی
مفلس و ناتوان نہیں ہوں گے۔ اور لکشمی اُن کے گھروں میں باس کرے گی۔ اُن کو شُبھ
چنتک بناؤ۔ ان کی آتما پوتر ہوگی۔ ان کو مختلف علوم و فنون سکھاؤ۔ ان کا جیون پھلدایک
ہوگا۔ ان کو نیائے کاری ہونے کے اصول بتاؤ۔ سنسار میں ان کا مان ہوگا۔ ان کو ستیہ وادی
بناؤ۔ یہ ہمیشہ خوش رہیں گے۔ ان کو دھرم اور ایشور سے پریم کرنا سکھاؤ۔ ان کی موت شانتی
دایک ہوگی۔ جب تک گرہستی لوگ رشیوں کے حکم کا آدر کرتے رہے۔ اور اپنی سنتان کے
نمت اپنے فرائض کو ادا کرتے رہے۔ تب تک وہ سرسبز اور خوشحال رہے۔ اور جب سے ہم
نے ان اصولوں سے کنارہ کشی کی ہے۔ تب ہی سے بدبختی کا سیاہ بادل بھارت ورش پر
چھایا ہوا ہے۔ اور بھارت باسی غلامی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ گرہستی لوگ دھرم کو تیاگ
کر نفسانیت کے غلام ہو رہے ہیں۔ اور اس مند حالت میں اپنی زندگی کے ایام کاٹ
رہے ہیں۔ اودیا چاروں طرف چھا رہی ہے۔ لوگ پرماتما اور اُس کی وید بانی کا سہارا چھوڑ
کر جڑھ پدارتھوں کے بھگت بن رہے ہیں۔ کیول کلپت گرنتھوں کا پاٹھ آریہ جاتی کو
دن بدن بُدھی ہین بنا کر نیچے کیطرف لیجا رہا ہے۔ ایسی حالت میں کب اُمید ہو سکتی ہے
کہ گرہستیوں کے گھروں میں اوتم سنتانوں کا باس ہو۔ ادھورے بیج پھلدایک نہیں
ہوتے اور یہ برہم چریہ کے نہ پالن کرنے کا باعث ہے۔ اور جب تک بھارت ورش کے نر
اور ناری برہمچاری ہو کر گرہستی نہیں بنتے۔ تب تک کوئی انسان پتر رن کو ادا نہیں کر سکتا
سنتان پیدا کرنے سے پہلے ماتا اور پتا میں سے کسی ایک کا برہم چریہ کھنڈت ہوگا۔ تو وہ

اُتم سنتان کے بھاگی نہیں ہونگے۔ یاد رکھو کہ ہر ایک منش ددانگوں یعنی شریر اور آتما سے بنا ہے۔ یہ دونوں انگ ایکدوسرے کے آشرت ہیں۔ آتما کا آدہار اور وکاش شریر پر۔ شریر کا آدہار اور وکاش آتما پر منحصر ہے۔ دُنوں ایک دوسرے کی ہانی اور لابھ میں شریک ہیں۔ دونوں ایک دوسرے کی شکتی کو محدود کرتے ہیں۔ آتما کی کمزوری اور چنچلتا شریر کو نربل اور روگی بنا دیتی ہے۔ شریر کا بل اور آروگتا آتما کو بھی ویسا ہی بنا دیتا ہے یہ پرسپر سمبندھ اتنا گوڑھ ہے۔ کہ بالک کے شریر کا بھلا یا بُرا ہونا ماتا پتا کے آچار پر منحصر ہے اس لئے ضروری ہے کہ اُتم سنتان پیدا کرنے کے لئے استری اور پرش کا شریر اور آتما دونوں اچھی حالت میں ہوں۔ اگر ان میں سے ایک کا کوئی انگ کمزور ہوگا۔ تو سنتان میں بھی وہ کمزوری خود بخود آجاوے گی۔ اس لئے ماتا پتا سنتان اُتپن کرنے سے پہلے اس بات کو وچاریں۔ کہ وہ کس قسم کی سنتان اُتپن کرنا چاہتے ہیں۔ کیسے کیسے گن اس سنتان میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ یہ ماتا پتا کے اختیار میں ہے کہ اُن کی سنتان سوشیل دھرماتما اور دیش بھگت ہو۔ یا نیچ بدکردار۔ آتم گھاتی ہو۔ سچ تو یہ ہے کہ بالک کے اچھا یا بُرا بننے کی بنیاد شریر کے ساتھ ماتا کے گربھ آشا میں رکھی جاتی ہے جو لوگ اُتم سنتان کی اچھیا رکھتے ہیں۔ اُن کو شاستروں کی ہدایت کے بموجب ایسے سادھن برتنے چاہئیں۔ جن کے عمل سے انسان پِتر رن کو ادا کر سکتا ہے*

منش رن

۴۴، ستیہ بولنے اور فرائض انسانی ادا کرنے سے منش۔ منش رن سے چھوٹتا ہے۔

اس بات کے بتلانے کی ضرورت نہیں کہ ہم کہاں تک انسانی فرائض کو ادا کر رہے ہیں صرف گریبان میں مونہہ ڈالنے کی ضرورت ہے۔ ہمارا جیون اس بات کی ساکشی دے رہا ہے کہ ہم انسان کہلانے کے ہی پاتر نہیں۔ انسانی قالب رکھتے ہوئے پشوؤں کا جیون وتیت کر رہے ہیں۔ کبھی سمبہ تھا۔ کہ یہاں دیوتا باس کرتے تھے۔ اور اب بھارت ورش میں اسر (ناپاک) لوگ باس کرتے ہیں۔ پرتگیا کی ہانی کرنا ہمارے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے دھرم گھاتی دیش گھاتی اور آتم گھاتی ہم بن رہے ہیں۔ دھن ہو رشی دیانند۔ ہم نے آپ ہی کو انسانی فرائض نیک نیتی سے ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ ہی کے جیون میں سچا نشکام بھاو دکھائی دیتا تھا۔ آپ ہی نے ہم کو انسانی فرائض کا گیان پردان کیا ہے۔ اور ہم آپ کے اس اپکار کو بھول نہیں سکتے۔ پرماتما ہم کو بل پردان کریں۔ کہ ہم آپ کی ادتم اور امولیہ سکشا کو اپنے جیون میں دھارن کریں۔

اوم شانتی۔ شانتی۔ شانتی

انتم نویدن

پیارے پاٹھک پرماتما کا دھنیاد کرنے کے لئے میرے پاس کافی الفاظ نہیں ہیں جس کی کرپا سے مجھے آج یہ مبارک دن نصیب ہوا کہ میں اپنے عزیز بچوں اور دھرم کے بھائیوں کی رہنمائی کے لئے وہ نیک ہدایات پیش کرنے کی دلیری کرتا ہوں۔ جن کے عمل سے انسانی جیون دھرم روپی سانچے میں ڈھالا جا کر مکمل بنایا جا سکتا ہے۔ بہت دیر سے میں اس امر کو بڑے زور سے محسوس کر رہا ہوں۔ کہ آریہ سنتان جس نے نشش ماتر کی اُنتی کا بیڑا اُٹھایا ہوا ہے۔ پہلے اس کا اپنا جیون دھرم روپ ہو۔ تاکہ اُن کے ہاتھوں سے دھرم کے لگائے ہوئے برکھش ہرے بھرے رہیں۔ اس بارے میں میری کوشش ابھی ادھوری ہے۔ کیونکہ میرے وسائل بہت ہی محدود ہیں۔ ہاں یہ دھرم کا کام صرف وہی لوگ پورن کر سکتے ہیں جو بھگتی ودیا اور سدا چار میں بڑھے ہوئے ہوں۔ مگر ایسے لوگوں کو فرصت کہاں اس لئے مجبوراً اپنی کامنا کو پورن کرنے کے لئے مجھے ہی قلم اُٹھانی پڑی۔ جو ہدایات میں نے اس کتاب میں درج کی ہیں وہ ہر ایک آریہ بھائی کے لئے غور طلب ہیں۔ اور اگر کہیں اُن کو کمی معلوم ہو۔ تو وہ اپنی نیک صلاح سے مجھے مشکور فرماویں۔ تاکہ اس کتاب کو آئندہ کے لئے زیادہ مفید بنایا جاوے۔ مجھے پورن وشواس ہے۔ کہ ویدک دھرم کے پریمی آریہ بھائی کے کلیان کو مدنظر رکھتے ہوئے مجھے اپنی نیک رائے سے ضرور ہی کرتارتھ کریں گے۔

آپ کا شبھ چنتک شہزادہ رام کلرک

دفتر صاحب اکونٹنٹ جنرل پنجاب لاہور

مصنف کتاب ہذا

کی دیگر قابل دید تصانیف

سورگ کی سیڑھی	۳۰ر
مکتی کا ستیہ گیان اردو	۳۰ر
" ہندی	۶ر
ایشور کا ملاپ	۴۰ر
آریہ جیون	۴ر

ملنے کا پتہ :- لائبریرین آریہ سماج
وچھووالی لاہور